Blossom of The Youth

بہارِ شباب

تالیف:

سفیرِ اسلام

شاہ محمد عبدالعلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

(متوفی ۱۳۷۴ھ - ۱۹۵۴ء)

ترجمہ و تحقیق

فضیلۃ الاستاذ

مفتی ابو محمد اعجاز احمد حفظہ اللہ

زاویہ پبلشرز

زاویہ پبلشرز

دربار مارکیٹ ۔ لاہور

Marfat.com

Blossom of The Youth

بہارِ شباب

تالیف:

سفیرِ اسلام

شاہ محمد عبدالعلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

(متوفی ۱۳۷۴ھ - ۱۹۵۴ء)

تحقیق وتخریج

فضیلۃ الاستاذ

مفتی ابومحمد اعجاز احمد حفظہ اللہ

زاویہ پبلشرز

8-C دربار مارکیٹ - لاہور

voice: 042-37248657 - 042-37112954 - 042-37300642

Email:zaviapublishers@gmail.com

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

2015ء

بار اول............1000

ہدیہ............150

ناشر............نجابت علی تارڑ

{لیگل ایڈوائزرز}

محمد کامران حسن بھٹہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-8800339

{ملنے کے پتے}

زاویہ پبلشرز

شوروم

ظہور ہوٹل، دکان نمبر 2

داتا دربار مارکیٹ، لاہور

Email: zaviapublishers@gmail.com

042-37300642

صبحِ نور پبلی کیشنز غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور	0321-4771504
مکتبہ غوثیہ ہول سیل، پرانی سبزی منڈی، کراچی	021-34926110
مکتبہ برکات المدینہ، کراچی	021-34219324
مکتبہ رضویہ آرام باغ، کراچی	021-32216464
احمد بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5558320
اسلامک بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5536111
مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، حیدر آباد	022-2780547
مکتبہ متینویہ، پرانی سبزی منڈی روڈ، بہاول پور	0301-7728754
نورانی ورائٹی ہاؤس، بلاک نمبر 4، ڈیرہ غازی خان	0321-7387299
مکتبہ بابا فرید چوک چٹی قبر پاکپتن شریف	0301-7241723
مکتبہ غوثیہ عطاریہ اوکاڑہ	0321-7083119
مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد	041-2631204
مکتبہ العطاریہ لنک روڈ صادق آباد	0333-7413467
مکتبہ باب الاسلام، فیضانِ مدینہ، حیدر آباد	0313-4812626
مکتبہ حسان اینڈ پرفیومرز، پرانی سبزی منڈی کراچی	0331-2476512
رضا بک شاپ، میلاد فوارہ چوک، گجرات	0300-6203667
مکتبہ فریدیہ، ہائی سٹریٹ ساہیوال	040-4226812

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

Marfat.com

شرفِ انتساب

شیخ الاسلام والمسلمین الملقب بہ ابو حنیفہ ثانی

امام عبد الواحد سیوستانی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

کی بارگاہ میں، جن کی فقہِ حنفی میں گراں قدر خدمات کو اہلِ قلم آج بھی دادِ تحسین پیش کر رہے ہیں اور اپنا نام اُن کے عقیدت مندوں میں درج کروا رہے ہیں۔

"طالب نگاہِ کرم"

ابو محمد اعجاز احمد

Contact: 0321.2160548
aijazalqadri@hotmail.com

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کا بہت شکر واِحسان ہے کہ اُس نے اپنے فضل وکرم سے ہمیں دین اسلام کی خدمت کرنے کی توفیق عنایت فرمائی ہے، جس کی بدولت آج تک لاتعداد دینی کتابوں کی شاندار طباعت کا فریضہ سرانجام دیا جاچکا ہے اور آئندہ بھی ہم پُرعزم ہے کہ اس کارِ خیر کو جاری رکھیں گے اور اُمت مسلمہ کی رہنمائی کے لیے بہتر سے بہتر شہ پاروں کو منتخب کر کے منصہ شہود پر لائیں گے۔

پیش نظر کتاب ہماری نوجوان نسل کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے ایک بہترین ممد ومعاون ہے جس میں دنیا کی رنگینوں کو بہت قریب سے دیکھنے والے، سیاح عالم شاہ عبدالعلیم صدیقی نے نہایت ناصحانہ اَنداز میں نوجوانوں کو اُن کی قدر وقیمت سے آگاہ کیا اور اپنی بربادی سے اِجتناب کرنے کی جانب توجہ دلائی ہے، یقیناً آج کی ہماری نسلِ نو کو عقل کی باگ دوڑ سنبھالنے کے لیے اس طرف سوچنے کی بھی اَشد ضرورت ہے تاکہ انہیں دنیا وآخرت دونوں میں سرخروئی نصیب ہوسکے۔

Marfat.com

یہ کتاب ایک عرصے سے مختلف مکاتب کی جانب سے شائع ہوتی رہی لیکن طباعتی اَغلاط سے پُر ہونے کی بنا پر اِس سے خاطر خواہ نفع قدرے ممکن نہ رہا تو اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے محقق عصر مفتی ابو محمد اعجاز احمد زید مجدہ نے اسے تحقیق و تخریج سے مزین کیا ہے اور ہمارا اِدارہ اسے دیدہ زیب طرز پر شائع کر رہا ہے، اللہ تعالی اسے اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور مصنف و محقق اور ناشر کو دارین میں اجر وثواب عنایت فرمائے۔

نجابت علی تارڑ

Marfat.com

فہرستِ مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1.	شرفِ انتساب	04
2.	عرضِ ناشر	05
3.	بہارِ نسل نو خوش آمدید	09
4.	تقدیم	13
5.	تعارف مبلغِ اسلام حضرت شاہ محمد عبد العلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ	20
6.	منقبت بحضور شاہ محمد عبد العلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ	31
7.	بہارِ شباب	32
8.	مقدمہ	33
9.	شباب یا جوانی	40
10.	انسانی جوڑے اور قدرت	46
11.	مرد اور کے درمیان قانونی رشتے کی ضرورت	48
12.	نکاح کی صورت اور حقوقِ مرد و عورت	50
13.	صحبت کا فطری اور شرعی طریقہ	58
14.	"زنا" غیر قانونی صورت	63
15.	ہوشیار آدمی کو لازم ہے کام کا پہلے سوچ لے انجام	65
16.	قانون دانوں سے دو دو باتیں	66
17.	زنا کی حد اور اُس کا فلسفہ	67

Marfat.com

18.	زنا کے لیے اسلامی قانون	68
19.	زنا کسے کہتے ہیں؟	70
20.	زنا پر حد یا دنیوی سزا	70
21.	جوانوں کے نام محبت کا پیغام	72
22.	زنا سے بچے تو عبادت کا مزہ پائے	73
23.	مرد و عورت زنا کے گناہ میں دونوں برابر	79
24.	محکمۂ حفظانِ صحت سے دو دو باتیں	80
25.	زنا کا لائسنس اور ڈاکٹری معائنہ	82
26.	نوجوان مردوں سے خطاب	83
27.	طوائفوں کے نام محبت کا پیغام	84
28.	خلافِ فطرت صورتیں	92
29.	استمنا بالید یا اپنے ہاتھوں خاص قوت کی بربادی	103
30.	عورتوں کی چھری اپنے ہاتھوں اپنے گلے پر	112
31.	دُعا	123
32.	فہرس المصادر والمراجع	124

Marfat.com

بہارِ نسل نو خوش آمدید

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو ہر طبقے اور شعبے میں رہنمائی فراہم کی ہے جس پر عمل کر کے انسان کامیابی کے ساتھ اپنی زندگی اور بندگی دونوں کو بہتر سے بہتر بنا سکتا ہے لیکن ضرورت صرف اور صرف عمل کی ہے بہر کیف جس کا فقدان ہمیں ہر جگہ نظر آتا ہے۔

دنیا کی سیاحت کرنے والے اپنے زمانے کے عظیم مبلغ، مصلح اُمت ،شاہ محمد عبدالعلیم صدیقی نے اپنے طویل مشاہداتی سفروں میں جہاں دنیا کے بہت سارے تنزلی عوامل کا جائزہ لیا اور اُن کے ممکنہ حل کے لیے کوشش فرمائیں وہیں انہیں سب سے اہم زوال کی وجہ نوجوان نسل کی بربادی نظر آئی۔ میری دانست میں شاید انہیں اس کی بابت سب سے زیادہ نقصان کا اندیشہ لاحق ہوا تو انہیں نے اپنے دردِ دل کو لباس کلمات بخشے اور ایک مختصر رسالہ تصنیف کرتے ہوئے بقائے نسل انسانی کی طرف اَربابِ اِقتدار بلکہ اربابِ نفس سرکش کی توجہات کو مبذول کروایا۔

مبلغ اسلام رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ایسا کارنامہ ہے کہ صفحات کی تنگ دامنی سے قطع نظر اگر صرف اس کے اِعلائے کلمۃ الحق کو ہی مد نظر رکھ لیا جائے، بلکہ ہیومن رائٹس کے عمومی مقاصد کو بھی دیکھ لیا جائے تو بلاشبہ مبلغ اسلام رحمۃ اللہ علیہ کا

Marfat.com

یہ حق ہے کہ انہیں اُردو میں اس شعبے کی اوّلین خدمات رقم کرنے والوں کی حیثیت سے ایوارڈ دیا جائے۔

کیونکہ ہمارے یہاں نوجوانوں کے مسائل جتنے زیادہ متنوع ہوتے جا رہے ہیں اُن کا حل اور ضرر رَساں عوامل کا سدّباب اتنا ہی عنقا ہوتا جا رہا ہے، علمائے عصر کے قلم ایسے مسائل پر لکھنے سے شرماتے نظر آتے ہیں جبکہ دیگر بے باک قلم کار فحش مواد مرتب کر کے پیش کرتے دکھائی دیتے ہیں، جس سے ہماری نوجوان نسل کا حال واِستقبال دونوں خطرے میں جا پڑے ہیں۔

نوجوانوں میں سے اگر صنفِ مرد کے بات ہو تو پھر بھی ان کے لیے کوئی نہ کوئی عالم / مفتی موجود ہوتا ہے یا کسی جگہ سے وہ اِستفادہ کر سکتا ہے لیکن صنف نازک یعنی خواتین اپنے ایسے مسائل کہاں لے کر جائیں؟ نتیجہ وہی ہوتا ہے کہ اندرونی مسائل جوں کے توں رہتے بلکہ بڑھتے چلے جاتے ہیں اور اُدھر حیا کی مجسم صورتیں علاج ونصیحت سے فیض یاب نہ ہونے کے سبب اپنی قدر ونعمت کو گنوا دیتی ہیں۔

ہمارے یہاں **تحفہ دولہا / تحفہ دلہن** نامی بیسوں کتب مارکیٹ میں میسر آئیں گی لیکن اس مرحلہ تک پہنچنے سے پہلے کے اہم مرحلے یعنی: **محافظت شباب** کی بابت شاید کوئی ایک کتاب بھی دکھائی نہ دے گی۔ ارے خدا کے بندو! جن باتوں کی محافظت پہلے کروانی تھی اس پر تو نہ باپ نے توجہ دی نہ ماں نے کان

Marfat.com

دھرا، اَب شادی کے بعد کیوں سر پیٹتے ہو؟ کاش کے پہلے ہی والدین اپنی اولاد کو سمجھا دیتے اور انہیں درست رہنمائی فراہم کر دیتے تو آج ان حکیمانہ نسخہ جات کی چاندی نہ ہوتی۔

بہر کیف کتاب ہذا گویا کہ ہمارے والدین ہی کی جانب سے ایک قرض تھا جسے مبلغ اسلام نے اَدا کر دیا ہے کہ جو نصیحت والدین نے کرنی تھی وہ موصوف نے ان کی جانب سے کر دی۔ اَب ضرورت ہے کہ اپنی نوجوان نسل کو عنفوانِ شباب کی ابتداء ہی سے اس کتاب کا مطالعہ کروائیں اور اپنی سرپرستی میں انہیں مزید فہم واصلاح کا موقع فراہم کریں تاکہ اُن کا شباب ایک مثالی وپاکیزہ صورت کا عکاس ہو۔

لہٰذا ایسے میں بہت شدید ضرورت ہے کہ کتاب ہذا کو ہماری نوجوان نسل مرد وعورت میں بالخصوص عام کیا جائے، اسکولز/کالجز/یونیورسٹیز کے طلباوطالبات اسے بغور پڑھیں اور اپنے اعمال وکردار کا محاسبہ کریں۔

میں نے اس کتاب پر کام کر کے اپنی خواہش وسعی سے دو مرتبہ الگ الگ اداروں سے شائع کروایا تھا تاکہ یہ کتاب ہر فرد کی دسترس میں بآسانی پہنچ جائے لہٰذا اَب اسے ملک کے وسیع اشاعتی ادارے **زاویہ پبلیشرز** کے سپرد کر رہا ہوں تاکہ وہ اسے بہتر سے بہتر انداز میں شائع کریں اور جہاں تک ہو سکے اس کی

Marfat.com

ترسیل کو تجارتی مفاد سے بالاتر ہو کر اَخلاقی اَقدار کے تحفظ و فروغ کے لیے پہنچائیں، میری دانست میں یہ اِدارہ اس کام کو بخوبی سرانجام دے سکتا ہے۔

محترم نجابت **علی تارڑ** اس کام کے لیے موزوں اور بالخصوص دادِ تحسین کے حق دار ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے نیز مجھے اور جملہ معاونین کو بھی دارین میں اپنے شایانِ شان اجر سے مالامال فرمائے۔ آمین

اعجاز احمد

0321.2166548

aijazalqadri@hotmail.com

Marfat.com

تقدیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

انسان کی زندگی کے مختلف ادوار و مواسم ہیں، اللہ تعالیٰ نے سورۂ حج کی آیت نمبر ۵ میں تخلیقِ انسان کے بیان کے بعد انسانی ادوار یعنی: بچپن، جوانی اور بڑھاپے کا ذکر فرمایا ہے۔ سیدِ عالم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس نوجوان کو (لڑکی ہو خواہ لڑکا) یہ نویدِ مسرت سنائی ہے کہ جو اپنی جوانی اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں گزارتے ہوئے بڑھاپے کی دہلیز پر پہنچے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسے اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائے گا، جس دن اُس کے عرش کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا۔

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۹۷ھ نے "تَنْبِيْهُ النَّائِمِ الْغَمْرِ عَلٰى مَوَاسِمِ الْعُمُرِ" میں انسانی زندگی کے ادوار کو قرآن وسنت کی روشنی میں پانچ حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ اِن ادوار میں ایک اہم دور اور موسم "شباب یا جوانی" کا ہے، جس کی نگہداشت و حفاظت کا انتظام بہت ضروری ہے۔

علماءِ کرام نے اپنے اپنے زمانوں میں "نوجوانوں" کی تربیت اور نصیحت پر خصوصی توجہ دی اور مختلف کُتب ورسائل تحریر کیے۔ امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کی مذکورہ کتاب کے علاوہ ہم ذیل میں چند ایک کے اسماء ذکر کرتے ہیں:

Marfat.com

۱۔ مثلاً زمانۂ قدیم کے مشہور فلسفی ارسطو نے بھی ایک کتاب بعنوان "الشباب والہرم" (یعنی: جوانی وبڑھاپا)، تحریر کی تھی جیسا کہ حاجی خلیفہ کی "کشف الظنون" سے معلوم ہوتا ہے۔ (دیکھیے ج۳، ص۱۴۲۹)

۲۔ حافظ حسن بن عبد الرحمن رامہرمزی نے "کتاب الشیب والشباب" تالیف کی۔ (دیکھیے: ایضاح المکنون، ج۳، ص۳۰۷)

۳۔ علی بن محمد معروف بہ رضائی بن زکریا بن بیرام حنفی متوفیٰ ۱۶۲۹ء نے "عود الشباب" کے نام سے ایک کتاب تحریر کی۔ (الاعلام، ج۵، ص۱۳)

۴۔ ابو قاسم محمد بن ابراہیم بن خیرہ مداعینی اشبیلی نے ادب کے موضوع پر ایک عمدہ کتاب "ریحان الألباب وریعان الشباب فی مراتب الآداب" تصنیف کی، جیسا کہ حاجی خلیفہ نے ذکر کیا۔ (دیکھیے کشف الظنون، ج۱، ص۹۳۹)

۵۔ سفیرِ پاکستان مبلغِ اسلام شاہ محمد عبد العلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے دور میں اس موضوع پر قلم اُٹھایا اور انتہائی سلیس اردو میں "بہارِ شباب" کے نام سے ایک محبت بھرا پیغام مسلمانوں کو دیا۔

کتاب پر ایک نظر:

ائمۂ صحاح وغیرہ نے حضرت تمیم داری، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابن عباس وغیرہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ، قَالُوا: لِمَنْ يَا رَسُولَ اللهِ!؟ قَالَ: لِلّٰهِ وَكِتَابِهِ وَرَسُولِهِ وَأَئِمَّةِ الْمُؤْمِنِينَ وَعَامَّتِهِمْ.

یعنی: "بے شک دین خیر خواہی کا نام ہے، صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ کس کے لیے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لیے، اُس کی کتاب کے لیے، اُس کے رسول کے لیے، مسلمانوں کے ائمہ کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے"۔

اگر یہ کہا جائے کہ شاہ محمد عبد العلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ اس پوری کتاب میں مذکورہ حدیث پر عامل نظر آتے ہیں، تو بالکل بجا ہو گا، اس لیے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بیس سے زائد عنوانات قائم کر کے ایک پاکیزہ معاشرے کی تشکیل کے لیے نصیحت پیش کی ہے۔ مقدمۂ کتاب میں خرافات سے پُر چند کُتب کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اس کے بعد ابتدا میں قاری کو اللہ تعالیٰ کی قدرت کی ایک نشانی بتائی کہ اُس نے کس طرح مرد و عورت کو پیدا کیا اور اُن کے درمیان قانونی رشتے کا بتایا۔ اسلام میں تصورِ نکاح کے تقدس کو اُجاگر کیا اور مرد و عورت کے حقوق کا بتایا۔

شریعتِ اسلامی کی رو سے قُربت کے فطری طریقے کے ساتھ ساتھ غیر فطری طریقے کی نشاندہی بھی فرمائی۔ چونکہ آج کل ملکی قوانین بنانے اور اُن کی تشریح کرنے والے عموماً کماحقہ دینی احکام سے آشنا نہیں ہوتے اسی لیے ایسے قانون دانوں کی خیر خواہی کے لیے انہیں بھی نصیحت فرمائی۔ حدودِ اسلامی کی اہمیت سے غافل یا جاہل کے لیے "حدِ زنا" کی تعریف اور اُس کا فلسفہ بیان کیا۔

Marfat.com

کسی بھی قوم یا ملک کی ترقی میں ہمیشہ سے اہم کردار اُس کے نوجوانوں کا رہا ہے، خصوصاً جب کہ یہ نوجوان ذہنی صحت کے ساتھ ساتھ جسمانی صحت کی نعمت سے بھی نوازے ہوئے ہوں۔ اسلام چاہتا ہے کہ مسلمان ذہن و جسم کے ساتھ ساتھ اپنی روح کو بھی صحت مند بنائے، یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صحت مند باعمل مسلمان کو ایک کمزور باعمل مسلمان کے مقابلہ میں بہتر قرار دیا ہے۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خصوصاً جوانوں کے نام اپنے ایک محبت بھرے پیغام میں بتایا ہے کہ کس طرح عبادت کا مزہ پایا جاسکتا ہے۔

دنیا کے تقریباً ہر ترقی یافتہ و ترقی پذیر ملک میں ایک محکمہ حفظانِ صحت کا ضرور ہوتا ہے، یقیناً اسلامی تعلیمات واحکام ان کے لیے بھی ہیں، ان کی خیر خواہی کے لیے مبلغِ اسلام رحمۃ اللہ علیہ نے محکمۂ حفظانِ صحت کو بھی نصیحت فرمائی ہے، مختلف ممالک میں اس محکمہ کے حوالے سے جو خلافِ شرع اُمور حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ملاحظہ فرمائے، ان میں سے کچھ انتہائی مہذب انداز میں ذکر فرمادیے۔ اس کے فوراً نوجوان مَردوں کو نصیحت فرمائی ہے۔

جب کوئی معاشرہ اخلاقی پستی کا شکار ہو جائے، تو وہاں ایک نہ ایک دن ”زنا“ کی کثرت ہونے لگتی ہے، پھر عورتوں کا ایک گروہ ”نائکات یا طوائفوں“ کی صورت میں تشکیل پالیتا ہے۔ چونکہ یہ بھی معاشرے کا حصہ ہوتی ہیں، لہٰذا مردانِ قلندر انہیں بھی خیر خواہی کے جذبے کے تحت نصیحت کرتے رہے ہیں،

تاریخ کے اوراق میں ایسے بہت سے واقعات ضبطِ تحریر میں لائے جا چکے ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ انہی "طوائفوں" میں سے کئی ایک نے کسی "مردِ قلندر" کے ہاتھ پر توبہ کی اور بقیہ کی ساری زندگی پارسائی میں گزاری۔ آج بھی انہیں نصیحت کی ضرورت تو ہے۔ قربان جائیں شاہ محمد عبد العلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی روشن بصیرت کے، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے معاشرے کی اس اکائی کو بھی نظر انداز نہیں کیا، اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کے لیے "اِن کے نام بھی محبت کا پیغام" دیا۔ نہ جانے اب تک یہ "پیغام" ان میں سے کتنوں کی زندگی سنوار چکا ہوگا، یا مستقبل میں سنوارے گا۔ یہ پیغام مبلغینِ اسلام کے لیے رہنما کی حیثیت رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُمیدِ واثق ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے اس ولیِ کامل رحمۃ اللہ علیہ کے اس پیغام کو آج بھی اِن عورتوں پر پیش کیا جائے تو کرامت کا ظہور ہو جائے گا۔

کتاب کے آخر میں اپنی قوتِ مخصوصہ کو برباد کرنے سے منع کیا اور اُس کے وبال کا بتایا۔ پھر ایک عنوان قائم کیا جس کا نام "عورتوں کی چھری اپنے ہاتھوں اپنے گلے پر" رکھا، اس میں سنہری الفاظ حیا کا لباس اوڑھے ہوئے نظر آتے ہیں۔

Marfat.com

حرفِ آخر:

مختصر یہ کہ مبلغ اسلام شاہ محمد عبد العلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ اس پوری کتاب میں ایک مخلص ناصح کی حیثیت سے مسلمانوں سے ہم کلام ہوئے ہیں۔ جس نے اِس نصیحت کو صدقِ دل سے قبول کیا، وہ ضرور اپنے اندر ایک بہتر تبدیلی محسوس کرے گا، نیز اس کتاب کی تعلیمات معاشرے میں موجود زنا و بدکاری اور بے راہ روی کے اِنسداد میں ممد و معاون ثابت ہوں گی، ضرورت صرف اور صرف "عمل" کی ہے۔

اگرچہ یہ کتاب کئی بار مختلف سُنی مطابع سے شائع ہو چکی ہے، تاہم دورِ جدید کے تقاضوں کے مطابق اس پر تحقیق و تخریج کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی، بالآخر مفتی ابو محمد اعجاز احمد حفظہ اللہ نے بڑی عمدگی سے اسے مکمل کیا۔ اس کارِ سفر میں برادرم مرزا فرقان احمد نے کمپیوٹر پر اس کی تصحیح کا کام بحسن وخوبی انجام دیا۔ کچھ عرصہ قبل جناب نجابت علی تارڑ صاحب (زاویہ پبلی شرز، لاہور) نے اس بہترین کتاب کو دوبارہ دیدہ زیب طباعت کے ساتھ شائع کروانے کا عزم ظاہر کیا اور اب الحمد للہ یہ شائع ہو کر دوبارہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

نوجوانانِ ملت اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ خریدیں، مطالعہ فرمائیں اور خیر خواہی کے جذبہ سے سرشار ہو کر اپنے دوست احباب کو تحفہ میں پیش کریں،

Marfat.com

تاکہ معاشرے کی پاکیزگی کا عمل جلد پایۂ تکمیل کو پہنچے اور ہماری آنے والی نسلوں میں اس پاکیزگی کے اثرات واضح نظر آئیں۔ اپنے جملوں کا اختتام مفتیِ اعظم ہند مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر پر کرتا ہوں، جس میں حضرت نے بظاہر خطاب تو اپنے آپ سے کیا ہے، تاہم پیغام تمام نوجوانوں کے لیے ہے:

ریاضت کے یہی دن ہیں، بڑھاپے میں کہاں ہمت
جو کرنا ہے اب کر لو، ابھی نوریؔ جواں تم ہو

اللہ تعالیٰ اس کتاب کے مصنف کی برکت سے محققِ کتاب، ناشر، معاونین اور راقم الحروف کو مزید دینِ متین کی خدمت کرنے کی ہمت، قوت اور طاقت عطا فرمائے، ہماری کوششوں کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور ہمیں دارین کی سعادتیں بخشے، آمین۔

ڈاکٹر حامد علی علیمی
(غفر لہ ولوالدیہ)
Hamidali41@gmail.com

Marfat.com

مبلغ اسلام حضرت مولانا

شاہ محمد عبدالعلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

(از قلم: علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ)

محسن ملت، نازش اہلسنت، مبلغ اسلام حضرت مولانا شاہ محمد عبدالعلیم صدیقی میرٹھی ابن حضرت مولانا محمد عبدالحکیم قدس سرہما ۱۵؍رمضان المبارک ۱۳۱۰ھ (۳؍اپریل ۱۸۹۲ء) کو میرٹھ (یو۔پی، انڈیا) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد عظیم المرتبت درویش صفت عالم دین اور بلند پایہ شاعر تھے، جوش تخلص کرتے تھے، ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی۔ چار ساڑھے چار ماہ کی عمر میں قرآن پاک پڑھ لیا، اردو، فارسی اور عربی کی ابتدائی تعلیم والد گرامی سے حاصل کی بعد ازاں جامعہ قومیہ میرٹھ میں داخل ہوئے اور سولہ سال کی عمر میں درس نظامی کی سند حاصل کی۔

آپ کو چونکہ شروع ہی سے تبلیغ اسلام کا شوق تھا اس لیے علوم جدیدہ حاصل کرنے کے لیے اٹاوہ ہائی سکول سے میٹرک پاس کیا اور پھر ڈویژنل کالج میرٹھ میں داخلہ لیا، ۱۹۱۷ء میں بی۔ اے کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیا، کالج کی چھٹیوں کے دنوں میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی خدمت میں بریلی شریف حاضر ہو کر اکتساب فیض کرتے رہے۔

Marfat.com

میرٹھ کالج کی تعلیم کے دوران آپ کو آل برما ایجوکیشنل کانفرنس کا صدر منتخب کیا گیا۔ اس کانفرنس میں آپ نے جو خطبہ دیا وہ برما اور سیلون میں مقبول عام ہوا اور برما کے احباب سے دینی نشر و اشاعت پر آپ کی جو گفتگو ہوئی وہ مستقبل کے تبلیغی مشن کے لیے بنیاد ثابت ہوئی۔

آپ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے اور خلافت و اجازت سے سرفراز ہوئے اور انہی کے ایماو ارشاد پر اپنی زندگی تبلیغ دین اور خدمت اسلام کے لیے وقف کر دی اور اپنے نجی خرچ پر پیغام اسلام دنیا کے کونے کونے میں پہنچایا۔ محسن ملت امام اہل سنت آپ کو بڑی قدر منزلت کی نگاہ سے دیکھتے تھے، اپنے تلامذہ اور خلفاء کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

عبدِ علیم کے علم کو سُن کر

جہل کی بہل بھگاتے یہ ہیں[1]

حضرت مولانا صدیقی قدس سرہٗ کو اپنے شیخ طریقت سے کمال عقیدت تھی۔ حرمین طیبین کی زیارت سے واپسی پر آپ نے ایک طویل قصیدہ مدحیہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی خدمت میں پیش کیا جس کے چند

---

1 احمد رضا بریلوی، امام اہل سنت: الاستمداد (نوری کتب خانہ لاہور) ص ۷۹۔

Marfat.com

اشعار درج ذیل ہیں:

تمہاری شان میں جو کچھ کہوں اُس سے سوا تم ہو
قسیم جامِ عرفاں اے شہ احمد رضا! تم ہو
غریق بحر اُلفت، مست جامِ بادۂ وحدت
محبِ خاص، منظورِ حبیبِ کبریا تم ہو
جو مرکز ہے شریعت کا، مدار اہلِ طریقت کا
جو محور ہے حقیقت کا، وہ قطب الاولیاء تم ہو
عرب میں جا کے ان آنکھوں نے دیکھا جسکی صولت کو
عجم کے واسطے لاریب وہ قبلہ نما تم ہو
تمہیں پھیلا رہے ہو علمِ حق اکنافِ عالَم میں
امام اہلِ سنت نائبِ غوث الوریٰ تم ہو
علیمِ خستہ اک ادنیٰ گدا ہے آستانے کا
کرم فرمانے والے حال پر اس کے شہا تم ہو

جب یہ اشعار سنا چکے تو امام اہل سنت نے اپنے قیمتی عمامہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

"مولانا! آپ کی خدمت میں کیا پیش کروں؟ آپ اُس دیار پاک سے تشریف لا رہے ہیں، یہ عمامہ تو آپ کے قدموں کے بھی لائق نہیں،

Marfat.com

البتہ میرے کپڑوں میں سب سے بیش قیمت ایک جُبہ ہے، وہ حاضر کیے دیتا ہوں"[2]۔

اس واقعہ اور مندرجہ بالا قصیدے کو غور سے پڑھیے اور دیکھیے کے آج کل وہ خلوص و محبت کہاں جو ان مقدس ہستیوں کا طرۂ امتیاز تھا۔

حضرت مولانا محمد عبد العلیم صدیقی شعلہ بیان خطیب، بلند پایہ ادیب اور عظیم مفکر اسلام تھے، جب آپ اپنی نغمہ ریز آواز میں دلائل و براہین سے اسلام کی حقانیت بیان کرتے تو حاضرین پر سکوت چھا جاتا اور بڑے بڑے سائنسدان، فلاسفر اور دہریہ قسم کے لوگ آپ کے دست اقدس پر حلقہ بگوش اسلام ہو جاتے۔ آپ تقریباً دنیا کی ہر زبان میں اس روانی سے تقریر کرتے تھے کہ خود اہل لسان ورطۂ حیرت میں رہ جاتے۔ آپ نے پوری قوت اور بے باکی سے دین فطرت اسلام کا پیغام دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچایا جس کے نتیجے میں پچاس ہزار سے زائد غیر مسلم مشرف بہ اسلام ہوئے۔ یہ وہ ناقابلِ فراموش کارنامہ ہے جو آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے۔

۱۹۵۱ء میں آپ نے پوری دنیا کا تبلیغی دورہ کیا جس میں قابل ذکر ممالک انگلستان، فرانس، اٹلی، برٹش گیانا، مڈغاسکر، سعودی عرب، ٹرینی ڈاڈ،

---

2 ظفر الدین بہاری، ملک العلماء، مولانا، حیاتِ اعلیٰ حضرت ج اول ص ۵۱۔۵۳۔

Marfat.com

امریکہ، کینیڈا، فلپائن، سنگاپور، ملائشیا، تھائی لینڈ، انڈونیشیااور سیلون تھے۔ اس کے علاوہ برما، سیلون، ملائشیا، انڈونیشیا، تھائی لینڈ، انڈوچائنا، چین، جاپان، ماریشس، جنوبی و مشرقی افریقہ کی نو آبادیات سعودی عرب، عراق، اردن، فلسطین، شام اور مصر کے متعدد تبلیغی دورے کیے، تمام مذاہب کے لوگوں کو دعوت اسلام دی اور ہر زبان میں اسلام کا لٹریچر شائع کیا۔ آپ کی تبلیغی کوششوں سے بورنیو کی شہزادی

Her Highness Princess Gladys Palmer Khairunnisa of Sarawark Staateborneo,

ماریشس جنوبی افریقہ کے فرانسیسی گورنر مروات

Governor Merwate Tifefrnch Statesman.

اور ٹرینی ڈاڈ کی ایک خاتون وزیر

Murifi Donawa Fatima,

مشرف بہ اسلام ہوئے۔

بانیٔ پاکستان قائدِ اعظم محمد علی جناح، مراکش کے غازی عبد الکریم، فلسطین کے مفتیٔ اعظم سیّد امین الحسینی، اخوان المسلمین کے سربراہ حسن البناء، سیلون کے آنریبل جسٹس ایم مروانی، کولمبو کے جسٹس ایم ٹی اکبر، سنگاپور کے

Marfat.com

ایس، این دت اور مشہور انگریز ڈرامہ نویس اور فلسفی جارج برناڈشا آپ کی علمی وروحانی شخصیت سے بے حد متاثر تھے۔

۱۷/اپریل ۱۹۳۵ء کو ممباسا (جنوبی افریقہ) میں جارج برناشا سے آپ کی ملاقات ہوئی۔ آپ نے برناڈشا کے مختلف سوالات کے جوابات اس انداز سے دیے کہ دنیا کا عظیم فلاسفر آپ کے سامنے سا طفل مکتب نظر آنے لگا۔ آپ نے اسلام اور عیسائیت کے اصولوں کا تقابلی جائزہ تاریخ، سائنس اور فلسفہ کی روشنی میں اس طرح بیان کیا کہ برناڈشا کو اسلام کی عظمت کا اعتراف کرنا پڑا۔ اس گفتگو کا اردو ترجمہ ماہنامہ ترجمان اہلسنت، کراچی شمارہ محرم وصفر ۱۳۹۲ھ میں شائع ہو چکا ہے۔

حضرت مولانا صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیماتِ اسلامیہ کو عام کرنے کے لیے ہر پہلو پر توجہ دی، متعدد مساجد تعمیر کرائیں جن میں سے حنفی جامع مسجد کولمبو، سلطان مسجد سنگاپور، اور مسجد ناگریا جاپان زیادہ مشہور ہیں۔ اس کے علاوہ عربی یونیورسٹی ملایا، پاکستان نیوز مسلم ڈائجسٹ، ٹرنی ڈاڈ، مسلم انیوول (جنوبی افریقہ) کی بنیاد آپ ہی نے قائم کی۔ ۱۹۴۹ء میں سنگاپور میں تنظیم بین المذاہب کے نام سے ایک ادارے کی بنیاد ڈالی اور تمام دنیا کے عیسائی، یہودی، بدھ مت اور سکھ مذاہب کے پیشواؤں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے لادینیت کا قلع قمع کرنے کی اپیل کی، تمام مذاہب کے راہنماؤں کی اس مشترکہ کانفرنس

Marfat.com

میں آپ کو ہزا کز لٹیڈ ایمی نینس (His Exalted Eminence) کا خطاب دیا گیا۔ نیز مصر میں تنظیم بین المذاہب الاسلامی کے نام سے مختلف مکاتبِ فکر کی ایک تنظیم قائم کی۔

۱۳۶۵ھ / ۱۹۴۹ء میں حضرت مولانا شاہ عبد العلیم صدیقی قدس سرہ رابطہ اسلامیہ ہند کے رئیس وفد اور ملایا، شرقی و جنوبی افریقہ اور جزائر شرقیہ کے مندوب کی حیثیت سے سعودی عرب تشریف لے گے اور سعودی حکومت کی طرف سے حجاج پر عائد کردہ ٹیکسوں کے خاتمہ اور حجاج کے لیے سہولتیں فراہم کرنے کے لیے دنیا بھر سے آئے ہوئے اجلہ علماء حکومت سعودیہ کے عمائدین اور عبد العزیز بن سعود سے مذاکرات کیے، جن کا خاصا اثر ہوا۔ ان مذاکرات کی تفصیل "البیان" کے نام سے عربی میں شائع ہوئی تھی، جس کے آغاز میں اخوان المسلمین (مصر) کے بانی حسن البناء نے ابتدائیہ لکھا اور حضرت مولانا شاہ محمد عبد العلیم قدس سرہ کی مساعیٔ جمیلہ کو خراجِ تحسین پیش کیا، چنانچہ لکھتے ہیں:

"کما کان من فضل الله وتوفيقه أن التقينا منذ عامين في الأرض المقدسة وعند البيت العتيق بصاحب الفضيلة والداعية الإسلامي الشيخ محمد عبد العليم الصديقي......ونحن نسأل الله تبارك وتعالى أن يجزي الأستاذ المفضال الشيخ محمد عبد

Marfat.com

العليم الصديقي عن المسلمين عامة خير جزاء [3].

"اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دو سال ہوئے ہماری ملاقات ارضِ مقدس میں بیت اللہ شریف کے پاس صاحب فضیلت مبلغ اسلام الشیخ محمد عبد العلیم صدیقی سے ہوئی (کچھ عبارت کے بعد) ہم اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ صاحب فضیلت استاذ شیخ محمد عبد العلیم صدیقی کو تمام مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے"۔

تبلیغ اسلام کی قابلِ قدر خدمات کے علاوہ آپ کی سیاسی خدمات بھی ناقابل فراموش ہیں دنیا کے کسی گوشے میں مسلمانوں پر ظلم و ستم ڈھایا جاتا تو آپ بے چین ہو جاتے۔ تحریک خلافت شدھی تحریک اور تحریکِ پاکستان میں مردانہ وار حصہ لیا۔ صرف پاک و ہند ہی میں نہیں بلکہ دیگر ممالک میں بھی تحریک پاکستان کے لیے فضا ہموار کی۔ مصر اور انگلینڈ میں کانگریسی ایجنٹوں سے مناظرے کیے، مسلم لیگ کی طرف سے باقاعد طور پر علماء کی ایک جماعت کے قائد کی حیثیت سے حج کے موقع پر مکہ مکرمہ جاکر دنیا کے گوشے گوشے سے آئے ہوئے مسلمانوں کے سامنے پاکستان کی اہمیت کو واضح کیا۔ مفتی اعظم فلسطین سیّد امین الحسینی، حسن البناء قائد اخوان المسلمین، سیّد عبد اللہ شاہ (اردن) اور دیگر لیڈروں کو تحریکِ پاکستان سے پوری طرح روشناس کرایا۔

---

3 محمد عبد العلیم صدیقی میرٹھی، مولانا مبلغ اسلام، البیان (تمہید، مطبوعہ میرٹھ)۔

Marfat.com

۱۹۴۶ء میں آل انڈیا سنی کانفرنس، بنارس میں شرکت فرمائی اور علی الاعلان تحریک پاکستان کی حمایت فرمائی۔ قائدِ اعظم کی وفات سے کچھ عرصہ پہلے عالمی دورے سے واپسی پر کراچی میں عظیم کانفرنس منعقد کی جس میں سندھ، پنجاب اور مشرقی پاکستان کے اکابر علماء و مشائخ نے شرکت کی۔ اس کانفرنس میں پاکستان کے لیے آئین اسلامی کے جامع دستور کا مسودہ تیار کر لیا گیا، علماء نے تائیدی نوٹ لکھے اور حضرت مولانا صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی سرکردگی میں قائدِ اعظم کی خدمت میں مسودۂ آئین پیش کیا گیا۔ قائد اعظم نے تین گھنٹہ تک مسودۂ آئین کے مختلف پہلوؤں پر گفتگو کی، حضرت مولانا نے انہیں اس خوش اسلوبی سے مطمئن کیا کہ قائد اعظم نے یقین دلایا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ قومی اسمبلی کے منظور کرنے پر بہت جلد یہ آئین نافذ کر دیا جائے گا اس کے بعد جلد ہی ان کی وفات ہو گئی اور قائد اعظم علماء کرام سے کیا ہوا یہ وعدہ ایفاء نہ کر سکے۔ یاد رہے کہ پاکستان بننے کے بعد قائد اعظم نے پہلی نماز عید آپ ہی کی اقتداء میں ادا کی تھی۔

حضرت مولانا شاہ عبد العلیم صدیقی قدس سرہ نے تالیف و تصنیف پر بھی خاطر خواہ توجہ دی اور کثیر التعداد، قابل فخر تصانیف کا ذخیرہ یادگار چھوڑا لیکن افسوس ان میں سے بہت سی تصانیف زیور طبع سے آراستہ نہ ہو سکیں اور جو طبع ہوئیں ان کا شایانِ شان اہتمام نہ کیا گیا۔ چند تصانیف کے نام یہ ہیں:

Marfat.com

۱۔ ذکرِ حبیب (دو حصے)

۲۔ کتاب التصوف

۳۔ بہارِ شباب (نوجواں کی اصلاح کے لیے بہترین کتاب)

۴۔ احکامِ رمضان (یہ تصانیف اردو میں ہیں)

۵۔ اسلام کی ابتدائی تعلیمات

۶۔ اسلام کے اصول

۷۔ مسائلِ انسانی کا حل

۹۔ اسلام میں عورت کے حقوق

۱۰۔ مکالمہ جارج برناڈ شا

۱۱۔ مرزائی حقیقت کا اظہار (یہ تصنیفات انگریزی میں ہیں)

چالیس سال تک دنیا بھر میں تبلیغِ اسلام کا فریضہ انجام دے کر ۲۲ر ذوالحجہ ۱۳۷۴ھ (۱۲ر اگست ۱۹۵۴ء) کو مدینہ منورہ میں اپنے محبوبِ حقیقی سے جا ملے اور تعلیماتِ اسلامیہ کی تبلیغ و اشاعت کے انعام کے طور پر جنت البقیع میں جگہ ملی، اس نابغۂ روزگار ہستی کے وصال سے تاریخ اسلام کا ایک روشن ورق الٹ گیا۔

حضرت مولانا شاہ عبد العلیم صدیقی قدس سرہ کے وصال کے بعد آپ کے محبوب خلیفہ اور داماد حضرت مولانا حافظ ڈاکٹر محمد فضل الرحمٰن انصاری

Marfat.com

قادری رحمۃ اللہ علیہ بین الاقوامی تبلیغی جماعت ورلڈ فیڈریشن آف اسلامک مشنز کے بانی و صدر اور فرزند ارجمند حضرت مولانا علامہ شاہ احمد نورانی مدظلہ العالی (صدر جمعیت علماء پاکستان) نے نہ صرف حضرت علامہ صدیقی قدس سرہ کے مشن کو جاری رکھا بلکہ اسے آگے بڑھایا، حضرتِ علامہ شاہ احمد نورانی وہ حق گو، بیباک اور مرد مجاہد ہیں جن کی جرأتِ ایمانی کو موافق و مخالف نے تسلیم کیا ہے، ان دنوں پاکستان میں نظامِ مصطفی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے نفاذ کے لیے تمام تر مساعی کو وقف کیے ہوئے ہیں۔ اللہ رب العزت انہیں کامیابی عطا فرمائے۔ ملک وملت کی بقاء واستحکام اور عزت و آبرو کا راز صرف اور صرف آئین اسلامی کے عملی نفاذ میں ہے[4]۔

❁ ❁ ❁ ❁

4۔ ماہنامہ ضیائے حرم (بھیرہ) نومبر ۱۹۷۱ء، مبلغ اسلام حضرت مولانا محمد عبدالعلیم صدیقی۔

Marfat.com

منقبت بحضور شاہ محمد عبد العلیم صدیقی قادری میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

کلام: ڈاکٹر حامد علی علیمی

کیا بیاں ہو شانِ والا حضرتِ عبد العلیم
جو کہوں اُس سے سِوا ہیں حضرتِ عبد العلیم

ایشیا افریقہ و یورپ جہاں پر بھی گئے
ہر جگہ پر ہے دلوں میں اُلفتِ عبد العلیم

مصطفیٰ کے دین کی خدمت کے صدقے ہوگئی
چاند تاروں سے بھی اونچی رفعتِ عبد العلیم

مسلکِ حق اہلسنت کی سدا تبلیغ کی
جانشینِ اعلیٰ حضرت، حضرت عبد العلیم

عمر تریسٹھ سال، طیبہ میں ہے مدفن اور وصال
اور بقیع پاک میں ہے، تُربتِ عبد العلیم

سب عزیزوں دوستوں کو یا الٰہی! بخش دے
از پئے غوث ورضا وحضرتِ عبد العلیم

یا الٰہی! دین کی کرتے رہیں خدمت سدا
سب کے سب اصحاب وآل وعترتِ عبد العلیم

شکر کر حاؔمد تو رب کا، فضلِ رحماں[4] کے سبب
ہاں تجھے بھی مل گئی یہ نسبتِ عبد العلیم

---

[4] یعنی: حضرت علامہ مولانا حافظ ڈاکٹر محمد فضل الرحمٰن الانصاری القادری نور اللہ مرقدہ۔

Marfat.com

Blossom of The Youth

بہارِ شباب

تالیف

سفیر اسلام

شاہ محمد عبد العلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

(متوفی ۱۳۷۴ھ / ۱۹۵۴ء)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّيۡ عَلٰى رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ

مقدمہ

قدرت نے انسان کو جس قدر بھی قوتیں عطا فرمائی اُن میں سے ہر ایک کا طریق استعمال بھی بتادیا گیا، اِس قسم کی تعلیم اگر چہ فطرتاً جانوروں کو بھی دی گئی مگر انسان اور جانوروں کی تعلیم میں ایک خاص فرق یہ ہے کہ انسان کو نئی نئی باتیں پیدا کرنے اور اپنی قوت کو ترقی دینے کا کمال بھی عطا کیا اِس کے بالمقابل جانوروں میں ابھی اس کا تجربہ نہیں ہوا کہ خود بخود بغیر کسی انسان کے سدھائے اپنی قوت کے کارناموں کو ترقی دینے میں مشغول ہیں یا نہیں۔

آج دعویٰ کیا جارہاہے کہ عالَم اِنسانیت ترقّی کی منزلوں کو طے کرتے ہوئے معراجِ کمال پر پہنچ چکا ہے، دماغ کی فہم و فراست، فلسفہ و معقول کی موشگافیوں اور علوم مادِیہ میں کیمسٹری وغیرہ کی نِت نئی تحقیقات کی شکل میں ترقی کرتے ہوئے نئی نئی باتیں سوچنے اور جدید صحیح طریقہ نکالنے میں کامیابی کے زینہ پر فائز ہو جاتی ہے بلکہ ہیئت کی کارگزاریوں پر نظر ڈالیے تو آسمان تک کے قلابے ملاتی ہے۔

آلاتِ ظاہری کو دیکھئے تو ہاتھ جس قدر کام آج سے دوسو (۲۰۰) برس پہلے کرسکتے تھے آج مشینوں اور کلوں کے ذریعہ اس سے ہزار گنا انجام دے

Marfat.com

رہے ہیں، پاؤں برسوں میں جس فاصلے کو بہت مشکل سے طے کرتے تھے، آج ریلوں اور موٹروں اور ہوائی جہازوں کے ذریعہ اسے منٹوں میں طے کیا جارہا ہے ،کان جس قدر پہلے سن سکتے تھے، آج اس سے ہزاروں بلکہ لاکھوں، کروڑوں درجہ زیادہ ٹیلی گراف اور وائرلس کے ذریعہ سن رہے ہیں۔

آج دوربینوں کے ذریعہ سے ہزاروں میل دور کی چیزیں دیکھ رہی رہیں لیکن اس مخصوص قوت کی طرف غور کے ساتھ دیکھا جائے جس پر انسانی نسل کے باقی رہنے اور اولاد پیدا ہونے کا دارومدار ہے تو ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس میں زیادتی کے بجائے روز بروز کمی ہوتی چلی جاتی ہے ممکن ہے کہ بے سوچے سمجھے کوئی صاحب اس دعوے کو ردّ کرنے کی جرأت فرمائیں اور جواب میں اس قسم کی دلیلیں لائیں کہ انسانی مردم شماری اس قسم کی دلیل قوی ہے کہ اس مخصوص قوت کے اثرات میں بھی زیادتی ہے نہ کہ کمی نیز نئی نئی مقوی اَدویہ (قوت دینے والی اَدویات) بھی اِس قوت کے باقی رکھنے اور سنبھالنے کے لیے ایجاد کی جارہی ہیں لیکن ان دونوں شبہوں کا جواب معمولی غور سے خودبخود سامنے آجاتا ہے کہ محض تعداد کی زیادتی ترقی پر دلالت کرنے والی نہیں ہوسکتی صحیح نتیجہ تناسب پر نظر کرنے کے بعد نکالا جاسکتا ہے۔

مثلاً آج سے دوسو ۲۰۰ برس پہلے اگر ایک لاکھ آبادی میں دس برس کے اندر پچاس ہزار قوی ہیکل صحیح وتندرست انسانوں کا اضافہ ہوتا تھا تو آج

Marfat.com

اضافہ تو نہیں ہے مگر ایک لاکھ میں زیادہ سے زیادہ بیس پچیس ہزار، وہ بھی کمزور بیمار منحنی انسانوں کا۔

پس انصاف سے دیکھیے کہ اس کو اضافہ کہا جائے گا یا کمی؟ امراض کی زیادتی، اعضائے رئیسہ کی کمزوری اور تعداد میں اس نسبت سے جو فطرتاً ہونی چاہیے تھی کمی یہ ثابت کر رہی ہے کہ اُس مادۂ تولید یا قوتِ مخصوص کو نہ صرف یہ کہ ترقی دینے کی کوشش نہیں کہ گئی بلکہ اس کی حفاظت بھی جیسا کہ ہونی چاہیے تھی ویسی نہیں کی جارہی ہے ورنہ یہ صورتیں پیدا نہ ہوتیں۔

گنوا دی ہم نے جو اَسلاف سے میراث پائی تھی
ثریا سے زمیں پر آسماں نے ہم کو دے مارا

(اقبال)

ایک بیج کا دانہ اگر صحیح طور سے وقت پر زمین کو عمدگی کے ساتھ بنا کر قاعدہ کے مطابق ڈالا جائے نیز وقت پر پانی بھی دیا جائے تو قوی اُمید ہے کہ وہ فصل بہت سے دانے لائے لیکن اگر وہی ایک دانہ بے وقت نکمی زمین میں پھینک دیا جائے اور اس کی غور و پرُداخت دیکھ بھال نہ کی جائے تو نتیجہ ظاہر کہ نہ پوداُ اُگنے کی اُمید، اگر اُگا بھی تو بالیں نکلنا مشکل، بالیں نکلیں بھی تو دانے خاطر خواہ آنے دشوار، یہی حال انسانی بیج کا بھی ہے جس کو بے موقع نکمی زمینوں پر پھینک دینے یا ویسے ہی برباد کیے جانے کے سبب روز بروز کی ترقی یعنی انسانی پیداوار نقصانات کا ہی شکار ہوتی جارہی ہے۔

Marfat.com

ڈاکٹروں کی کمی نہیں دواؤں کی بھی افراط (کثرت) ہے، معالجات کے طرف بھی لوگوں کا اِلتفات مگر علاج و دَوا کی بالکل ویسی ہی حالت جیسے پھٹے ہوئے کپڑے میں پرانا پیوند لگا کر وقت گزارنا، یا مشین کے گھسے ہوئے پرزوں میں تیل ڈال کر چند روز کام نکالنا، ضرورت اور سب سے زیادہ ضرورت ہے کہ انسانی ہمدردی کا ایک شمہ (ذرّہ) بھی اپنے قلب میں رکھنے والے افراد اس اصل جوہر کی حفاظت کی خاطر توجہ کریں اور اس کے صحیح استعمال کی تدابیر سامنے لائیں۔

میں اپنے ذاتی تجربے کی بنیاد پر یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اگر میرے پاس ایک سو ۱۰۰ نوجوان مرد و عورت مریض آتے ہیں تو میں ان میں سے پچانوے کو اسی مادے کی ضعف اور خرابی کے اَمراض میں مبتلا پاتا ہوں، کشتہ وطلا (اَدویات کے نام) اس قوت کو بڑھائیں، بعض معجونین اور فولاد کی مختلف ترکیبیں یقیناً قوت پہنچائیں اور اس طرح ٹوٹی کمر کو کچھ سہارا دے دیا جائے۔

اصلی فطری قوت کے جانے یا خراب ہو جانے کے بعد دوائیں زیادہ سے زیادہ چند روزہ انتظام کر دیں وہ بھی بشرطیکہ نقصان اس حد تک نہ پہنچا ہو کہ مریض کو قابل علاج بنانا ممکن ہی نہ ہو لیکن اس معاملہ میں انسانی نسل کی اصل خدمت نہ دواؤں کی ایجاد سے ہو سکتی ہے نہ بجلی کے آلات سے بلکہ انسانی زندگی کے اس دور میں جب کہ از ،ان اس قوتِ مخصوص کے استعمال پر خواہ وہ جا ہو یا بے جا بدحواس ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

اَلشَّبَابُ شُعْبَۃٌ مِنَ الْجُنُوْنِ

"جوانی دیوانی" کا منظر سامنے آتا ہے۔

ایک سمجھ دار حکیم کی بہترین خدمت یہ ہے کہ وہ دانائی کے ساتھ اچھے طریق پر ایک طرف طبّی اُصول سے اور دوسری جانب اخلاقی طور پر ان اُبھرتی ہوئی اُمنگوں اور بڑھتے ہوئے شوق والے نوجوانوں کو ٹھیک راستے پر لگائے، اُبلتے ہوئے چشمہ کے لیے اگر ایک گھیر ابنادیا جائے تو پانی محفوظ ہو جائے گا اور عالم اس کے فیض سے سیراب، ورنہ پانی پھیل کر ضائع ہو جائے گا اور کوئی بھی نفع نہ اُٹھائے گا، دریا کی روانی زور شور کے ساتھ جاری اگر صحیح راہ پر لگادیا جائے ،ٹھیک راستہ اس کے لیے بنادیا جائے تو وہی پانی زمین کے بڑے خطے کی سرسبزی کا موجب ہو گا ورنہ وہی دریا کا چڑھاؤ بہت سی آبادیوں کو ڈبونے اور برباد کرنے والا نظر آئے گا۔

آج کھیتی کی سرسبزی کے لیے نہریں بنانے کی فکر، مشینوں کے ذریعہ سے نئے نئے چشمے نکالنے میں انہماک مگر اس انسانی زندگی کے سرچشمہ کی روانی کو اس بے دَردی کے ساتھ برباد ہوتے دیکھ کر بھی کسی شخص کو اتنا خیال تک نہیں آتا کہ اس کی دیکھ بھال کی جائے۔

محکمۂ حفظانِ صحت، طاعون اور ہیضہ کے کیڑوں کو مارنے اور چیچک کا ٹیکہ لگانے میں اس درجہ سرگرم کار کہ ہر ہر میونسپلٹی اس پر لاکھوں روپیہ صرف

Marfat.com

کرنے پر تیار پھر ہر حکومت کے پاس اس شعبے میں کام کا انبار مگر کیا کسی میونسپلٹی اور حکومت نے اس طرف بھی توجہ کی کہ اس مادۂ مخصوص کی بربادی اور اس کے بے جا استعمال کے سبب جو زبردست خرابی قوموں اور نسلوں کی غارت گری کر رہی ہے اس کے اِنسداد کے لیے بھی کوئی صورت اختیار کی جائے؟

آج کتنے ناپاک متعدی اَمراض ہیں جو اسی مادہ کے غلط استعمال کے سبب ملکوں کو تباہ کر رہے ہیں اور انسانی نسل کو زبردست نقصان پہنچا رہے ہیں مگر حکومت کے مشیر اس طرف سے غافل اور رہبرانِ ملت اس کام کے لیے کاہل ،پہلو میں دِل اور دل میں سچا دردِ ملّی رکھنے والا انسان قوم وملک کے نوجوان کی اس بربادی کو دیکھ کر خون کے آنسو روتا ہے۔

اس تالیف میں آپ کو وہی خون کے قطرے ملیں گے ،میں نے نوجوانو ں کی خدمت کے لیے پہلا قدم اُٹھایا ہے جس کے اثرات اِن صفحات پر آپ کی نظر کے سامنے آئیں گے ،یہ کوک شاستر (ہندوانہ جنسی معلومات پر مبنی ایک کتاب) نہیں ہے جو استعمال مادۂ مخصوص کے لیے مختلف آسن (طریقے) بتائے، قرابادین یا بہشتی زیور کا گیارھواں حصہ نہیں جو مقوی ومغلّظ وممسک نسخہ سکھائے اشتہار بازوں کا اشتہار نہیں جو "مردہ زندہ ہوگیا" کی سرخی دیکھاتے ہوئے حبوب ومعجون کی چاشنی چکھائے بلکہ ---

"درد بھرے دل کا محبت بھرا پیغام
ہے نوجوانانِ ملت کے نام"

کاش مالکِ عالم لفظوں میں اثر دے، طرز بیان کو شستہ و پاکیزہ رکھے جو دل میں گھر کرنے والا، بھولے ہوؤں کو راستہ دیکھانے والا اور بھٹکنے والوں کو صحیح راہ پر لگانے والا ثابت ہو۔

وَمَا تَوْفِيْقِي إِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيْبُ

محمد عبد العلیم صدیقی قادری میرٹھی (رحمۃ اللہ علیہ)

Marfat.com

شباب یا جوانی

انسانی زندگی کے تین دور ہیں، ابتدائی زمانہ کو "بچپن" کہتے ہیں، اِنتہائی عمر کو "بڑھاپا" اور ان دو زمانوں کی درمیانی مدت کو "جوانی یا شباب" کہتے ہیں، ہم جس وقت کی یاد ناظرین کے دل ودماغ میں تازہ کرنا چاہتے ہیں وہ اس شباب کے آغاز یا جوانی کی ابتداء (کا زمانہ ہے یعنی) انسانی زندگی کی بہار کا سماں ہے، درخت کا بیج زمین میں پہنچا، زمین کی اُگانے والی قوت پودا نکال کر مضبوط بنارہی ہے، رحمت کے پانی کے چھینٹے، نسیم بہار کے جھونکے، سرسبزی وشادابی کا سامان پہنچا رہے ہیں یہاں تک کہ وہی چھوٹا پودا پھل پھول سے آراستہ ہوکر اپنے دل رُبایانہ، مستانہ انداز میں جھوم جھوم کر ایک عالَم کو اپنی اَداؤں کا متوالا بناتا اور اپنے پھولوں پھلوں کی عام دعوت دنیا کو پہنچاتا ہے۔

انسانی زندگی کا بیج بھی مقررہ قاعدہ کے مطابق اس سرزمین میں پہنچ کر جہاں اس کی آبیاری کے لیے قدرت نے ہر قسم کا سامان بہم پہنچا رکھا ہے، نو مہینے (nine months) کے بعد ایک نرم ونازک موہنی صورت لیے ہوئے جلوے آرائے عالَم ہوتا ہے، دودھ کی نہریں جو قدرت نے اس کی خاطر جاری فرمائیں، اس کے لیے غذا پہنچانے کا کام سرانجام دے رہی ہیں پھر طرح طرح کی غذائیں اس کی تربیت کا فرض بجالارہی ہیں۔

Marfat.com

علم طب کے مطابق بدن کے جوڑ جوڑ کا حال دیکھنے والے مطالعہ کرتے ہیں کہ غذائیں معدہ میں پہنچتی ہیں، معدہ کی گرمی اِن کو دوبارہ پکاتی اور قسم قسم کے کھانوں کو ایک جان بناتی ہے، قدرت کی چھلنی نے تیار کئے ہوئے دَلیے کو اچھی طرح چھانا، تلچھٹ یا فضلہ باہر پھینکا گیا، اصل غذائی مادہ جگر میں پہنچا، وہاں جگر کی مشینری نے دوبارہ اپنا کام شروع کیا اور جگر کی ہانڈی میں اچھی طرح پک کر چار قسم کے خلط تیار ہوئے، زَرد زَرد پتلا پانی "صفرا" کہلاتا ہے، سپید لیس دار رطوبت کو "بلغم" کہا جاتا ہے اور بالکل نیچے جل جانے والے مادہ کو "سودا" کہا جاتا ہے لیکن اس پورے غذائی مادہ کا اصلی جوہر سرخ رنگ لیے ہوئے خون بن کر قلب میں پہنچا، پھیپھڑے سے آنے والی ہواؤں نے اسے صاف وشفاف بنایا، رگوں کی نہروں اور نالیوں نے تمام بدن کے جوڑ جوڑ بال بال تک اس جوہر کو پہنچایا، بدن کے ہر ہر حصے نے اس سے غذا پائی اور کمزور جان میں اس خون کے ذریعہ طاقت آئی، بدن کی تربیت کے لیے جس قدر خون کی حاجت تھی خرچ میں آتا رہا اور انسانی پودا اسی خون کے ذریعہ نشو ونما پاتا رہا، جب بدن کا بناؤ ایک اوسط درجہ میں آیا جو خون بدن کی فربہی کی خدمت سے بچا انسان کے اندر میں ٹھہرا، اب ذرا غور کرو کہ یہ خون تمام غذاؤں کا بہترین جوہر اپنے اندر رکھتا اور تمام بدن کے جوڑ جوڑ اور بال بال کی سیر کر لینے کے سبب ہر ہر عضو کی کیفیت کا اثر پیش کرتا ہے، بلا تمثیل دریا کا پانی جس حصے سے گزرتا ہے اس کے اَثرات اپنے ساتھ لیے چلتا ہے، اِسی طرح رگوں کی نالیوں اور نہروں میں بہتا ہوا خون

Marfat.com

جب اپنے ٹھہرنے کی جگہ پہنچا تو اپنے قطرے قطرے میں سارے بدن کے کمالات کا اثر رکھتا ہے اور اس اَثر کی لطافت سے اعضائے رئیسہ "دل و دماغ" خاص ذوق حاصل کرتے ہیں اور روح حیوانی اسی اَر غوانی اَمرت سے لذت یاب ہوتی ہے۔

یہی اَمرت انسانی وجود میں وہ جوش و کیفیت پیدا کرتا ہے جس پر لاکھوں کروڑوں ناپاک بوتلوں کے گندے ناپائیدار نشے قربان، اسی جوہر میں وہ قوت ہے جو تمام عالَم کے جواہرات کے خمیروں اور تمام عالم کے بہترین معجونوں میں مل جل کر بھی نصیب نہیں ہو سکتی، اسی جوہر کی طاقت سے آنکھوں میں نور، قلب میں سرور، بدن میں ہمت، حوصلہ و جرأت، بلکہ یوں سمجھئے کہ تمام وجود کی طاقت و قوت اسی جوہر کی بدولت تم اپنے سینوں پر اپنی پستانوں میں جو سختی جوان ہوتے وقت محسوس کرتے ہو یہ اُسی خون کے جوہر یا جوانی کے مادہ یا شباب کی علامت ہے۔

انسانی عادت و فطرت کا تقاضہ یہ ہے کہ جب کسی شخص میں کوئی کمال پیدا ہوتا ہے فوراً اس کے اظہار و نمائش کے ولولے قلب میں خاص گدگداہٹ پیدا کرتے ہیں، شاعر جب کوئی شعر تصنیف کرتا ہے اُس کا دل چاہتا ہے کہ کوئی اہل دل اس کو سنے، حسین جمیل چاہتا ہے کہ میرے حُسن و جمال کے قدر دان آئیں اور مجھے دیکھیں، مقرر چاہتا ہے کہ میری تقریر سن کر لوگ محظوظ ہوں اور میں اپنے کمال دکھاؤں، سنار، لوہار، نجار، کاتب غرض ہر اہل فن کمال

Marfat.com

حاصل کرنے کے بعد اپنا کمال دکھانا چاہتا ہے۔

کسی شخص کے پاس دولت آتی ہے ثروت ملتی ہے تو اس کے ساتھ ہی ساتھ اس کے اظہار و نمائش کا بھی خیال پیدا ہوتا ہے کبھی وہ اس کے اظہار کے لیے عالی شان مکان بناتا ہے، فرنیچر سجاتا ہے، عمدہ پوشاک پہنتا ہے اور دوست اَحباب کو بلاتا ہے، بادشاہی ملتی ہے تو شان و شوکت کے اظہار کے لیے بڑے بڑے دربار منعقد کرتا ہے، رؤسا واُمراء طلب کیے جاتے ہیں، عجائب و غرائب سامان ہوتے ہیں۔

غرض یہ انسانی فطرتی جذبہ ہے کہ کمال کا اظہار کیا جائے، یہی جذبہ اس خاص دولت و مخصوص قوت کے پیدا ہونے اور کمال کی صورت اختیار کرنے کے بعد اس کے اظہار کی طرف مائل کرتا ہے اور خواہ مخواہ دل میں یہ سودا سماتا ہے کہ اس دولت کو صرف کرنے کی لذت اٹھائے۔

بے شک زبان بولنے کے لیے، کان سننے کے لیے، آنکھیں دیکھنے کے لیے بے چین ہوتے ہیں، اس لیے کہ ان اَعضاء کا یہی کام ہے،اِسی طرح اس قوت کے اظہار کے لیے بھی ایک عجیب و غریب انتشار ہوتا ہے اور یہ مادۂ مخصوص اپنے استعمال میں لائے جانے کے لیے بعض اوقات انسان کو مجبور اور بے قرار کر دیتا ہے بلکہ ایسا خود رفتہ بنا دیتا ہے کہ اگر اس حالت کو جنون سے تعبیر کیا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

Marfat.com

اَلشَّبَابُ شُعْبَةٌ مِنَ الْجُنُوْنِ۔

اسی حالت سے عبارت اور "جوانی دیوانی" سے یہی مراد اور مطلب، یہ بالکل درست کہ وہ جوہر جب اپنے کمالات دکھانے کی آرزو میں لیے ہوئے میدان میں آنا چاہتا ہے تو جہاں اس کو موقع نہ دینا اور قدرت کی دی ہوئی اس نعمت کا غلط استعمال فضول و لغو ہی نہیں بلکہ تباہ کرنے والی صورتوں سے ضائع کرنا بھی سخت ترین ظلم ہی سمجھا جائے گا۔

دِن رات کی عرق ریزی اور پوری محنت ومشقت کے ساتھ تجارت کے ذریعہ جو دولت ہاتھ آئی یہ ضرور ہے کہ اسے ضروری کاموں کے لیے بھی صرف میں نہ لانا بخل اور اخلاقی خرابی سے تعبیر کیا جاتا ہے لیکن یہ ظاہر ہے کہ اس کا بے جا استعمال اور آمدنی سے زیادہ صرف کرنا بھی یقیناً ایک نہ ایک دن دیوالیہ بنائے گا، عمر بھر رُلائے گا، کھویا خزانہ پھر نہ پائے گا اور اس وقت کا پچھتانا ہرگز کام نہ آئے گا، سمجھ داروں کا یہ کام ہے کہ اگر تجارت کو ترقی دینا مقصود ہے تو کم از کم کچھ دنوں نفع کو بھی اصل میں شامل کریں اور اس طرح تجارت کے سرمایہ کو ترقی دیں۔

انسانی جوہرات کا یہ انمول خزانہ انسانی جسم کی بیش قیمت کانوں اور زندگی کے سمندر کی گہرائیوں سے نکل کر جسم انسانی کی بعض محفوظ کوٹھریوں میں پہنچا ہے اگر چند روز تک اس صندوق میں امانت رہے تو وہ دوبارہ خون میں

Marfat.com

جذب ہو کر خون کو تقویت دینے والا، صحت کو درست اور بدن کو مضبوط بنانے والا ہو گا، رعب داب حسن وجمال کو بڑھانے والا، مردوں میں مردانہ، عورتوں میں زنانہ خصوصیات کو چار چاند لگانے والا ثابت ہو گا، دماغ کی ذکاوت ترقی پائے گی، قوت حافظہ میں تیزی آئے گی، آنکھوں میں سرخی کے ڈورے، اس مالداری پر دلالت کرنے والے اور ہمت کی بلند پرواز، حوصلہ کی سربلندی اس دولت میں زیادتی کی علامت ہو گی البتہ اس کے بعد جب یہ سرمایہ کافی مقدار کو پہنچ جائے کہ مالداروں کی فہرست اور اعلیٰ تاجروں کے فرد میں نام شمار ہونے لگے اس وقت میدان عمل کی طرف قدم اُٹھائیے اور طریق پر صرف میں لائیے، وہ صحیح طریق استعمال کیا ہے؟ آگے چل کر ملاحظہ فرمائیے۔

یہ فیصلہ ہم آپ ہی کی مرضی پر چھوڑ دیتے کہ اپنے آپ کو کتنا مال دار بنائیے اور کم از کم کس حد تک پہنچائیے؟ بشرط یہ کہ آپ کے متعلق ہمیں یہ یقین ہو جاتا کہ آپ اس معاملہ میں صحیح رائے قائم کر سکیں گے لیکن افسوس یہ ہے کہ آج ایسے مال داروں کی کمی ہی نہیں بلکہ تقریباً بالکل ہیں ہی نہیں، اس لیے مثال اور نمونے (میں) پیش کریں تو کسے؟ اور آپ بھی معیار اور کسوٹی بنائیں تو کسے؟

بعض پرانے زمانے کے لوگوں نے پچیس برس کی عمر کو ایک اوسط عمر قرار دیا، یہ بتایا کہ اگر اچھی عمدہ غذائیں کھانے کو ملیں، بے فکری کی زندگی نصیب ہو تو بدن کو اچھی تربیت دینے اور کافی طاقتور بنانے کے لیے پچیس برس

کی عمر تک اس اَمرت کی حفاظت کی ضرورت اور استعمال سے بالکل بچنے کی حاجت ہو لیکن پچیس تو پچیس آج ہمارے نوجوان ہنسیں گے اور مذاق اڑائیں گے اگر ہم ان سے درخواست کریں کہ کم از کم بیس برس کی عمر تک اس کی حفاظت کرلو اور اس انمول دولت کو ابھی ضائع نہ کرو ذرا صبر سے کام لو پھر اس کے بہترین نتائج دیکھو، اس کے بعد یا خیر جانے دو اس سے پہلے ہی سہی اس کا استعمال کرتے ہو تو تمہیں تمہاری اُبھرتی ہوئی جوانی کا واسطہ دے کر کہتے ہیں کہ اس پر رحم کھاؤ اور اسے برباد نہ کرو، بے دردی سے لٹانے والے تو نہ بنو ورنہ یاد رکھو پچھتاؤ گے اور بُری طرح پچھتاؤ گے۔

نئے اَنداز پائے نوجوانوں کی طبیعت نے
یہ رعنائی یہ بے دردی یہ آزادی یہ بے باکی

تم نے ابھی شاید پورے طور سے نہ سمجھا ہو کہ اس قیمتی خزانہ میں کیا کیا جواہرات موجود ہیں؟ دیکھو دیکھو! یہی کیا کچھ بننے والا ہے یہ ایک بیج ہے جس سے بہت سے پودے اُگیں گے، بہت سے پھل نکلیں گے، بہت سے پھول کھلیں گے، آج بیج کو ضائع نہ کرنا اسی میں تمہاری آئندہ زندگی کی بہار پوشیدہ ہے۔

Marfat.com

انسانی جوڑے اور قدرت

قدرت نے ہر نر کے لیے مادہ اور ہر مادہ کے لیے نر پیدا فرما کر بہت سے جوڑے عالَم میں بنائے اور ہر ایک کے بدن کی مشین پر مختلف پُرزوں اور آلوں کو اس انداز سے سجایا کہ وہ ہر ایک کی فطرت کے مطابق اس کی ضرورت کو پورا کرنے والے ہیں، مرد عورت کے لیے عورت مرد کے لیے عنفوانِ شباب یا انسانی زندگی کی بہار کے وقت ایسا ہی بے قرار ہے، جیسے پیاسا پانی کے لیے یا بھوکا کھانے کے واسطے اس لیے کہ مرد کے شباب کی قدر دَان عورت اور فقط عورت ہی بن سکتی ہے اور اسی طرح عورت کے جواہراتِ جوانی کی قدر دَانی مرد اور فقط مرد ہی کر سکتا ہے، ایک دوسرے کے دِل کا چین اور دوسرے کی جاں کا آرام۔

گانے والا بہروں کے سامنے گائے گا کیا نتیجہ؟ عمدہ سینما کا تماشا اندھوں کو دکھایا جائے تو کیا فائدہ؟ اسی طرح زندگی کے اَمرت اور اس انسانی بیج کو کلر (بنجر) زمین پر ڈالا جائے گا تو سخت حماقت اور بدترین جہالت، اس مادے کی یہ خصوصیت کہ مرد عورت کے ملاپ اور ایک دوسرے کے جذبات کے برانگیختہ ہونے پر رنگ بدلنا شروع کرتا ہے اور نیچے غدودوں میں پہنچ کر سپید یا زرد رنگ اختیار کرتا ہے۔

اب اگر صحیح موسم اور ٹھیک وقت پر ظاہری جسم کو ملن کے ساتھ مرد اور عورت کی یہ دولت مشترکہ سرمایہ کی صورت اختیار کرلے تو ایک پیاری موہنی

Marfat.com

صورت نو (۹) ماہ بعد جوانی کے پھل کی شکل میں جلوہ دکھائے یہ قدرت فطرت نے عورت کو عطا فرمائی ہے کہ وہ مرد کی امانت کو حفاظت کے ساتھ رکھتی اور اپنے ہی خونِ جگر سے اس کو ترقی دیتی اور آخر بڑھا چڑھا کر ایک تیسرے انسان کے پیکر میں ڈھال کر سامنے لاتی ہے، اس لیے مرد کی اس دولت کے خرچ کرنے کی جگہ عورت اور فقط عورت کے پاس اور عورت کی اُبھرتی اُمنگوں اور ولولوں کی قدردانی کرتے ہوئے جامِ محبت و بادۂ گلفام اُلفت کے ساتھ اس کو سیراب کرنا مرد ہی کا کام ہے۔

مرد اور عورت کے درمیان قانونی رشتے کی ضرورت

آپ نے ابھی مطالعہ فرمایا کہ اس انسانی بیج کی حفاظت اور تربیت کی ذمہ داری کا زبردست بوجھ عورت ہی کے کاندھوں پر ہے، یہ مادہ عورت کے پاس پہنچ کر بڑھنا اور پلنا شروع ہوگا نو (۹) مہینہ کی مدت اس کی تکمیل کے لیے درکار ہے، اس زمانہ میں عورت فطرتاً اس اَمر کی محتاج ہوگی کہ کوئی شخص اس کی کفالت کرے وہ اپنی ضروریاتِ زندگی کی طرف سے گونہ مطمئن رہے، زیادہ وزنی اور بوجھل کام میں مصروف ہو کر اپنی قوت کو نہ گھٹائے تاکہ وہ مادہ اچھی طرح ترقی کے درجے طے کرتا جائے۔

Marfat.com

اس تکمیل کے بعد وہ بچہ پیدا ہو کر بھی دوسرے جانوروں کے بچوں کی طرح فوراً اپنی ضروریات پوری کرنے کے قابل نہیں بلکہ ایک مدت تک اس اَمر کا محتاج کہ خود اس کی خبر گیری، کھلانے، پلانے، سلانے، اُٹھانے، بٹھانے کے لیے ذمہ دار ہستیاں موجود رہیں، اس قسم کی زبردست ذمہ داری کا بوجھ اُٹھانا اگرچہ بظاہر آسان نظر آتا ہے لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو اس قسم کی خبر گیری کسی دنیوی لالچ اور مالی نفع کے خیال سے اگر کی بھی جائے تو خاطر خواہ نہ ہو گی۔

اس لیے ضرورت ہے بچہ کو خلق اور محبت کی، جس دل میں بچہ کی محبت کا درد اس انداز سے سمایا ہوا ہو کہ اس کی ذرا سی تکلیف بھی اسے بے چین کردے، اس کے آرام بغیر اسے آرام نہ آئے، ایسی محبت فطرتاً صرف اسی ذات کو ہو سکتی ہے جس نے نو مہینہ تک اس حفاظت کی خدمت انجام دی یعنی اس نونہال کی ماں کہلانے والی خاتون چوبیس گھنٹے تک مسلسل ایک معصوم بے زبان کو دودھ پلانے، غذا پہنچانے اور ہر قسم کی خبر گیری کے فرائض بجالانے کی خدمت انجام دینے والی خاتون جب اپنا سارے کا سارا وقت اسی کام میں صرف کرے جس کی شدید ضرورت، تو خود اپنی ضروریاتِ زندگی اور مصارفِ خانگی کے انتظام کے لیے کہاں سے وقت نکال سکے گی!

لہٰذا ضرورت ہے کہ اِس کے خرچ کی ذمہ داری کسی دوسری ذات کے سپرد کی جائے کہ عورت بے فکر ہو کر صرف بچہ کی خدمت بجالائے، ایک بے

تعلق آدمی ایسی ذمہ داری کیونکر لے سکتا ہے؟ اِس ذمہ داری کا بوجھ یقیناً اسی شخص کے سر پر ہونا چاہیے جس کی امانت یہ عورت سنبھال رہی ہے، پس اس سے پہلے کہ یہ امانت عورت کی تحویل میں آئے، ضرورت ہے کہ کسی ایسے مرد کے ساتھ اس کا تعلق قائم ہو جائے جو امانت دینے کے بعد اس کی خدمت کی ذمہ داری اسی طرح نباہ سکے، اسی تعلق کا نام "تعلقِ اَزواج" ہے اور اس قانونی رشتہ کی تکمیل کو "نکاح" کہتے ہیں۔

نکاح کی صورت اور حقوقِ مرد و عورت

رشتہ نکاح ایک باقاعدہ ایسا قانونی تعلق ہے کہ مرد عورت کے کھلانے، پلانے، پہنانے وغیرہ اور آئندہ پیدا ہونے والی اولاد کے مصارف کا پورے طور پر ذمہ دار ہو، عورت اِس مرد کی اطاعت و فرمانبرداری کے ساتھ شریک زندگی بن کر اس کی امانت کی حفاظت اور ہر طرح خدمت کرنے کی مکلف، قطع نظر اُن فائدوں کے جو ایک مرد کو عورت کی محبت اور عورت کو مرد کی رفاقت کے سبب جذباتِ اُلفت سے لطف اَندوز ہونے اور خانگی زندگی میں آرام کی گھڑیاں گزارنے سے حاصل ہوتے ہیں۔

سب سے بڑی بات جو یہ رشتہ باندھنے میں ہے وہ انسانی نسل کی بقاو حفاظت کا مسئلہ ہے، اس قسم کا قانونی رشتہ نہ ہونے کی صورت میں مرد و عورت کے

Marfat.com

غلط ملط اور ناجائز تعلقات سے جو برے نتیجے آئے دن پیدا ہوتے رہتے ہیں وہ کبھی حمل گرانے اور کبھی پورے پورے زندہ سلامت بچوں کو نالیوں میں ڈالے جانے، کبھی جیتے جاگتے بچوں کو زندہ در گور کرنے یا گلا گھونٹ دینے کی شکل میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں اور انسانی ہمدردی کا ادنیٰ حصہ بھی قلب میں رکھنے والا معمولی تامل اور غور و فکر سے معلوم کر سکتا ہے کہ اس سے زیادہ ظالمانہ کام اور کیا ہوگا کہ ننھی ننھی معصوم بے زبان جانوں کو اس طرح ہلاک و تباہ کیا جائے، دنیا کی ہر قوم نے خواہ وہ مہذب کہی جائے یا غیر مہذب، انسانی نسل کی بقاء و تحفظ کے لیے اس رشتہ کو ہر زمانہ میں ضروری سمجھا اور اُس نے اپنے خیال کے مطابق اس رسم کے ادا کرنے کے لیے کوئی نہ کوئی طریقہ مقرر کیا۔

ہندوستان میں ہندو پنڈت صاحب کو بلا کر کنگنا باندھ کر عورت مرد کے دامن میں گرہ (گانٹھ) دے کر اس تعلق کو مضبوط کریں، یا برہما کے بدھ مت پر چلنے والے عورت کے مرد کے ساتھ بھاگ جانے کو ہی اس تعلق کی مضبوطی کا طریقہ جانیں یا یورپین عیسائی اقوام گرجا میں جا کر اس رسم کو ادا کریں، بہر صورت نتیجہ ایک ہی ہے کہ عورت مرد کی زوجیت میں داخل ہو کر اس کی امانت خاص کی امین بن جاتی ہے۔

Marfat.com

وہ مہذب دین جو انسانی زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق مکمل قانون پیش کرتا ہے، اس باب میں بھی ایسا جامع قانون سامنے لاتا ہے کہ جس میں ایک ایک جزئیہ موجود ہے قرآن عظیم کو دیکھئے سب سے پہلے بتایا جاتا ہے:

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ. ترجمہ: تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں۔ [النساء ۴: (۳)]

پھر تاکید کی جاتی ہے حدیث شریف میں آتا ہے کہ سرکارِ دوعالم ﷺ فرماتے ہیں:

«اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ»[6]۔

ترجمہ: "نکاح میری سنت ہے جس کسی نے میری سنت سے منہ پھیرا وہ میری اُمت سے نہیں"۔ پھر مزید ترغیب کے لیے ارشاد فرمایا:

«تَنَاكَحُوْا وَتَنَاسَلُوْا فَاِنِّيْ اُبَاهِيْ بِكُمُ الْاُمَمَ»[7]۔

ترجمہ: "نکاح کرو، نسل بڑھاؤ، کیونکہ میں تمہاری کثرت کے سبب اور اُمتوں پر فخر کروں گا"۔

---

6 سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب ماجاء فی فضل النکاح، ص ۳۲۱، رقم ۱۸۴۶۔

7 جمع الجوامع للسیوطی، ج ۴، ص ۴۵۴، رقم: ۱۲۹۷۷۔ کنز العمال، ج ۱۶، ص ۲۷۶، رقم: ۴۴۴۴۲۔

Marfat.com

پھر ایک مقام پر تو یہاں تک فرمادیتے ہیں:

«اَلنِّکَاحُ نِصْفُ الْإِیْمَانِ»[1]۔

ترجمہ: "نکاح آدھا ایمان ہے"۔

اسی مضمون کو ایک جگہ یوں ادا فرماتے ہیں:

عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ: «اِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ نِصْفَ الدِّیْنَ فَلْیَتَّقِ اللہَ فِي النِّصْفِ البَاقِيْ»[2]۔

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ جب نکاح کرلیتا ہے تو اُس کا آدھا دین مکمل ہو جاتا ہے، اب باقی آدھے کے لیے اللہ سے ڈرے"۔

نکاح کو آدھا ایمان اور نصف دین بتا کر یہ بتایا جارہا ہے کہ جب تک انسان اس قانونی بندش میں اپنے آپ کو مقید نہ کرے گا، قوتِ شہوانیہ کے

---

[1] المعجم الاوسط للطبرانی میں الفاظِ کریمہ یوں ہیں: "مَنْ تَزَوَّجَ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ نِصْفَ الإِیْمَانِ، فَلْیَتَّقِ اللہَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِيْ"۔

[2] شعب الایمان للبیہقی، ج۷، ص۳۴۱، رقم:۵۱۰۰، مشکوۃ المصابیح، کتاب النکاح، الفصل الثالث، ص۹۳۰، رقم: ۳۰۹۶۔

Marfat.com

جوش یا جنونِ جوانی اور اس آزادی کے زمانے میں دیوانہ بن کر خدا جانے کیا کچھ کر بیٹھے، اس دولت بے بہا کو کس طرح برباد کر ڈالے، جب بیوی پاس ہو گی تو اس قسم کے خیال آتے ہی اس کو روک تھام کا سامان مہیا کر دے گی، اسی لیے فرمایا گیا اور کتنا پاکیزہ نقطہ بتایا گیا:

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَيُّمَا رَجُلٍ رَأَى امْرَأَةً تُعْجِبُهُ فَلْيَقُمْ إِلَى أَهْلِهِ فَإِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِيْ مَعَهَا))[10]۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب کسی آدمی کو عورت بھائے (یعنی کسی اجنبی عورت کو دیکھ کر خاص خیال اُس کے دل میں آئے) تو اسے چاہیے کہ فوراً اپنی بیوی کے پاس جائے کیونکہ اس کے پاس وہی (سامانِ تسکین) موجود ہے جو اُس اجنبی عورت کے پاس ہے"۔

اسی کا عکس عورتوں کے لیے سمجھ لیا جائے کہ ان کے دل میں جب کبھی کوئی خیال پیدا ہو فوراً اپنے مرد کے پاس جائیں کہ اس کی تشفی قلب کا سامان اس کے پاس موجود ہے اگر اس خزانہ کو جو مرد و عورت کے پاس ہے مرد نے اجنبی

---

10 سنن الدارمی، کتاب النکاح، ص ۱۴۲۱، رقم: ۲۲۶۱، وشعب الایمان، ج۷، ص ۳۰۸، رقم: ۵۰۵۳۔

Marfat.com

اور غیر عورت کی زمین میں ڈالا یا عورت نے اجنبی اور غیر مرد کے چشمہ سے سیرابی حاصل کی تو اِدھر وہ دانہ دوسرے کی مِلک میں پہنچ کر تمہارے ہاتھوں سے گیا دوسرے اسے سنبھالے یا نہ سنبھالے تم سے گیا گزرا ہوا، اُدھر عورت نے یہی غلطی کی تو آئندہ سخت پریشانیوں کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار رہے یا اس زبردست دولت کر برباد کرڈالے اور قتل کا گناہ اپنے سر لے ، بہر صورت دونوں شکلوں میں نقصان ہی نقصان نظر برآں دنیاو آخرت دونوں حیثیت سے، تو بھلائی وخیریت اسی میں ہے کہ بیج اپنی مملوکہ زمین میں بویا جائے اور زمین کی آبیاری اپنے ذاتی کنوئیں سے کی جائے۔

آج تمہاری پنچایتوں اور جماعتوں نے ممکن ہے کہ اس مبارک رسم کو پورا کرنے کے لیے سخت پابندیاں لگادی ہوں یا تمہاری برادری کے رسم ورواج نے تمہیں مشکلوں میں پھنسادیا ہو، مثلاً سیلون کے سیلونی غیر مسلم ومسلم دونوں کی نوجوان لڑکیاں صبر کیے ہوئے اپنے اُن ظالم بزرگوں کو بددعا دیتی ہوں جنہوں نے یہ قید لگارکھی ہے کہ جب تک لڑکی اپنے ساتھ ہزاروں لاکھوں کا جہیز نہ لے جائے کوئی مرد اسے منہ نہ لگائے یا ہندوستان کے بعض گھرانوں میں یہ پابندی ہو کہ جب تک مہر کی خطیر رقم جہیز کا بیش قیمت سامان برادری کے کھانے اور فضول ڈھول باجے کے خرچ کے لیے روپیہ نہ ہو جائے، اس وقت تک نکاح کی رسم پوری نہ ہونے پائے۔

Marfat.com

اسلام کا مبارک (دین و) مذہب اس زبردست بات کی رعایت رکھتے ہوئے کہ بغیر قانونی رشتہ ہوئے مرد و عورت دونوں کے لیے ہلاکت، نہایت آسان قانون بتاتا اور مرد عورت دونوں کو کامل آزادی دیتے ہوئے یہ بتاتا ہے:

"اَلنِّکَاحُ عَقْدٌ مَوْضُوْعٌ لِمِلْکِ الْمُتْعَۃِ، أَيْ: لِحَلِّ اِسْتِمْتَاعِ الرَّجُلِ مِنَ الْمَرْأَۃِ وَالنِّکَاحُ یَنْعَقِدُ بِالْإِیْجَابِ وَالْقُبُوْلِ، وَشَرْطُ سِمَاعِ کُلِّ وَاحِدٍ مِنْھُمَا لَفْظَ الْآخَرِ وَبِحُضُوْرِ شَاھِدَیْنِ حُرَّیْنِ عَاقِلَیْنِ بَالِغَیْنِ مُسْلِمَیْنِ رَجُلَیْنِ اَوْ رَجُلٍ وَامْرَأَتَیْنِ سَامِعَیْنِ مَعَھُمَا لَفْظَھُمَا[1]۔

ترجمہ: "نکاح تو ایک قانونی معاہدہ ہے جو بہت آسانی کے ساتھ منعقد ہو جاتا ہے ایک طرف سے ایجاب ہو، دوسری طرف سے قبول، دونوں ایک دوسرے کے الفاظ سن لیں (خواہ بلا واسطہ یا بالواسطہ) اور جس طرح ہر دینوی معاملہ کے لیے گواہوں کی ضرورت، اسی طرح اس معاہدہ کی تکمیل کے لیے صرف اس قدر درکار کہ دو مرد یا ایک مرد دو عورتیں اس پر گواہ ہو جائیں مگر وہ گواہ آزاد ہوں، عاقل و بالغ ہوں، مسلمان ہوں اور دونوں فریق کے ایجاب و قبول کے دو بول سُن لیں"۔

---

1 ملخصاً از ہدایہ، کتاب النکاح، ص ۳۲۶۔ و فتاوٰی تاتارخانیہ، ج ۲، ص ۳۱۴۔

Marfat.com

مرد عورت نکاح کے لیے راضی تو حاجت رجسٹریشن نہ ضرورتِ قاضی ، عورت مرد سے بواسطہ وکیل کہے: "میں نے اپنے نفس کو تمہاری زوجیت میں دیا"، مرد کہے: "میں نے قبول کیا"، دو گواہ ان کلمات کو سُن لیں، یہ لیجئے نکاح ہو گیا، اب خوب ایک دوسرے سے لطفِ صحبت اُٹھائیں، نہ کوئی قانون اسے ناجائز بتائے، نہ دنیائے تمدن میں اس سے کوئی فرق آئے، ان ہی دو بول کے سبب مرد نے تمام ذمہ داریوں کو قبول کیا اور عورت اب اس مرد کے ساتھ ایسا تعلق پیدا کر چکی کہ دوسرے کسی مرد کو اس سے اس قسم کا فائدہ حاصل کرنے کا کوئی حق نہیں رہا۔

جس کے لیے اس نے اپنے آپ کو اس مرد کے سامنے پیش کر دیا، اس مرد کے ذمہ ہے کہ اس کو پکا پکایا کھانا کھلائے، سِلا سِلایا کپڑا پہنائے، بچہ پیدا ہو تو اس کے مصارف کا بار اٹھائے ، عورت کا کام ہے کہ مرد کی اطاعت وفرمانبرداری کرے اور اپنی محبت بھری دل لُبھانے والی باتوں سے مرد کو ایسا رَ جھائے کہ وہ دوسری طرف مائل نہ ہونے پائے ، اسی پر عالَم کے تمدن کا دارومدار، ایسا نہ ہو تو اولاد کا پلنا بڑھنا اور دنیا کا ترقی کرنا دشوار۔

تقسیم کا، اقتصادیات کا، تمدن ومعاشیات کا پہلا اصول اگر اس اصول کو نظر انداز کر دیا جائے تو تمام عالم کا نظام درہم برہم ہو جائے، تعجب کا مقام ہے کہ پیشہ وحرفہ تجارت وزراعت غرض دنیوی زندگی کے ہر شعبے میں تو تقسیم کار کی

Marfat.com

رعایت لیکن وہ زندگی جس کے ساتھ انسان کو دن رات چوبیس ۲۴ گھنٹے گہرا تعلق، اسے اس اصول سے الگ کر دیا جائے، مرد عورت کی مساوات و برابری کے صحیح الفاظ کو یہ غلط جامہ پہنایا جائے کہ ایک دوسرے کے فرائض واختیارات میں فرق نہ رکھا جائے، سخت بے سمجھی اور غلطی کہی جائے گی، بیشک مرد عورت میں مساوات ہے، اسی طرح کہ نہ مرد عورت پر زیادتی کرنے پائے، نہ عورت مرد کے حقوق میں خلل لائے، نہ اس طرح کہ مرد عورت بنے اور عورت مرد بن جائے۔

عورتیں بقا و تحفظ نسل انسانی کی اس اہم خدمت کو چھوڑ کر پارلیمنٹ ومیونسپل بورڈ، لوکل گورنمنٹ کے اسٹیج پر آئیں اور نہ مرد زنانہ لباس زیب تن فرما کر گھر میں بیٹھ کر بچوں کی پرورش اور اُمور خانہ داری کی نگہداشت فرمائیں۔

اگر جنگ کے وقت میں کسی طرح جائز رکھا جائے کہ دفتر کے کلرک، مدارس کے مدرس، کالج کے پروفیسر، مالیات کے افسر تو میدانِ جنگ میں توپ و تفنگ چلانے کی خدمت پر بھیج دیئے جائیں اور دن رات مشاق نبرد آزما فوجی، سپاہی قلم دوات سنبھال کر دفاتر و مدارس میں بٹھا دیئے جائیں تو یہ بھی جائز ہو سکتا ہے کہ مرد و عورت کے فرائض بدل جائیں، ورنہ ممکن ہے کہ عورتیں بال کاٹ کر مردوں کی سی صورت بنائیں، مرد داڑھی مونچھوں کو صاف کر کے مانگ پٹی میں مصروف ہو کر عورتوں کی شباہت پیدا کر دیں، عورتیں اعلیٰ

Marfat.com

قابلیت تقریر و تحریر پیدا کر کے میدان عمل میں آئیں اور مرد خانہ داری کی خدمت بجالائیں لیکن کیونکر ممکن ہے کہ مرد و عورت اپنے اعضاء و جوارح کی شکلوں اور صورتوں کو بدل دیں جن کے سبب ان دونوں میں قدرت نے امتیاز پیدا کیا اور اعضاء کے تناسب سے ہر ایک کو ہمت اور حوصلہ دیا، عورتوں کو اپنے ان فرائض کی طرف سے بے توجہی مردوں کی اس اخلاقی خرابی کی بڑی حد تک ذمہ دار ہے جس کے سبب دنیا میں بالعموم اور یورپ میں علی الخصوص تخم انسانی کی بربادی ہوتی جاتی ہے۔

صحبت کا فطری اور شرعی طریقہ

عورت اور مرد کے اعضاء کی ساخت ہی ہر ایک کے فرائض کی صورت سامنے لاتی ہے، چنانچہ قرآن کریم نے اپنے حکیمانہ انداز میں جہاں اس مقدمہ کے دوسرے شعبوں پر مکمل ہدایت نامہ پیش کیا وہاں عورت مرد کے ملنے کا طریق بتلادیا:

نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ وَ قَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ [البقرہ ۲: (۲۲۳)]	ترجمہ: "تمہاری عورتیں تمہارے لیے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو اور اپنے بھلے کا کام پہلے کرو"۔

Marfat.com

(یعنی وہ طریقہ استعمال کرو جس میں آئندہ نسل بڑھے) غیر فطری طریقہ اختیار نہ کرو ورنہ تخمِ حیات برباد ہو جائے گا، بیج تربیت کے لیے ہی مقام نہ پائے گا اور کوئی حظّ و لطف بھی نہ آئے گا۔

عیاش عیش پرستی کے لیے نئے نئے طرز ایجاد کریں، نت نئی ادائیں اس میل ملاپ کے لیے نکالیں مگر عورت کی صحت، مرد کی عافیت اور تخمِ حیات کی خیریت و سلامتی کی صورت یہی اور فقط یہی ہے، حدیث میں صاف صاف بتا دیا گیا ہے:

عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ‏"إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحِي مِنَ الْحَقِّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ"[12]۔

ترجمہ: ”حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا، عورتوں سے اُن کے پیچھے کی جگہ میں جماع نہ کرو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین بار فرمائی“۔

---

12 مسند احمد، ج۳۶، ص ۱۸۳، رقم:۲۱۸۵۸، مشکوۃ، کتاب النکاح، باب المباشرۃ، ص ۹۵۳، رقم: ۳۱۹۲۔

Marfat.com

پھر تاکید و تہدید فرمائی کہ

عَنْ أَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ:
«مَلْعُوْنٌ مَنْ أَتَی اِمْرَأَتَہُ فِيْ دُبُرِھَا»[13]۔

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جو اپنی عورت کے پیچھے کے مقام سے ملتا (جماع کرتا) ہے، ملعون (لعنت کیا گیا) ہے"۔

اس لیے کہ اس طرح تخم حیات برباد ہو جائے گا اور جانبین کی صحت میں بھی خلل آئے گا جس طرح معمولی میل ملاپ میں سادگی کے ساتھ اپنے جذبات کا اظہار جو ذوق و کیفیت پیدا کرتا ہے، بناوٹی اور مصنوعی کیفیات میں وہ مزا نہیں آتا، اسی طرح اس ملنے کی بھی سادگی کے طریق کو ملحوظ رکھنے میں خاص حظّ و سرور مگر یہ سادگی جانوروں کے سی بے تمیزی نہ ہو، اِسی لیے سرکارِ دو عالم ﷺ کے ایک ارشاد میں اس طرف بھی اشارہ کہ "اچھی طرح کھیلو کودو، ایک دوسرے کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کا ذوق پاؤ، جب جذبات انتہائی برانگیختہ حد کو پہنچیں تب لطف صحبت اُٹھاؤ"[14]۔

---

13 سنن ابی داود، کتاب النکاح، باب فی جامع النکاح، ص ۳۷۵، رقم: ۲۱۶۲، مشکوۃ المصابیح، کتاب النکاح، باب المباشرۃ، ص ۹۵۳، رقم: ۳۱۹۳، مسند امام احمد، ج ۱۶، ص ۴۵۷، رقم: ۹۷۳۳۔

14 المغنی لابن قدامہ حنبلی، کتاب عشرۃ النساج، الخلع، فصل آداب الجماع، ج ۱۰، ص ۲۳۲۔

Marfat.com

کاشت کے لیے ایک زمانہ مقرر، تخم ریزی کے لیے ایک وقت معلوم اگر بے وقت بیج زمین میں ڈالا جائے، اِدھر محنت برباد جائے، اس گھر کی پونجی بھی اکارت جائے۔ اس لیے فرمایا گیا:

فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ۔ [البقرہ ۲: ۲۲۲]

ترجمہ: "تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں میں اور ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک پاک نہ ہویں پھر جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا"۔

عورتوں کے پاک ہونے کے بعد ملنے کا خاص وقت ہے، اس وقت مقاربت وصحبت نتیجہ خیز ہوگی، اَطباء کی تحقیق بھی اس باب میں یہی ہے بعض نے تین دن بتائے، بعض نے کچھ اور بڑھائے الغرض پاکی کا زمانہ تخم ریزی کا وقت ہے اور ناپاکی کے دنوں میں علیحدگی ضروری مگر یہاں یہ ایک بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ گندگی ایسی گندگی اور ناپاکی ایسی ناپاکی نہیں جس میں چھوت چھات شروع کر دی جائے اور ایک صاف ستھری عورت کو ایسا ناپاک سمجھ لیا جائے کہ کوئی اس کے ہاتھ کی چیز بھی نہ کھائے، اس کو اپنے ساتھ کھانا بھی نہ کھلائے، نہیں نہیں! وہ اس آزار میں مبتلا ہے تو نماز نہ پڑھے، قرآن کو ہاتھ نہ لگائے اور مرد اس زمانہ میں قربت نہ کرے، لطف صحبت نہ اُٹھائے، باقی ساتھ کھلائے پلائے بلکہ پاس لیٹے، ایک چادر میں لٹائے تو مضائقہ نہیں، صرف

Marfat.com

اس بات کا خیال رہے کہ بے قابو نہ ہو جائے اور جس بات (جماع) سے منع کیا گیا ہے اس میں نہ پھنس جائے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ رضي الله عنه قَالَ: إِنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: مَا يَحِلُّ لِيْ مِنْ امْرَأَتِيْ وَهِيَ حَائِضٌ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: «تَشُدُّ عَلَيْهَا إِزَارَهَا ثُمَّ شَأْنُكَ بِأَعْلَاهَا»[15]۔

ترجمہ: "حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ کسی شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: یارسول اللہ! اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں مجھے کس طرح ملنا جائز ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے اِزار کو مضبوطی سے بندھا رہنے دو اور بالائی حصہ سے لُطف اُٹھاؤ"۔

یہی حکم اس وقت جب زچگی کی کلفت (تکلیف) اور نفاس (بچے کی پیدائش کے بعد آنے والے خون) کے سبب عورت میں قربت کی طاقت واہلیت نہ ہو، حیض ونفاس کی حالت میں قربت میں نہ صرف یہ کہ تخم انسانی بے کار جائے گا اس لیے کہ یہ وقت تخم ریزی کا نہیں بلکہ جانبین کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ، جو خون ان اوقات میں نکل رہا ہے اپنے اندر ایک خاص زہریلا مادہ رکھتا ہے اسی

---

15 سنن الدارمی، کتاب الطہارۃ، باب مباشرۃ الحائض، ص ۲۹۳، رقم ۱۰۷۲، مشکوۃ المصابیح، کتاب الطہارۃ، باب الحیض، ص ۱۷۴، رقم ۵۵۵۔

Marfat.com

لیے قدرت اُس کو باہر نکال رہی ہے۔

اگر اس زمانہ میں قربت کی جائے گی وہ زہریلا مادہ مرد میں اپنا اثر کرتے ہوئے اس کو گرمی اور خون کی خرابی کے دردناک ناپاک امراض میں گرفتار کردے گا، اُدھر عورت کو اس زمانہ میں کھال کے نازک ہو جانے کے سبب قربت میں تکلیف بھی ہو گی اور اس وقت کی حرکتوں کے سبب اگر زہریلا خون کچھ رک گیا تو اس کے کیڑے بدن میں پھیل کر سخت ترین اَمراض پیدا کردیں گے، یہی وجہ ہے کہ جسمانی طب اور اخلاقی وروحانی طب دونوں اُصولوں میں اس کی ممانعت کردی گئی۔

"زِنا" غیر قانونی صورت

جب قانونی رشتہ کے ہوتے ہوئے بھی حالت حیض ونفاس میں مقاربت شرعی وطبی دونوں اصولوں سے ناجائز قرار پائی اس لیے کہ اِس میں تخم انسانی کی بربادی ہے تو ذرا غور کرو کہ جہاں قانونی رشتہ ہی نہ ہو یا دوسرے کسی شخص کے ساتھ قانونی رشتہ میں بندھی ہوئی ہے یا ابھی آزاد ہے، کسی سے نکاح نہیں ہوا اور اس تخم انسانی کی حفاظت کی ذمہ داری نہیں لے سکتی تو اس انمول اَمرت کا ایسی زمین پر ڈالنا اور برباد کرنا کس قدر شدید ظلم ہے ؟ اگر عورت کسی مرد کے ساتھ قانونی رشتہ میں بندھی ہوئی ہے تو ایسی حالت میں کسی اجنبی نے اس کے ساتھ

قربت کی، دوسرے کی زمین میں اپنا بیج ڈالا، اس کے ہاتھوں سے تو گیا، برباد ہوا اگر اس عورت کا جائز قانونی شوہر اس پر اطلاع پاوے تو انسانی شرافت، حیاء اور غیرت (کا) غاصب بنا، دوسرے کی مِلک میں خلل انداز ہوا، دوسری وہ عورت نہ اِدھر کی ہوئی (نہ اُدھر کی) اس خزانہ کی بربادی بہر صورت ہو ہی گئی۔

اور اگر بالفرض وہ جائز شوہر ایسا بے حیاء وَدیوث (اپنے اہل وعیال کے بارے میں بے شرم اور اہل خانہ کے اجنبیوں سے اختلاط کو ناپسند نہیں کرنا والا) ہے کہ اس کو ناگوار نہ جانے یا نیوگ کے مسئلہ کو صحیح مانے جس کو کوئی شریف الطبع انسانیت کا جوہر رکھنے والا کبھی جائز نہیں رکھ سکتا یا بالفرض اسے اس خباثت کی خبر ہی نہ ہو اور عورت کی عیاری وچالاکی اس راز چھپائے تو کیا اس اجنبی کی غیرت اس کو گوارا کرتی ہے کہ کوئی دوسرا شخص اس کی جائز بیوی کے ساتھ ایسا برا کام کرے، یقیناً گوارا نہیں کر سکتا اور کوئی غیرت والا شریف آدمی ہر گز گوارانہ کرے گا جو بات تم اپنے لیے پسند نہیں کرتے دوسروں کے لیے بھی پسند نہیں کرو جیسا بوؤگے ویسا کاٹو گے۔

اگر آج تم اپنے لیے ایک عمل کو جائز سمجھ رہے ہو تو تیار ہو جاؤ کہ کل دوسرے تمہارے مقابلہ میں بھی اس کو جائز سمجھیں گے اگر کوئی زمانہ ایسا نازک وتاریک بھی آئے گا کہ جانبین سے یہ خیالات غیرت وحمیت ہی مٹ جائیں تو انسانی نسل کی تباہی وبربادی کا انتہائی وقت ہو گا۔

Marfat.com

فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ○ ترجمہ: ”تو عبرت لو اے نگاہ والو“۔
[الحشر ۵۹: (۲)]

اب رہی وہ شکل کہ عورت کسی جائز رشتہ میں منسلک نہیں اگر پاک دامن ہے، عفیفہ ہے، باعصمت ہے اور آج ہی کوئی مرد اس کی عزت وعصمت وعفت کو اپنی سیاہ کاری سے برباد کر رہا ہے یا وہ خود جوانی کے جنون میں گرفتار ہو کر اس زِشت کاری کا شکار ہو رہی ہے تو:

ہوشیار آدمی کو لازم ہے کام کا پہلے سوچ لے انجام

اگر بیج اپنے مقام پر پہنچ کر جم گیا، پودا اُگا، پھل نکلا تو کیا یہ عورت اپنی اس بے بسی کی حالت میں اس کی تربیت کی ذمہ داری لے سکتی ہے؟ اور کیا اس نمونہ کے ساتھ ہوتے ہوئے پھر کسی شریف وباحمیت مرد سے جائز تعلق پیدا کرنے کے لیے منہ رکھتی ہے؟ یقینا ایسا ہی ہوگا اور ایسا ہی ہوا کرتا ہے، نالیوں میں پڑے جیتے جاگتے بچے کراہ کراہ کر پکار رہے ہیں کہ ہم ظالم مرد وعورت کے ظلم کا شکار ہو رہے ہیں، ماں کی درد بھری آہیں سخت سے سخت کلیجہ کو بھی تڑپا دیتی ہے، آہ! وہ گوشت کا ٹکڑا جو ابھی کچا پکا گرایا گیا اگرچہ ابھی بے زبان ہے، اس کی ہائے کی آواز بھی سنائی نہیں دیتی مگر ان قاتل ظالم مرد وعورت پر لعنت کر رہا ہے جنہوں نے اس پر آفت ڈھائی۔

Marfat.com

قانون دانوں سے دو دو باتیں

قانون دعویٰ کرتا ہے، دنیا میں امن وامان قائم کرنے، ظلم کو روکنے، قتل وغارت کو مٹانے کا، لیکن کیا کوئی قانون دان ہمیں بتائے گا کہ اس بے زبان پر جنہوں نے ظلم کیا ان سے بھی کوئی موخذاہ کیا گیا؟ اگر کوئی ڈاکو کسی کو مار ڈالے تو خواہ اس مقتول کا کوئی عزیز و قریبی قصاص کا طلب گار ہو نہ ہو، پولیس تحقیقات کرے گی، قاتل کا پتہ چلائے گی اور جج اپنی خونی سرخ پوشاک پہن کر عدالت کی کرسی پر بیٹھ کر قاتل کو پھانسی کا حکم سنائے گا لیکن دن دھاڑے اِن ننھی ننھی جانوں پر ظلم کا پہاڑ توڑا جارہا ہے اور خرمنِ انسانیت پر ڈاکہ زنی کی جارہی ہے۔

کوئی ہے جو ان مظلوموں کی داد سنے؟ اور کوئی ہے جو اس ظلم کے انسداد کے لیے کمر ہمت باندھے؟ یہ مانا کہ بچہ کا گرانا اگر ثابت ہو جائے تو ایسا کرنے والی کو بعض عدالتوں سے سزا تجویز کی جاتی ہے لیکن اس سے اصل مرض کا علاج نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ فعلِ زنا کو جرم نہ قرار دیا جائے، وہ حکیم مطلق جس کو اپنی مخلوق کو آرام وآسائش اور اس کے امن وامان کا پورا دھیان اِس ظلم کے اِنسداد کے لیے قانونی دفعہ وضع فرماتا ہے اور اس ظلم کو ایک شدید جرم قرار دیتا ہے۔

زِنا کی حد اور اس کا فلسفہ

دنیا کی تمام مہذب ہی نہیں، غیر مہذب قوموں میں بھی انسان کو قتل کرنا اور اس کی جان لینا ایک اَشد و شدید جرم قرار دیا جاتا ہے اور جس وقت سے دنیا میں قانون کی بنیاد رکھی گئی قاتل کی سزا قتل ہی قرار پائی، اس قتل میں بچہ، جوان، بوڑھا، عورت، مرد سب برابر کی حیثیت رکھتے ہیں اس لیے کہ قاتل حقیقتاً سوسائٹی کے ایک فرد کی جان لے کر عالم انسانیت پر ظلم کر رہا ہے پس جب قتل میں بوڑھا بچہ سب برابر تو دو دن کا بچہ بلکہ ابھی ابھی دنیا کے پردہ پر قدم رکھنے والا بچہ بلکہ رحم مادر کے محفوظ کمرے میں آرام کرنے والا نونہال بلکہ صلب پدر کی خوشنما کیاریوں میں اُچھلنے کودنے والا وہ مادہ جو کل انسانی شکل اختیار کر کے ایک بہترین بلکہ قابل دماغ لے کر جج کی کرسی پر بیٹھنے والا ہو سکتا ہو اس کو خاک میں ملانے والا، اس کو برباد کرنے والا، اس کو زہر دے کر ہلاک کرنے والا، اس کو زمین میں دفن کرنے والا یا بربادی کے لیے جنگل اور نالیوں میں ڈالنے والا کس اُصول کے مطابق مجرم قتل نہ قرار دیا جائے؟ اور کیوں نہ وہی سزا پائے جو ایک مجرم قتل کو دی جاتی ہے؟ اگر ایک آدمی نے قتل کیا تو وہ ایک مجرم، اگر دو نے اس کو مل کر انجام دیا تو وہ دونوں مجرم و ملزم۔

Marfat.com

پس وہ عورت و مرد جو اس انمول امرت کو پانی مول بہا کر ضائع یا اپنے نفسانی ذوق کے لیے تھوڑی دیر مزا اُڑانے کی خاطر ایک انسانی جان کا اس طرح خون کر رہے ہیں، کیوں اس جرم سے بری سمجھے جائیں ؟اور کہاں کا انصاف اور کون سا عدل ہے کہ ان کو کوئی سزا بھی نہ دی جائے بلکہ یہ جرم جرم ہی قرار نہ پائے ؟

سیوا جی نے اگر قتل و غارت گری کو اختیار کیا تو وہ ظالم کہاں گیا، پنڈھاریوں نے اگر قتل و غارت گری کو پیشہ بنایا تو اس کے استیصال کی تدابیر عمل میں لائی گئیں مگر وہ بدکار عورتوں کا جتھا جو دن رات انسانیت کے خرمن پر بجلیاں گرا رہا ہے اور بازاروں میں بیٹھ کر کھلے بندوں نونہالانِ نسل انسانیت کو اپنی غارت گریوں میں شریک کرتے ہوئے قوموں اور ملکوں کی آئندہ نسل کو برباد کر رہا ہے یونہی شتر بے مہار کی طرح آزاد چھوڑ دیا جائے اور ان پر کوئی فرد جرم نہ چلنے پائے، یہ کون سا انصاف ہے ؟ قانونِ فطرت عدل پر مبنی ہے اس میں ظلم کی کوئی گنجائش نہیں۔

زِنا کے لیے اسلامی قانون

آج دنیا اپنی نفس پرستی کے لیے اندھی ہو جائے لیکن وہ خدائے قدوس جس کو اپنے بنائے ہوئے کی قدر و قیمت خود معلوم ،اس غیر قانونی

Marfat.com

صورت سے انسانی جان تلف کرنے والے، مرد و عورت دونوں افراد پر قرار دادِ جرم لگاتا اور وہی سزا ان کے لیے مقرر فرماتا ہے جس کو قاتل نفس کے لیے مقرر فرمایا ہے اور تمام عالم کے قانون دانوں نے بھی اپنے قوانین میں اس کو داخل تو کیا مگر صرف قاتل نفس کے لیے، نہ زنا کے لیے یعنی جان کے بدلے جان، قتل کے بدلے قتل، قانون مقدس کی دفعہ ملاحظہ ہو:

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ ○ [النور ۲۴: (۲)]

ترجمہ: "جو عورت بدکار ہو اور جو مرد تو ان میں سے ہر ایک کے سو سو کوڑے لگاؤ اور تمھیں ان پر ترس نہ آئے اللہ تعالیٰ کے دین میں"۔

یہ دُرّہ کی سزا بھی اس وقت ہے جب کنوارے ہوں، قانونی جائز جوڑا اب تک ملا ہی نہ ہو اگر جوڑا ہوتے ہوئے پھر بھی ایسی نازیبا حرکت کی ہے تو چمڑے کا دُرّہ نہیں، اس کی سزا پتھر ہے۔ مزید ملاحظہ ہو:

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ: «أَحَقٌّ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ»؟ قَالَ: وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي؟ قَالَ: «بَلَغَنِي أَنَّكَ وَقَعْتَ بِجَارِيَةِ آلِ فُلَانٍ»، قَالَ: نَعَمْ، فَشَهِدَ

Marfat.com

أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ[16]۔

ترجمہ: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا یہ سچ ہے جو مجھے تمہارے متعلق یہ خبر پہنچی ہے؟ عرض کیا: حضور میرے متعلق کیا معلوم ہوا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم فلاں خاندان کی چھوکری کے ساتھ ملے (یعنی جماع کیا)؟ تو انہوں نے عرض کیا، جی ہاں، پھر اِن پر چار گواہیاں لی گئیں اور بالآخر ان کو رجم (سنگسار) کیا گیا“۔

زِنا کسے کہتے ہیں؟

قانون کی کتابوں میں ”زنا“ کے معنی یہ بتائے گئے ہیں:

اَلزِّنَاءُ هُوَ فِيْ عُرْفِ الشَّرْعِ وَاللِّسَانِ وَطْئُ الرَّجُلِ الْمَرْأَةَ فِي الْقُبُلِ فِيْ غَيْرِ الْمِلْكِ وَشُبْهَةِ الْمِلْكِ[17]۔

ترجمہ: ”زِنا عرفِ شریعت میں اس مجامعت کو کہتے ہیں جو مرد کسی ایسی عورت کی قُبُل (شرم گاہ) میں کرے جو اس کی مِلک اور شبہ مِلک میں نہ ہو“۔

---

16 مشکوۃ المصابیح، کتاب الحدود، الفصل الثانی، ص ۱۰۶۰، رقم ۳۵۶۶۔

17 ہدایہ اولین، ص ۵۰۴۔

Marfat.com

زنا پر حد یا دنیوی سزا

سزا مختصر الفاظ میں یوں بتائی گئی:

اَلْمُحْصَنُ رَجْمُهُ بِالْحِجَارَةِ فِيْ فَضَاءٍ حَتّٰى يَمُوْتَ وَلِغَيْرِ الْمُحْصَنِ مِائَةُ جَلْدَةٍ[18].

ترجمہ: "نکاح شدہ (مرتکب زنا) ہو تو اس کی سزا یہ ہے کہ کھلے میدان میں پتھروں سے مار ڈالا جائے اور غیر نکاح شدہ کے سو(۱۰۰) دُرّے مارے جائیں"۔

یہی زنا ہے جو آج تہذیب کی مدعی حکومت کے نزدیک جرم ہی نہیں بلکہ اس لوٹ مار، قتل و غارت کا نام رکھا جاتا ہے "آزادی" اگر آزادی کا یہی مفہوم صحیح ہے تو چوروں کو، ڈاکوؤں کو، لٹیروں کو، کیا وجہ ہے کہ آزادی نہیں دی جاتی؟ یہ اپنے حظِ نفس کے تحت ایسا کرتے ہیں تو وہ بھی اپنے حظِ نفس ہی کے لیے سب کچھ کر رہے ہیں۔

قیدیوں کو قید خانہ میں بھی چوری کے جُرم کی خرابیاں سمجھانے کے لیے مبلغین بھیجے جاتے ہیں لیکن کبھی اس جرم کے اِنسداد (روک تھام) کے لیے

---

18 ہدایہ اوّلین، ص ۵۰۰۔

Marfat.com

بھی کوئی مبلغ بازاروں اور گلی کوچوں میں پہنچا؟ جب جرم جرم ہی نہ سمجھا جائے تو پھر ان اُمور کا کیا شکوہ، ربُّ العالمین اپنی مخلوق کی تربیت کے لیے جس رؤف ورحیم، مُبلّغِ دین قویم، رسول کریم ﷺ کو مبعوث فرماتا ہے، وہ دیکھو کس محبت کے ساتھ فرماتے ہیں:

جوانوں کے نام محبت کا پیغام

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ”یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ! مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَۃَ فَلْیَتَزَوَّجْ فَإِنَّہُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَعَلَیْہِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّہُ لَہُ وِجَاءٌ“[12]۔

ترجمہ: ”حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: اے جوانوں (مردو عورت) کے گروہ! تم میں سے جس کسی میں جماع کی قوت ہو تو اسے چاہیے کہ نکاح کرے، یہ نظر کو محفوظ رکھے گا (یعنی خیالات خراب نہ ہونے پائیں گے) اور شرمگاہ کی بھی حفاظت کرے گا اور جس میں

---

12 صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب من لم یستطع الباءۃ فلیصم، ص۱۲۹۳، رقم: ۵۰۶۶۔ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب استحباب النکاح، ص۶۳۰، رقم:۱۴۰۰۔ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب النکاح، ج۶، ص۶، رقم: ۱۶۱۳۹۔ مسند امام احمد، ج۲، ص۷۲، رقم: ۳۵۹۲۔ سنن ابی داوٗد، کتاب النکاح، باب التحریض علی النکاح، ص۳۵۵، رقم: ۲۰۴۶۔

Marfat.com

نکاح کی طاقت نہ ہو(یعنی عورت کے حقوق ادا نہ کر سکے یا عورت کو اس کی مرضی کا شوہر نہ ملے وغیرہ) پس اسے چاہیے کہ روزے رکھا کرے کہ یہ نفسانی خواہش کو روکنے والا ہے (یعنی: روزہ رکھنے سے نفس پر قابو اور خواہش نفسانی کو روکنے کی عادت ہو جائے گی)"۔

پھر تحریص کے لیے ارشاد ہوتا ہے:

عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا شَبَابَ قُرَيْشٍ! لاَ تَزْنُوْا أَلاَ مَنْ حَفِظَ فَرْجَهُ فَلَهُ الْجَنَّةُ»[20]۔

ترجمہ: "عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے قریش کے نوجوان (مرد و عورت) دیکھو زِنا نہ کرنا، خبر دار ہو جاؤ جس نے اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی اسے جنت ملے گی"۔

زِنا سے بچے تو عبادت کا مزا پائے

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْظُرُ إِلى مَحَاسِنِ امْرَأَةٍ أَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَغُضُّ بَصَرَهُ إِلاَّ أَحْدَثَ اللهُ لَهُ عِبَادَةً يَجِدُ حَلَاوَتَهَا»[21].

---

20 مستدرک للحاکم، کتاب الحدود، ج۴، ص۵۰۹، رقم: ۸۱۴۴۔ شعب الایمان للبیہقی، ج۷، ص۲۷۱، رقم: ۴۹۸۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ج۱۲، ص۱۶۵، رقم: ۱۲۷۷۶۔

21 مسند امام احمد، ج۳۶، ص۶۱۰، رقم: ۲۲۲۷۸۔ مشکوۃ المصابیح، کتاب النکاح، باب النظر الی =

Marfat.com

ترجمہ: "حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کی نظر جب (اتفاقی طور پر) ایک بار گی کسی عورت کے حُسن و جمال پر پڑ جاتی ہے اور پھر (خدا کے خوف سے) وہ اپنی آنکھیں اِس کے حسن سے بچالیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایسی عبادت کی کیفیت ظاہر فرماتا ہے جس کا وہ مزہ پاتا ہے"۔

اس تحریص و ترغیب کے بعد تہدید و تنبیہ و تخویف دیکھو۔۔۔

آج دنیا نے "زنا" کو بہت معمولی چیز سمجھ لیا، اس کو ایسا نظر انداز کیا جانے لگا کہ گویا یہ کوئی بری بات ہی نہیں حالانکہ حدیث صحیح میں ارشاد ہے "شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ زِنا ہے"۔

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: «مَا مِنْ ذَنْبٍ بَعْدَ الشِّرْكِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ مِنْ نُطْفَةٍ وَضَعَهَا رَجُلٌ فِيْ مَحَلٍّ لَا يَحِلُّ لَهُ»[22]۔

ترجمہ: "حضرت ابو ذَر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

=

الخطوبۃ، ص ۹۳۶، رقم: ۳۱۲۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ج ۸، ص ۲۴۷، رقم: ۷۸۴۲۔ شعب الایمان للبیہقی، ج ۷، ص ۳۰۵، رقم: ۵۰۴۸۔

[22] ذم الھوی لابن الجوزی، ص ۲۰۱، رقم: ۵۵۵، بحر الدموع لابن الجوزی، ص ۱۴۳۔

Marfat.com

ارشاد فرمایا: شرک کے بعد اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس گناہ سے بڑا کوئی گناہ ہی نہیں کہ ایک شخص اپنے مادۂ مخصوص کو کسی ایسی عورت کے محلِ مخصوص میں پہنچائے جو اس کے لیے حلال نہیں"۔ بلکہ ایک جگہ تو یہاں تک فرمادیا کہ "زِنا کرنے سے ایمان جاتا رہتا ہے"۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «اِذَا زَنَى الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيْمَانُ فَكَانَ عَلَيْهِ كَالظُّلَّةِ فَإِذَا أَقْلَعَ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيْمَانُ»[23]۔

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدمی زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے نکل جاتا ہے اور اُس کے سَر پر سائبان کی طرح کھڑا ہو جاتا ہے پھر جب یہ آدمی اس حرکت سے رک جاتا ہے تو ایمان اس کی طرف لوٹ آتا ہے"۔

قَالَ عِكْرِمَةُ رضی اللہ عنہ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: كَيْفَ يُنْزَعُ الْإِيْمَانُ مِنْهُ؟ قَالَ: هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، ثُمَّ أَخْرَجَهَا[24]۔

---

23 سنن ابی داود، کتاب السنۃ، باب الدلیل علی زیادۃ الایمان، ص ۸۴۷، رقم: ۴۶۹۰۔
سنن الترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء لایزنی الزانی وھو مومن، ص ۵۹۲، رقم: ۲۶۲۵۔
الترغیب والترہیب للمنذری، کتاب الحدود، باب الترہیب من الزنا، ص ۵۱۹، رقم: ۳۶۴۹۔

Marfat.com

ترجمہ: "حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: ایمان کیسے نکل جاتا ہے؟ تو آپ نے اپنے ہاتھ کی اُنگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں اور پھر نکال کر فرمایا: ایسے"۔

یہاں تک کہ مزید تنبیہ و تخویف کے لیے صاف ارشاد فرمایا:

عَنْ عَبْدِ اللہ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: «لا یَزْنِي الزَّانِي حِینَ یَزْنِي وَھُوَ مُؤْمِنٌ»[25]۔

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص مومن ہوتے ہوئے زنا نہیں کر سکتا"۔

خدا پر ایمان ہے کہ اس کو حاضر و ناظر جانتا ہے تو اس سے نہ شرمائے گا کہ وہ ربِّ عظیم تو دیکھ رہا ہے اس رُوسیاہی کو مول لے کر اسے کیا منہ دکھاؤں گا اس کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بتا دیا:

عَنْ عَبْدِ اللہ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: «اَلزَّانِي

=

24 صحیح بخاری، کتاب الحدود، باب اثم الزناۃ، ص۱۶۸۴، رقم: ۶۸۰۹، مشکوۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الکبائر، ص۲۳، رقم: ۵۴۔

25 صحیح بخاری، کتاب الحدود، باب اثم الزناۃ، ص۱۶۸۴، رقم: ۶۸۱۰۔ مسند امام احمد، ج۱۶، ص۱۶۱، رقم: ۱۰۲۱۶۔ مشکوۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الکبائر، ص۲۳، رقم: ۵۳۔

Marfat.com

بِحَلِيْلَةِ جَارِهِ لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِ وَيَقُوْلُ لَهُ: اُدْخُلِ النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِيْنَ"[26]۔

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالی بروز قیامت پڑوسی کی عورت کے ساتھ زنا کرنے والے شخص کی طرف ذرا بھی نظر التفات نہ فرمائے گا اور نہ ہی اسے پاک کرے گا بلکہ یوں فرمائے گا: جا، جہنم میں داخل ہونے والوں کے ساتھ تو بھی جہنم میں چلا جا"۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى الزُّنَاةِ إِنَّ الزُّنَاةَ يَأْتُوْنَ تَشْتَعِلُ وُجُوْهُهُمْ نَارًا"[27]۔

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زنا کرنے والے مرد و عورت پر خدا کا غضب بہت ہی سخت ہوتا ہے (قیامت کے دن تو ان کا عجیب حال ہوگا) زانی (مرد و عورت قیامت کے دن) اس طرح دربارِ خداوندی میں لائے جائیں گے کہ اُن کے چہرے آگ کی طرح دہکتے ہوں گے"۔

---

26 الترغیب والترہیب للمنذری، کتاب الحدود، باب الترہیب من الزنا، ص ۵۲۱، رقم: ۳۶۶۹۔

27 الترغیب والترہیب للمنذری، کتاب الحدود، باب الترہیب من الزنا، ص ۵۱۸، رقم: ۳۶۴۵۔

Marfat.com

آج پردوں میں چھپ چھپ کر کالا منہ کر لیں، کل قیامت کے دن معلوم ہو جائے گا اور سب میں رسوائی ہو گی۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعَ وَالْأَرَضِيْنَ السَّبْعَ لَيَلْعَنَّ الزَّانِيَ وَإِنَّ فُرُوْجَ الزُّنَاةِ لَيُؤْذِيْ أَهْلَ النَّارِ نَتْنُ رِيْحِهَا»[28]۔

ترجمہ: "حضرت بریدة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں زانی پر لعنت کرتی ہیں اور زانیوں کی شرم گاہوں کی بدبو اہل جہنم کو بھی اذیت میں مبتلا کر دے گی"۔

آج ذرا سے بھنگے سے ڈرتے ہو، سانپ کی صورت بلکہ نام سے بھی بھاگتے ہو سُن لو کہ

عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ قَعَدَ عَلَى فِرَاشِ مُغِيْبَةٍ قَيَّضَ اللهُ لَهُ ثُعْبَانًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ»[29]۔

ترجمہ: "حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

28 کشف الاستار للہیثمی، باب ماجاء فی الزناۃ، ج ۲، ص ۲۱۵، رقم: ۱۵۴۸۔

29 الترغیب والترہیب للمنذری، کتاب الحدود، باب الترہیب من الزنا، ص ۵۲۱، رقم: ۳۶۷۰۔

Marfat.com

ارشاد فرمایا: جو شخص کسی ایسی عورت کے بستر پر بیٹھا جس کا شوہر غائب ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس پر ایک اَژدھا مسلط کر دے گا"۔

وہ خطیبِ اُمم سید اکرم ﷺ کیسے دل لبھانے والے انداز میں وعظ فرماتے اور مسلمانوں کے گروہ کو پکارتے ہیں کہ "زنا کرنے سے افلاس آتا ہے"۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ! إِيَّاكُمْ وَالزِّنَا، فَإِنَّ فِيْهِ سِتُّ خِصَالٍ، ثَلَاثًا فِي الدُّنْيَا وَثَلَاثًا فِي الآخِرَةِ، فَأَمَّا اللَّوَاتِي فِيْ الدُّنْيَا فَإِنَّهُ يُذْهِبُ بِالْبَهَاءِ وَيُوْرِثُ الْفَقْرَ وَيُنْقِصُ الرِّزْقَ وَأَمَّا اللَّوَاتِي فِي الْآخِرَةِ: فَإِنَّهُ يُوْرِثُ سَخَطَ الرَّبِّ وَسُوْءَ الْحِسَابِ وَالْخُلُوْدَ فِي النَّارِ"[30]۔

ترجمہ: "حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے مسلمانو! زنا سے بچو، بلاشبہ اس میں چھ خصلتیں ہیں، تین دنیا میں اور تین آخرت میں۔ دنیا کی خصلتیں یہ ہیں: (۱) چہرہ سے وجاہت جاتی رہتی ہے (۲) فقر و محتاجی لاتی ہے (۳) رزق کو کم

30 شعب الایمان للبیہقی، ج۶، ص ۳۳۲، رقم: ۵۰۹۱۔ ذم الهوی لابن الجوزی، باب فی ذم الزنا، ص ۲۰۱، رقم: ۵۵۷۔ قرۃ العیون لابی اللیث السمرقندی، الباب الثالث فی عقوبۃ الزنا، ص ۳۸، رقم: ۳۹۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، تحت الترجمہ: شقیق بن سلمۃ ۲۵۳، ج۴، ص ۱۱۱۔

Marfat.com

کر دیتی ہے۔ اور آخرت کی خصلتیں یہ ہیں: (۱) اللہ کی ناراضگی (۲) حساب کی سختی (۳) دائمی جہنم کا موجب بناتی ہے"۔

مرد و عورت زنا کے گناہ میں دونوں برابر

یہ تمام احکام مرد و عورت سب کے لیے یکساں، بے شک وہ مرد جو اس دولت بے بہا کو برباد کرتا ہے اور نامہ اعمال کو گناہ کی سیاہی سے کالا بناتا ہے سزا کا مستحق، عذاب کے قابل، اِس کے چہرہ پر پھٹکار برسے، فقیری اور مصیبت میں مبتلا ہو، دنیا و آخرت دونوں میں رُوسیاہ ہو، اسی طرح وہ عورت جو اپنی عفت و عصمت جیسی بیش قیمت چیز کو چند لمحہ کی ناپائیدار لذت کے سبب خاک میں ملا کر عمر بھر کے لیے کلنک کا ٹیکہ اپنے ماتھے پر لگائے یقیناً سخت سزا کی سزاوار، عذاب خداوندی میں گرفتار، نہ دنیا میں کوئی غیرت والا عزت والا مرد ایسی بے غیرت و بے حیاء کا خریدار (یعنی ایسی عورت سے کوئی شریف مرد نکاح نہیں کرتا)، نہ آخرت میں اس کی طرف نظر کرم پروردِگار، لیکن وہ بازاری فاحشہ عورتیں جنہوں نے حیا و شرم کے نقاب کو اُٹھایا پہلے ہی بے غیرتی کے لباس کو پہنا وہ یقیناً انسانی سوسائٹی کے لیے وہ ناپاک کیڑے ہیں جو پلیگ اور ہیضہ کے کیڑوں سے زیادہ دنیا کے لیے خطرناک ہیں۔ عالم کا کوئی طبیب، زمانہ کا کوئی ڈاکٹر، اس حقیقت سے انکار نہیں کرسکتا کہ مختلف انسانوں کے ملنے کے سبب عورت اپنے جوہر

عفت و عصمت ہی کو نہیں کھوتی بلکہ اس کے ساتھ ساتھ صحت جیسی بیش قیمت دولت کو بھی خیر باد کہتی ہے، طاعون و ہیضہ کا مرض اس قدر پھیلتا ہو یا نہ پھیلتا ہو لیکن وہ ناپاک متعدی امراض جو انسانی زندگی کو ہمیشہ کے لیے تباہ و برباد کر رہے ہیں یقیناً ایسے ہی چشمہ امراض سے سیرابی کا نتیجہ ہوتے ہیں۔

محکمہ حفظانِ صحت سے دو دو باتیں

ہسپتال مختلف مواقع پر کھولے گئے تاکہ امراض کی دوائیں مفت تقسیم کی جائیں۔ مرض کے آنے سے پہلے حفظ ماتقدم کے لیے چیچک کا ٹیکہ لگانے کا انتظام بھی بہت باضابطہ کیا گیا، یہاں تک کہ حج کے فرض کو ادا کرنے کو بھی کوئی جانے نہ پائے، جب تک کہ ٹیکہ نہ لگایا جائے، ذرا آب و ہوا میں خرابی آئی کہ فوراً Disinfection کا کام جاری ہوا، کوچہ بازار میں بہنے والی نالیوں میں فنائل ڈالا گیا لیکن ان گندی نالیوں کی صفائی کی بھی کوئی تدبیر کی گئی جن کے کیڑے آتشک اور سوزاک، برص اور جذام جیسے ناپاک امراض کو دن بہ دن پھیلاتے ہی چلے جا رہے ہیں؟

چیچک اور طاعون کے اَعداد و شمار ہمیں بتائے گئے کہ کس قدر جانیں اس میں ہلاک ہوئیں اور کتنے بیمار لیکن کوئی دفتر اس کا بھی ہے جس میں ان ناپاک امراض کی فہرست ہو؟ اگر انہیں اطباء سے پوچھو، ڈاکٹروں سے دریافت کرو

وہ بتائیں گے کہ یہ مہلک امراض ان گلیوں اور کوچوں سے چل کر بڑے بڑے شرفاء کے محلوں اور قلعوں میں پہنچ چکے ہیں، بدکار اور حرام کار مردِ اِن گندی بیماریوں کو بازاری عورتوں سے دام دے کر خریدتے ہیں اُن ناپاک مردوں کے کرتوت کے سبب گھر میں بیٹھنے والیاں بھی اِن امراض کا شکار ہو رہی ہیں، وہ بے چاریاں اپنی حیا و شرم کے سبب اس راز کو چھپاتی ہیں اور بلاوجہ وبلا قصور ان معصوموں کی جانیں ہلاک ہو جاتی ہیں، کیا کوئی دردمند ہے جو اِن بے کس معصوم خاتونوں ہی کے حال پر رحم فرمائے اور ان بے زبان مظلوموں ہی کی خاطر سے ان کی ناپاکی کے اِنسداد کی تدبیر عمل میں لائے؟

زنا کا لائسنس اور ڈاکٹری معائنہ

بعض ملکوں میں دیکھا گیا ہے کہ حکومت کی طرف سے بازاری پیشہ ور عورتوں پر قید لگائی گئی ہے کہ وہ اوّل حرام کاری کے لیے حکومت سے اجازت حاصل کریں اور زنا لائسنس (اجازت نامہ) لیں اور اس کی فیس حکومت کے خزانہ میں داخل کریں پھر ہر ہفتہ یا پندرھویں دن اپنا ڈاکٹری معائنہ کرائیں اگر کسی متعدی بیماری میں مبتلا پائی جائیں تو اس بیماری سے صحت پانے تک لائسنس ضبط رہے نیز عیاش طبع حرام کاروں کے لیے یہ ہدایت ہے کہ کسی پیشہ ور عورت کے پاس جانے سے پہلے اس کا لائسنس اور صحت کی رپورٹ دیکھ لیں۔

Marfat.com

اس قانون پر اخلاقی حیثیت سے تو تبصرہ کرنا ہی بیکار جن کے نزدیک زنا جیسا ناپاک کام اخلاقی جرم ہی نہیں اِنہیں نائیکہ کی طرح کمائی میں حصہ لڑانے اور ٹیکس لینے میں کیا شرم وعار، یہ کہنے کی بھی ضرورت نہیں کہ اس قسم کے ڈاکٹری معائنہ کا نمونہ رات دن دنیا کے سامنے پیش، اگر ایک سنگدل قصاب اپنے ٹکے (روپے) سیدھے کرنے کے لیے کمزور، ناتواں بیمار جانور کو ذبح کرنے کی اجازت ڈاکٹر صاحب کی جیب گرم کر کے بہت آسانی سے حاصل کر سکتا ہے تو ان نرم ونازک دلربایانہ مورتیوں کو "اجازت" حاصل کرنے میں کیا دشواری ہو سکتی ہے؟ درآں حالانکہ ان کو یہ خوف دامن گیر ہے کہ اگر صحت کا پاس (Pass) نہ ملا تو "گاہک" دوسرا گھر دیکھ لیں گے اور دکان ہمیشہ کے لیے ٹھنڈی پڑ جائے گی۔

نوجوان مردوں سے خطاب

پیارے نوخیز نوجوانو! تمہیں اپنی اُبھرتی ہوئی جوانی کا صدقہ، سنبھلنا، بچنا، ہوشیار رہنا، دیکھو دیکھو! اُس گلی میں قدم بھی نہ رکھنا جہاں تمہاری جوانی کے چور بستے ہیں، تمہاری عمر بھر کی کمائی برباد ہو جائے گی، سخت ناپاک اَمراض کی مزید سزا ساتھ ملے گی، خدا کے دربار میں رُوسیا اور دنیا کی آنکھوں میں بے قدر، عمر بھر کے لیے صحت سے مایوس، عافیت، آرام اور چین کی زندگی خواب وخیال ہو جائے گی، عقل والے انسان کا کام ہے کہ دوسروں کے دیکھ کر عبرت حاصل کرے۔

Marfat.com

مختلف قسم کے کھانے، کھٹے، میٹھے، تیز، ترش سب ملا کر ایک جگہ رکھ دیں، سڑیں گے، بدبو پیدا ہو گی، کیڑے پیدا ہوں گے، برہما کی پنھی (ایک خاص مذہبی کھانا) تم نے چکھی ہو گی یہ وہ مچھلی ہے جو سرکہ اور کھٹائی پلیٹ میں نکال کر نہایت مکلف سرپوش سے ڈھکی ہوئی سامنے آتی ہے، چینی کی سنہری کا مدار طشتری اور سرپوش کو دیکھ کر یہ سمجھ کر کہ کوئی عمدہ کھانا ہو گا تمہارا جی للچائے گا، منہ میں پانی بھر آئے مگر جب کھولو گے تو اگر دماغ صحیح ہے یقیناً اس کی بدبو ناک میں جاتے ہی ایسا پراگندہ بنائے گی کہ سب کھایا پیا بھول جاؤ پھر گبریلے کی طرح گجگجے کیڑے جب چلتے ہوئے نظر آئیں گے، کھانا تو بڑی بات ہے محض دیکھ کر استفراغ نہ ہو جائے تو ہم ذمہ دار، ہاں جو برہمی اس کے کھانے کو خوگر (عادی) ہو چکے ہیں ان کے لیے البتہ یہ غذا خوشگوار (نعوذ باللہ من ذالک)۔

پیارے عزیزو! بازاری عورتیں بھی وہی برہما کی پنھی ہیں پوڈر اور سرمہ پر نہ بہلنا، بالوں کی بناوٹ اور پشواز کی سجاوٹ پر نہ ریجھنا، یہ وہی سرپوش دار طشتری ہے جس میں مختلف مزاج والے انسانوں کے ہاتھ پڑ چکے ہیں اور مختلف قسم کے مادوں نے ایک جگہ مل کر اس کے مزاج کو بدل کر اس قدر سڑا دیا ہے اور ایسے باریک باریک کیڑوں کو جو دیکھنے میں نہیں آتے، اس میں پیدا کر دیا ہے کہ تم اس کے پاس گئے اور انہوں نے ڈنک مارا بہر حال یہ ایسا ناگ

Marfat.com

ہے جس کا کاٹا سانس بھی نہیں لیتا، ایک وقت کی ذرا سی لذت پر اپنی عمر بھر کی دولت آرام وراحت، تندرستی وصحت اور عیش و عشرت کو نہ کھو بیٹھنا۔

طوائفوں کے نام محبت کا پیغام

بازاری پیشہ ور عورتیں ناراض ہوں گی کہ ہم نے انہیں کیا کچھ کہا، وہ ہمیں گالیاں دیں گی کہ ہم نے ان کی روزی کو تباہ کرنے کا سامان کیا لیکن انہیں بتا دیا جائے کہ ہم ان سے جو کچھ کہا اُن کے بھلے کے لیے کہا اب ہم انہیں سے پوچھتے ہیں کہ بتاؤ:

اے اللہ کی بندیو! تم انسان ہو، انسان کی طرح پیدا ہوئی ہو، ہو قدرت نے تم کو عقل دی، سمجھ دی اور اس عقل و سمجھ کے سبب اور جانداروں پر فضیلت دی، انسان کو جان و مال اور اولاد پیاری ضرور ہوتی ہے مگر زیادہ سمجھدار شریف الطبع انسان وہ کہا جاتا ہے جس کو ان تینوں کے مقابلہ میں عزت پیاری ہو، کتنے بہادر ہیں جو جان پر کھیل جائیں، مال لٹائیں، اولاد کی پروانہ کریں لیکن اپنی عزت پر حرف نہ آنے دیں، کیا تم نے اس دنیا میں آنے سے پہلے عزت والے باپ کی پشت میں تربیت پائی ہے اگر ایسا ہے تو کیا تم بھی اس کی قائل ہو اور عزت کی اپنی نظر میں کوئی قدر و قیمت سمجھتی ہو؟

Marfat.com

اگر ایسا ہے تو کیا تم نے سوچا؟ کبھی غور کیا کہ آج سوسائٹی میں تمہاری کیا عزت ہے؟ سوسائٹی سے مراد اپنی قوم کا محدود دائرہ نہ لینا، دنیا میں نظر دوڑاؤ اور اپنے لیے جگہ تلاش کرو آج مانا کہ بڑے بڑے راجہ بھی تم پر جاں نثاری کے دعوے کرتے ہیں لیکن کیا تمہیں وہ عزت حاصل ہے جو ایک غریب، مفلس، پاک دامن بی بی کو حاصل ہوتی ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔

اگر تم کو اولاد پیاری ہے تو کیا تم ہی انصاف سے بتاؤ گی کہ تمہاری گاڑی کمائی جو مدتوں کی محنت کے بعد تمہارے وجود میں آئی، دن رات کی اٹھ کھیلیوں میں کس بُری طرح برباد ہوتی ہے، مانا کہ اس کی تربیت بھی کی، اگر وہ تمہاری جنس یعنی لڑکی کی صورت میں نمودار ہوئی تو آخر کیا تم پسند کرو گی کہ وہ بھی اسی طرح بے عزت بنے، اسی طرح پیشے پر بیٹھے؟ اگر لڑکا ہو تو کیا تم گوارا کرتی ہو کہ اس کو کوچہ بازار میں بھی "حرام زادہ" ہی کہہ کر پکارا جائے، تمہاری جان اگر تم کو پیاری ہے تو کیا تم نہیں چاہتیں کہ امراض سے بچیں اور بیماریوں کا شکار نہ ہوں جو مرد بازاروں میں آتے ہیں یا تمہیں بلاتے ہیں کل کسی اور کے پاس گئے ہوں گے، اس طبقہ کا حال خود تمہیں ہم سے زیادہ معلوم، کیا تم چاہتی ہو کہ وہ ناپاک اور گندے امراض کو لائے اور تم تک پہنچائے؟ سچ یہ ہے کہ جسے نہ عزت کا ڈر، نہ جان کی پرواہ اور نہ اولاد کا دھیان، صرف مال کا خیال ہو اور چند ٹکے (روپے) ہی

عزت و آبرو، جان، اولاد سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہو جائے اُس سے زیادہ بے عزت اور کون ہو گا؟

سچ بولنا کیا تم ایسی ہو گئی ہو، اچھا یہی اور فقط یہی ہے تو انصاف سے بتاؤ کہ ایسے شخص میں اور کتے میں کیا فرق ہو گا وہ بھی ایک ٹکڑے کے لیے دھتکار رستا ہے، لکڑی کھاتا ہے مگر پھر دوڑ دوڑ کر وہیں آتا ہے، اس انسانی صورت پر غرور نہ کرنا ایسی صورت (ایک روز) پتھر کی مورت بھی ہو سکتی ہے (یعنی مرنا بھی ہے)، ربڑ کی گڑیا کو بھی لباس پہنایا جا سکتا ہے اصل صورت وہ ہے جو اعمال کے اعتبار سے قرار پائے، آج بے عقل آدمی کو ہر شخص یہ کہتا ہے کہ "گدھا" ہے حالانکہ اس کی صورت آدمیوں کی سی ہے، اسی طرح اس بے حیائی و بے غیرتی کے فعل کو اختیار کرنے والی صورتیں بظاہر آدمیوں کی سی معلوم ہوں لیکن اگر کسی آنکھوں والے سے پوچھو گی تو وہ بتا دے گا بلکہ اگر کوئی روحانی دوربین رکھنے والا درویش مل گیا تو وہ دکھا بھی دے کہ خنزیر جیسے بے حیاء اور بے غیرت جانور کی صورت ہے اللہ تمہارے حال پر رحم کرے اور تمہیں ہدایت دے۔

اللہ کی بندیو! جانوروں میں بھی مادہ ہوتے ہیں لیکن کیا تم کوئی مادہ ایسی بتا سکتی ہو کہ جس نے اپنا پیٹ بھرنے کے لیے اس بُرے کام کو اپنا پیشہ بنایا ہو؟ افسوس تمہاری یہ حرکت تو انسانوں کی جماعت کو جانوروں کے سامنے ذلیل بنا رہی ہے ہمیں افسوس تو زیادہ اس بات کا ہے کہ وہ مال جو اس طرح حاصل کیا گیا

Marfat.com

ہو، اس سے تم نے کپڑے بنائے، اس سے تم نے کھانا کھایا، اس کی تم میں قوت آئی اسی قوت سے تم نے عبادت بھی کی اور بعض نیک کام بھی کیے، بے شک تمہیں ان نیک کاموں کا ثواب ملنا چاہیے مگر کیا کیا جائے کہ اس گندے مال اور گندی طاقت نے تمہاری تمام نیکیوں کو بھی گندہ کر دیا، عمدہ شربت میں ایک قطرہ بھی نجاست کا مل جائے تو تمام گلاس خراب ہو جائے گا یہاں تو تمام ہی شربت گندہ ہے۔

﴿إِنَّ اللهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا الطَّيِّبَ﴾[31]۔

ترجمہ: "اللہ پاک ہے صرف پاک ہی چیز قبول کرتا ہے"۔

کتنی رنج کی بات ہے کہ ایک ذرا سے لطف کے لیے تم نے اپنی زندگی کے بے بہا دولت کو یوں ہی لٹا دیا، اِس حسن ظاہری کو کب تک سنبھال سکتی ہو؟ جس کے بل بوتے پر آج کیا کیا ٹھاٹ جما رکھے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کی وہ لاڈلی بیٹی جن کے نام کو سنتے ہی تم بلائیں لیا کرتی ہو جن کے پیارے بیٹے کے غم میں تم چوڑیاں ٹھنڈی کیا کرتی ہو اور محرم کے چالیس دن ماتمی لباس پہن لیا کرتی ہو اِس قدر حیا و شرم والی کہ اس عالم سے پردہ کرنے کے بعد کے لیے بھی یہ خیال و غم کہ کوئی میرے بدن کے بناؤ کو نہ دیکھے، جنازہ پر معمولی چادر پڑی ہو گی تو بدن کا بناؤ معلوم ہو جائے گا، پیارے باپ کے

---

31 صحیح بخاری، کتاب الزکوۃ، باب الصدقۃ من کسب طیب، ص ۳۴۲، رقم: ۱۴۱۰۔

Marfat.com

وصال کے بعد پہلے پہل خوشی کے آثار چہرہ پر اس وقت نمودار ہوئے جب کہ ایک خادمہ نے جنازے کے لیے گہوارے کا نمونہ پیش کیا، ان کی یہ حیا اور تمہاری یہ حالت، سبط مرتضیٰ، شہید کربلا علیہ وعلیٰ ابیہ السلام نے جان دینا اختیار کیا مگر زانی و فاسق یزید کی بیعت و اطاعت کو گوارہ نہ کیا آج تم نے ان کا سوگ منایا مگر یاد رکھنا یہ ہرگز کام نہ آئے گا جب تک ان کے طریقہ کو اختیار کر کے اس ناپاک پیشہ سے توبہ نہ کرو گی۔

نبی کریم ﷺ اپنی پیاری بیٹی جنت کی سیدانی سے فرمائیں کہ "اے فاطمہ! عمل کیجیے، قیامت کے دن یہ نہ پوچھیں گے کہ کس کی بیٹی ہو؟ یہ پوچھیں گے کہ کیا عمل لے کر آئی ہو"، کیا تمہیں کبھی خیال نہیں آتا کہ تمہارا پیدا کرنے والا ربّ تعالیٰ یوں فرما رہا ہے:

وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا [بنی اسرائیل ۱۷: (۳۲)]

ترجمہ: "اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ، بے شک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بُری راہ"۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَة رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ زَنٰى أَوْ شَرِبَ الْخَمْرَ نَزَعَ اللهُ مِنْهُ الإِيْمَانَ كَمَا يَخْلَعُ الإِنْسَانُ الْقَمِيْصَ مِنْ رَأْسِهِ»[32]۔

---

32 مستدرک للحاکم، کتاب الایمان، ج ۱، ص ۶۶، رقم: ۵۷۔

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص زنا کرتا یا شراب پیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کھینچ لیتا ہے جس طرح انسان اپنے سر سے قمیص کھینچ کر اُتار لیتا ہے"۔

تمہیں یہ بھی خبر ہے:

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي العَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللّٰهَ يَدْنُوْ مِنْ خَلْقِهِ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّسْتَغْفِرُ إِلاَّ لِبَغِيٍّ بِفَرْجِهَا»[33]۔

ترجمہ: "حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے قریب ہوتا ہے اور کوئی مغفرت طلب کرے تو اُسے بخش دیتا ہے لیکن اس عورت کو نہیں بخشتا ہے جو اپنی شرم گاہ کو ناجائز استعمال کرتی ہی رہے"۔

ہم نے جو کچھ کہا تمہارے بھلے کے لیے کہا، ہم نہیں جانتے کہ تم جنس انسانی سے ہو کر حیوانات بلکہ ان سے بھی بدتر زندگی گزارو، ہم نہیں چاہتے کہ تم اسلام کے نام پر بد نما داغ لگاؤ، جو اس ناپاک فعل میں پھنسنے والوں کو واجب

---

33 الترغیب والترہیب، کتاب الحدود، باب الترہیب من الزنا، ص ۵۱۸، رقم: ۳۶۴۴۔

Marfat.com

القتل قرار دے۔ ہم نے نبی کریم ﷺ کا فرمان پڑھا ہے کہ

عَنْ جَرِيْرٍ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ سَنَّ [فِيْ الإِسْلَامِ] سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَمِلَ بِهَا كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا»[34]۔

ترجمہ: "حضرت جریر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہےں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی (اسلام میں) بُرا کام جاری کرے اور لوگ اس پر عمل کریں تو اس پر اُس (عمل کا) گناہ ہو گا اور عمل کرنے والوں کا بھی گناہ ہو گا اور اُن میں سے کسی کے گناہ میں کوئی کمی نہ ہو گی"۔

آج تمہاری اس خراب بیہودہ روش سے کتنے نونہالانِ چمن انسانیت برباد ہوتے ہیں، یاد رکھنا کہ تم پر تمہاری تنہا بداعمالیوں کا بوجھ ہی نہیں بلکہ ان سب کی بداعمالیوں سے تمہارا نامہ اعمال سیاہ پر سیاہ ہوتا چلا جاتا ہے اور ہوتا رہے گا پھر اگر تمہاری اولادِ پرُوردہ نے بھی اسی پیشہ کو اختیار کیا تو اس کی تمام بد

34 صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الحث علی الصدقۃ، ص ۴۵۱، رقم: ۱۰۱۷۔
مصنف عبد الرزاق، باب من سن سنۃ، ج ۱۱، ص ۴۶۶، رقم: ۲۱۰۲۵۔ مسند امام احمد، ج ۳۱، ص ۴۹۵، رقم: ۱۹۱۵۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ج ۲، ص ۳۴۴، رقم: ۲۴۳۹۔

Marfat.com

اعمالیاں جس طرح اس کے نامہ اعمال کو سیاہ کریں گی تمہارے مرنے کے بعد بھی تمہارے نامہ اعمال میں اسی طرح گنی جائیں گی، اس لیے کہ ان کی بنیاد تم نے ڈالی پھر جب تک تمہارے سدھانے کا یہ سلسلہ چلے ان میں سے ہر ایک بد اعمالی تمہاری ہی بد اعمالیوں میں اضافہ کرنے والی ہوگی۔

للہ اب بھی باز آؤ، توبہ کا دروازہ کھلا ہے، موت کا قاصد سر پر کھڑا ہے، اب بھی توبہ کرو اور شریفانہ زندگی اختیار کرو جو ہونا تھا ہولیا وہ ربّ غفور اب بھی تمہیں محبت کے ساتھ پکار کر کہتا ہے:

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَقُوْلُ اللهُ: هَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهُ»[35]

ترجمہ: "حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ہے کوئی مغفرت مانگنے والا! کہ میں اُسے بخش دوں؟"۔

---

[35] مسند امام احمد، ج۲۹، ص۳۴۷، رقم: ۱۷۹۱۲۔ والمعجم الکبیر للطبرانی، ج۹، ص۳۴۵، رقم: ۸۳۷۳۔

Marfat.com

خلافِ فطرت صورتیں

تم نے ابھی پہلے باب میں مطالعہ کیا کہ قدرت نے عجیب وغریب طاقت مرد وعورت کو عطا فرما کر اس کے استعمال کے لیے ہر ایک کی حالت کے مطابق آلات بھی عطا فرمائے، زبان چکھتی ہے، آنکھ دیکھتی ہے، ہاتھ چھوتے ہیں، کان سنتے ہیں لیکن اگر ان اعضاء میں کوئی خرابی آجائے مثلاً آنکھ کا کام ہے روشنی اور اُجالے میں دیکھنا، تم سورج کو ٹھیک دوپہر کے وقت نظر جما کر دیکھو یعنی: بینائی کا غلط اور بے جا استعمال کرو، نتیجہ کیا ہوگا؟ بینائی جاتی رہے گی، اسی طرح اگر کانوں سے غیر موزوں طریقوں سے کام لیا گیا مثلاً توپوں کے چلنے یا جہاز کی سیٹی کی طرح سخت ودرشت کریہہ آوازیں یک لخت کانوں میں پہنچیں تو بسا اوقات یہ ہوتا ہے کہ فوراً سننے کی طاقت جواب دیدے اور جاتی رہے، ہم نے انجن اور ملوں میں کام کرنے والے مزدوروں کو دیکھا ہے کہ وہ بہرے ہو جاتے ہیں اس لیے کہ دن میں آٹھ دس گھنٹے متواتر مشین کے چلنے کی آوازیں کان کے پردوں پر ایسا بوجھ ڈالتی ہیں کہ وہ بیکار ہو جائیں، اسی پر قیاس کرلو کہ وہ خاص آلے جو اس قدرت نے اس مخصوص قوت کے استعمال کے لیے دیئے ہیں اگر غلط طریق پر بے جا استعمال میں لائے جائیں گے تو ان کی بھی وہی حالت ہو جائے گی۔

Marfat.com

حُسن وشباب کا یہ گوہر لطیف اور جوانی کا یہ انمول خزانہ، ناف کے نیچے ایک تھیلی میں محفوظ ہے اور اس کے باہر لانے کے لیے ایک آلہ اور راستہ متعین ، مردوں میں وہ راستہ جس کے ذریعہ یہ باہر آتا ہے اندر ایک اسفنج کے جیسا بناؤ رکھتا ہے اور اسی میں ملے جلے پٹھے اور رگیں ، اسفنجی جسم کے اندر جلدی سے محسوس کرنے کی ایک خاص طاقت قدرت کی طرف سے رکھی گئی ہے، اسی طرح عورت کے جسم میں بھی اس کے لیے خاص مقام فطرت نے مقرر کیا ہے اور دونوں کے ان مخصوص آلوں میں ایسی مناسبت رکھی کہ حقیقی لذت اور واقعی ذوق حاصل کرنے کے لیے انہیں دونوں جسموں کا ملنا ضروری، اگر مصنوعی شکلیں اختیار کی گئیں اور بناوٹی چیزوں سے کام لیا گیا تو سراسر نقصان ہی نقصان، وہ ہوس پرست جو فطرت کے مقرر کیے ہوئے طریقے کو چھوڑ کر دوسری راہ کو اختیار کرتے ہیں، دھوکہ کھاتے اور بعد میں سخت پچھتاتے ہیں۔

قدرت نے انسان کے بدن کے ہر حصے میں ایک خاص کام کی قدرت رکھی ہے فُضلہ نکال کر پھینکنے کے لیے جو جگہ مقرر کی گئی اس میں اندر سے باہر پھینکنے کی قوت رکھی گئی، باہر سے اندر لینے کی استعداد اس میں نہیں، عضلات اس دروازہ پر اس نگہبانی کے لیے ہر وقت تیار کہ کوئی چیز باہر سے اندر نہ جانے پائے اگر خلافِ فطرت اندر داخل کی جائے گی، حفاظت کرنے والے عضلات زور لگائیں گے کہ وہ داخل نہ ہونے پائے وہ نازک جسم جو نرم اور مہین جھلی،

Marfat.com

باریک باریک رگوں میں سمٹنے اور کبھی پھیل جانے والے سبک پٹھوں سے مرکب ہے، اس جنگ میں سخت مقابلہ کرنے کے سبب دبتا ہے بھینچتا ہے، اس کا سر کچلا جاتا ہے اس خلاف فطرت ملاپ نہیں بلکہ لڑائی کا نتیجہ یہ ہے کہ رگیں دب جائیں، کمزور پڑ جائیں پٹھے خراب ہو جائیں اور محسوس کرنے کی طاقت بڑھ جائے، جڑ کمزور ہو کر جسم کا بناؤ بگڑ جائے ممکن ہے کہ کسی جانب جھکاؤ بھی آجائے، احلیل پر زور پڑنے سے ورم پیدا ہو سکتا ہے جس جا اثر مادئہ مخصوص کی تھیلی تک پہنچ کر گد گداہٹ پیدا کرے گا اور بار بار کی اس گد گداہٹ سے ایک رقیق مادہ نکلنا شروع ہو گا اس مادہ کے بار بار نکلنے ہر وقت عضلات میں نمی رہنے کے سبب تمام پٹھے ڈھیلے پڑ جائیں گے، رگوں میں رطوبت اتر آئے گی، نیلی نیلی، موٹی موٹی رگیں چمکنے لگیں گی اور ہمیشہ اس طاقت، سختی اور توانائی کو صبر کرنا پڑے گا جو اوّل جسم میں موجود تھی۔

کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایسی رطوبت نکلتے نکلتے (مخصوص اعضاء کے) منہ پر جاتی ہے اور اس گندگی کی نالی میں رکنے کے سبب اندر زخم پڑ کر پیشاب میں جلن کا سخت مرض لاحق ہو جاتا ہے، بار بار یہ خلاف فطرت حرکت کرنے کا نتیجہ یہ ہو گا کہ جھلی میں خراش پیدا ہو کر ہر وقت کی جھوٹی خواہش پیدا کرے گی، کثرت کے ساتھ اس خواہش کو پورا کرنے سے خزانہ خالی ہو جائے گا، مادہ پورے طور سے بننے بھی نہ پائے گا کہ نکلنے کا سلسلہ بندھ جائے گا

Marfat.com

آخر جریان کی مصیبت لاحق ہو گی، آنکھوں میں گڑھے چہرہ پر بے رونقی، دل ودماغ کی کمزوری، غرض تمام اعضائے رئیسہ جواب دے بیٹھیں گے۔

آخر اس خلافِ فطرت حرکت کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پھر انسان عورت کہ منہ دکھانے اور دنیا کی زندگی میں وہ خاص لطف محبت اٹھانے کا نہیں رہتا، ذرا سوچنا! وہ وقت کیسی حیرت وندامت کا ہو گا جب ایک دوشیزہ پاکدامن اپنی تمام امیدوں کا مرکز تم کو بنائے ہوئے تمہارے پاس آئے گی اور تم اس حالت میں گرفتار ہو گے کہ شرم کے مارے سر بھی نہ اٹھا سکو گے اِدھر اپنی صحت وعافیت وتندرستی کو عمر بھر کے لیے کھویا، اُدھر دوسری پاک دامن بے گناہ کی حسرتوں کا خون کیا، نہ خود ہی زندگی کا لطف اُٹھایا نہ دوسرے کو پانے کا موقع دیا، پھل لانا تو کجا بیج ڈالنے کے قابل بھی نہ رہے۔

آج اُس کل کی بات کے متعلق سوچو اور ابھی بھی اس اُبھرتی (جوانی) میں اندھے نہ بن جاؤ، دیکھو دیکھو! تمہار ضمیر اس گندے خلافِ فطرت فعل پر تم کو خود ملامت کرے گا اگر خدا پر ایمان ہے اور اس کے احکام کی تمہارے دل ودماغ میں کچھ قدر وقیمت، اس کے عذاب کا خوف اور عتاب کا ڈر تو سنو! وہ خداوند قدوس فرماتا ہے:

Marfat.com

اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ۝
[الشعراء۲۶: (۱۶۵-۱۶۶)]

ترجمہ: ”کیا مخلوق میں مردوں سے بدفعلی کرتے ہو اور چھوڑتے ہو وہ جو تمہارے لیے تمہارے ربّ نے جوروئیں بنائیں بلکہ تم حد سے بڑھنے والے ہو“۔

حضرت لوط علیہ السلام کی قوم نے سب سے پہلے اس ناپاک عادت کو اختیار کیا، حضرت لوط علیہ السلام نے انہیں بہت سمجھایا محبت بھرے انداز سے بتایا، پورا تاریخی واقعہ ہمارے تمہارے لیے درسِ عبرت کی شکل میں قرآن عظیم نے فرمایا:

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝
[الاعراف۷: (۸۰-۸۱)]

ترجمہ: ”اور لوط علیہ السلام کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہان میں کسی نے نہ کی، تم تو مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو عورتیں چھوڑ کر بلکہ تم لوگ حد سے گزر گئے“۔

حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کے ان نالائق مردوں سے یہاں تک کہا: اگر تم کو اپنی نفسانی خواہش ہی پوری کرنی ہے تو میری قوم کی لڑکیاں حاضر ہیں اِن سے نکاح کر لو مگر لڑکوں پر تو نظر نہ ڈالو لیکن اُن نابکاروں نے نہایت دَریدہ دہنی سے اِنہیں یوں جواب دیا:

Marfat.com

قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِیْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِیْدُ ○ [ھود ۱۱: (۷۹)]

ترجمہ: "بولے تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری قوم کی بیٹیوں میں ہمارا کوئی حق نہیں اور تم ضرور جانتے ہو جو ہماری خواہش ہے"۔

آخر جب وہ اپنی خباثت سے باز نہ آئے تو غضب الٰہی حرکت میں آیا اور وہ تمام لوگ جو اس خبیث عادت میں مبتلا ہو کر آئندہ نسلوں میں بھی اس ناپاکی کو پھیلا رہے تھے اس طرح ہلاک کیے گئے کہ

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّیْحَةُ مُشْرِقِیْنَ ○ فَجَعَلْنَا عَالِیَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّیْلٍ ○ [الحجر ۱۵: (۷۳۔۷۴)]

ترجمہ: "تو دن نکلتے انہیں چنگھاڑ نے آلیا تو ہم نے اس بستی کا اوپر کا حصہ اُس کے نیچے کر دیا اور ان پر کنکر کے پتھر برسائے

اس درس عبرت کو دیکھتے ہوئے بھی کیا آنکھیں نہ کھلیں گی اور ایسی ناپاک حرکت کی نیت رہے گی۔ کیا تمنا ہے کہ معاذاللہ خدا کا وہی عذاب پھر آئے؟ کیا یہ خیال ہے کہ جب تک دیکھ نہ لو نہ مانو گے؟ جو لوگ اس مصیبت میں مبتلا ہو چکے ہیں اور اس عذاب کو اپنے سر پر لے چکے ہیں۔ ان کی صورتیں دیکھ لو، نہ چہرہ پر رونق نہ رخساروں پر تازگی، منہ پر پھٹکار برستی ہے، اس لیے کہ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے:

Marfat.com

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ»[36]۔

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد ہے: جس نے قومِ لوط کا سا فعل کیا وہ ملعون ہے"۔

ایک حدیث میں یہاں تک صاف صاف بتا دیا گیا کہ ایسا خلافِ فطرت کام مسلمان کا نہیں:

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ أَتَى النِّسَآءَ فِيْ أَعْجَازِهِنَّ فَقَدْ كَفَرَ»[37]۔

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص عورتوں کے پاس پیچھے سے آیا (یعنی دُبر میں جماع کیا تو) بلا شبہ اُس نے کفر کیا، (کافروں والا کام کیا اور اگر حلال جانا تو فی الحقیقت کافر ہو گیا)۔

---

36 مسند امام احمد، ج۳، ص۳۶۸، رقم: ۱۸۷۵، شعب الایمان للبیہقی، ج۷، ص۳۳۰، رقم: ۵۰۸۹، الترغیب والترہیب للمنذری، کتاب الحدود، باب الترہیب من اللواط، ص۵۲۴، رقم: ۳۶۸۷۔

37 معجم الاوسط للطبرانی، ج۹، ص۷۸، رقم۹۱۷۹۔ مجمع البحرین للہیثمی، باب النہی عن اتیان النساء فی ادبارھن، ج۴، ص۱۹۰، رقم ۲۳۱۱۔ الترغیب والترہیب للمنذری، کتاب الحدود، باب الترہیب من اللواط، ص۵۲۵، رقم ۳۷۰۱۔

Marfat.com

اس ناپاک کام سے یہاں تک بچایا گیا کہ اس کے مقدمات کو بھی اس فعل میں شامل فرمایا گیا انہیں بھی لعنت کا سبب بتایا۔ خدا کی طرف سے غیب کی خبریں پانے والے، چھپی باتیں، آئندہ واقعات بتانے والے مخبر صادق ﷺ فرماتے ہیں:

سَيَكُوْنُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يُقَالُ لَهُمْ: اَللُّوْطِيُّوْنَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ، فَصِنْفٌ يَنْظُرُوْنَ وَيَتَكَلَّمُوْنَ، وَصِنْفٌ يُصَافِحُوْنَ وَيُعَانِقُوْنَ، وَصِنْفٌ يَعْمَلُوْنَ ذَلِكَ الْعَمَلَ فَلَعْنَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ إِلاَّ أَنْ يَّتُوْبُوْا، فَمَنْ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ[38]۔

ترجمہ: "آخر زمانہ میں تین قسم کے لوگ ہوں گے جن کو "لوطی" کہا جائے گا، ایک وہ جو لڑکوں کو فقط گھوریں گے اور باتیں کریں گے ایک وہ جو ان سے مصافحہ اور معانقہ کریں گے ایک وہ جو ان لڑکوں کے ساتھ فعل بد کریں گے، ان سب پر خدا کی مار و پھٹکار ہو مگر وہ جو توبہ کرلیں اور جس نے سچی توبہ کی تو اللہ تعالی اسے قبول کرتا ہے"۔

---

38 ذم الھوی لابن الجوزی، باب النظر الی المردان، ص ۱۳۵، رقم: ۳۸۱، کتاب الترغیب للیافعی، ص ۱۵۹، رقم: ۶۵۱۔

Marfat.com

اس شخص پر مالک عالم کی نظر کرم کیوں ہو جو اس کی مرضی، اس کی فطرت، اس کے قاعدہ کے خلاف اپنی بیش بہا بیش قیمت دولت کو برباد کرے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَى رَجُلٍ أَتَى رَجُلًا أَوِ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا»[32]۔

ترجمہ: "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا جو مرد کے ساتھ بدکاری کرے یا عورت کے ساتھ اس کے پیچھے کے مقام میں جماع کرے"۔

غیر عورت اجنبی خاتون کے ساتھ غیر قانونی صورت سے آگے کی طرف ملنے میں ایک خفیف سا احتمال بھی ہو سکتا ہے کہ اگر حمل ٹھہر گیا اور اس نے سے گرایا تو اگر بچہ پورا بن گیا تھا اور پھر پھینکا گیا تو کوڑے پر یا نالی میں پڑ کر کسی صورت سے شاید پیدا ہونے والا بچہ جانبر ہو بھی جائے اگرچہ اس ضائع کرنے والے نے تو ضائع کرنے، پھینکنے اور اس طرح اس کے قتل کا سامان کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی لیکن اس خلافِ فطرت صورت میں وہ احتمال

---

32 الترغیب والترہیب للمنذری، کتاب الحدود، باب الترہیب من اللواط، ص ۵۲۵، رقم: ۳۶۹۵، ذم الھوی لابن الجوزی، باب فی التحذیر من عمل قوم لوط، ص ۲۰۷، رقم: ۵۷۶۔

Marfat.com

ضعیف بھی نہیں، لڑکوں کے پاس یا عورت کی پچھلی طرف وہ آلہ ہی نہیں جہاں یہ مادہ ٹھہرے اور بچہ بنے، اس لیے بچہ بننے سے پہلے بیج ہی ضائع ہوگا، اس لیے اس بیج کے ضائع کرنے والے قاتل کی سزا بھی وہی قتل ہے، چنانچہ صحیح حدیث میں فرمایا گیا:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ يَعْمَلُ بِعَمَلِ قَوْمِ لُوْطٍ فَارْجُمُوا الأَعْلَى وَالأَسْفَلَ ارْجِمُوْهَا جَمِيْعًا»[40]۔

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی کو قومِ لوط کا عمل کرتے دیکھو تو نیچے اور اوپر والے دونوں کو رجم (سنگسار) کر دو“۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تو اس فعل خبیث کے فاعل کے معمولی قتل پر بس نہ کی بلکہ بقول بعض اس کو آگ میں جلایا، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس پر دیوار گرائی۔

---

[40] مستدرک للحاکم، کتاب الحدود، ج ۴، ص ۵۰۶، رقم: ۸۱۲۹۔
ذم الھوی لابن الجوزی، باب فی عقوبۃ اللوطی، ص ۲۱۱، رقم: ۵۸۵۔

Marfat.com

اس لیے کے اس ناپاک فعل میں تو انسان جانوروں سے گیا گزرا ہوا۔ نر اور مادہ کی رعایت وہ بھی رکھیں اپنی جنس کو وہ بھی پہنچا نیں، اس نے اگر عورت کی جگہ مرد کو دی یا ان پنڈت صاحب کی طرح جن کی خبر ابھی حال ہی میں کسی اخبار میں پڑھی اپنی جنس کو بھی چھوڑا، گائے پر نظر ڈالی تو اسلام اپنے جامع احکام میں بہائم کو اپنی آلودگی سے ملوث کرنے والے کو بھی اسی سزا کا مستحق گردانتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ وَقَعَ عَلَى بَهِيْمَةٍ فَاقْتُلُوْهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيْمَةَ مَعَهُ»[41]۔

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی چوپائے (جانور) سے جماع کرے تو اس شخص کو اور چوپائے کو بھی قتل کر دو“۔

اس فاعل تو فاعل اُس چوپایہ کو بھی قتل کر دینے کا حکم دیا گیا، لوگوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: چوپائے نے کیا بگاڑا؟ انہوں نے فرمایا: اس کی وجہ اور سبب تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کہا بلکہ اس کا گوشت تک کھانا ناپسند فرمایا۔

---

41 مستدرک للحاکم، کتاب الحدود، ج ۴، ص ۵۰۶، رقم: ۸۱۳۰۔

Marfat.com

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اُقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ فِيْ عَمَلِ قَوْمِ لُوْطٍ»[42]۔

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قومِ لوط کا سا فعل بد کرنے والے فاعل و مفعول دونوں کو قتل کر دو"۔

مفعول بھی اس قتل میں شریک، اس ناپاک کی سزا بھی یہی ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے تاکہ کے خلافِ مذہب اور دین کے خلاف خود تمہاری تندرستی اور عافیت کے خلاف، بلکہ سچ پوچھو اور انصاف سے دیکھو تو تمہارے نفس کی لذت کے بھی خلاف ہے، فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ؟ بولو! کیا تم بچو گے؟

اِسْتِمْنَاءٌ بِالْيَدْ

یا اپنے ہاتھوں خاص قوت کی بربادی

تم نے ابھی اس سے پہلے باب میں دیکھا کہ مرد کا یہ خاص آلہ جو اس جوہر لطیف کو عورت کے خزانہ تک پہنچانے کے لیے بنایا گیا ہے ایک اسفنج کا سا بناؤ اپنے اندر رکھتا ہے جس کے سبب وقت ضرورت یہ بڑھ سکتا ہے اور

---

42 مستدرک للحاکم، کتاب الحدود، ج ۴، ص ۵۰۶، رقم: ۸۱۲۸۔

Marfat.com

ضرورت پوری ہونے کے بعد گھٹ جاتا ہے اور اس کی تھوڑی سی تشریح اور دیکھ لو تاکہ آئندہ جو بات ہمیں بتانی ہے اور جس مصیبت پر ہمیں آگاہ کرنا ہے وہ با آسانی سمجھ میں آجائے۔ پورے جسم کے تین حصے الگ الگ خیال میں لو:

(۱) سر

(۲) درمیانی جسم

(۳) جڑ

جڑ سے سر کی جڑ تک تمام جسم اسفنج کی طرح خانہ دار بنا ہوا ہے جس کے سبب آسانی سے پھیل اور سمٹ سکتا ہے اس کے خانے پٹھوں، موٹی رگوں اور باریک باریک رگوں سے بھرے ہوئے ہیں، یہ رگیں اور پٹھے شاخ در شاخ ہو کر تمام جسم کے خانوں میں پھرتے ہیں جابجا ان میں تھوڑے تھوڑے گوشت کے ریشہ بھی ہیں جس میں اوپر کی طرف دو خاص جھلیاں ہیں جو اوپر نیچے واقع ،اس جھلی میں پٹھوں کے باریک تار اس کثرت سے ہیں کہ ان کا شمار دشوار، سیون کی طرف ایک باریک پٹھہ ہے جو زندگی کی روح کو یہاں لاتا ہے اس کے درمیان ایک نالی ہے جو پیشاب اور مادئہ خاص کو لاتی ہے اس میں بھی پٹھوں کے باریک تار موجود ہیں۔

سر: یہ بھی اسفنجی صورت کا بنا ہوا ہے اس میں بہت باریک باریک خون کی رگیں ہیں اور پٹھوں کے نہایت نازک باریک تار جن میں احساس کی قوت سب

سے زیادہ، یہ تمام پٹھے کمر اور دماغ سے ملے ہوئے ہیں گویا ان کو بجلی کی تاروں کی طرح سمجھو اِدھر دماغ میں خیال پیدا ہوا اُدھر اِن اَعصاب نے اپنا کام شروع کیا ، دماغ سے خواہش اور ارادہ کا ظہور فوراً اِدھر محسوس ہوا اور کمر سے ان پٹھوں کے لگاؤ نے جس کو تنار کھا، یہ سب کچھ اس لیے بتایا گیا کہ صرف اتنی بات سمجھ میں آجائے کہ اگر ان پٹھوں اور رگوں پر کوئی غیر معمولی دباؤ پڑے یا یہ تار کسی طرح خراب ہو جائیں تو دماغ تک اس کا اثر پہنچے گا کمر بھی اس کی تکلیف کو محسوس کرے گی یہ بات تو تمہیں معلوم ہی ہے کہ رگڑنے سے رطوبت کم ہوتی ہے اور خشکی آتی ہے، یہ کھجلی خشکی اور بڑھاتی ہے، کھجانے اور بار بار کرنے سے کھال دکھ جاتی ہے اور خون فوراً اس طرف دوڑ آتا ہے جہاں چاہو بدن میں کھجا کر دیکھ لو اور اگر زیادہ سہلاؤ گے، کھجاؤ گے تو وہاں کچھ ورم بھی ہو جاتا ہے۔

اب سنو! عورت کے جسم میں قدرت نے ایسی رطوبتیں پیدا فرمائی ہیں جن کے سبب اگرچہ مرد کا جسم رگڑ ضرور کھاتا ہے لیکن نہ کوئی خراش پیدا ہوتی ہے نہ دکھن، خون کا اس طرف دوڑ کر آنا ہی جان کو بڑھاتا ہے لیکن اندر کی رگوں اور پٹھوں پر کوئی ایسا ناگوار بار نہیں پڑتا جس سے اندر کسی قسم کی سوجن پیدا ہو اور تکلیف پہنچے، اس کے مقابل دنیا کی تمام لیس دار رطوبتوں میں کوئی رطوبت تیل ہو یا صابن، ویسلین ہو یا گھی ہرگز وہ کیفیت نہیں پیدا کر سکتی جو اس قسم کے رگڑ کی تکلیف سے بچائے اور عورت کے مخصوص جسم کے سوا انسانی جسم کا کوئی

Marfat.com

حصہ بھی ایسا نرم نہیں جو اپنی خراش سے مرد کے جسم کو محفوظ رکھ سکے۔

ہاتھ میں بھی ہتھیلیوں اور انگلیوں کی کھال ویسے ہی سخت اور پھر دنیا کے کام کاج میں مصروف رہنے والے مردوں کی کھال اور زیادہ سخت، ہاتھ اس جسم نازک سے چھیڑ چھاڑ کر کے اس نازک جھلی کو سخت دکھ پہنچاتا ہے، وہ باریک باریک رگیں اور پٹھے بھی اس سختی کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتے خواہ کیسی ہی رطوبتیں اور چکناہٹ کیوں نہ استعمال میں لائی جائیں، رگیں اور پٹھے اس خراش سے اس قدر جلد اثر لیتے ہیں کہ ورم پیدا ہوتا ہے اور ایک بار اپنے ہاتھوں اس بے بہا دولت کو برباد کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حس بڑھ کر بار بار ہاتھ اس کام کی طرف بڑھتا ہے وہی ایک کھجلی کی سی کیفیت بار بار طبیعت کو اُبھارتی اور دو تین بار معاذاللہ ایسا کیا گیا تو وہی ورم مستقل صورت اختیار کرتا ہے، نرم و نازک رگیں دب کر رگڑ کھا کر سست ہو جاتی اور پٹھے اس قدر ذکی حس ہو جاتے ہیں کہ رفتہ رفتہ معمولی رگڑ سے بھی ہیجان ہو کر وہ انمول مادہ یونہی پانی کی طرح بہہ جاتا ہے۔

رگوں کی سستی، پٹھوں کی خرابی، جسم کی حالت کو بگاڑتی ہے، اسفنجی قسم کے اجسام کے دبنے سے سب سے پہلا جو اثر ہوتا ہے وہ جڑ کا کمزور اور لاغر ہو جانا ہے اس کے علاوہ درمیانی حصہ جسم میں بھی جہاں جہاں رگیں اور پٹھے زیادہ دب جائیں گے وہ ہموار نہ رہے گی اور جسم ٹیڑھا ہو جائے گا، رگیں جو ان اسفنجی خانوں میں ہیں ان کے دبنے سے خون اور روح حیوانی کی آمد کم

Marfat.com

ہو گی، رگیں پھیل نہیں سکیں گی، لہٰذا اسفنجی جسم بھی نہ پھیل سکے گا سختی جاتی رہے گی، جسم ڈھیلا اور بے حد لاغر ہو جائے گا۔

اس کے بعد خواہ کتنی بھی کوشش کیوں نہ کی جائے، جسم کی ترقی ہمیشہ کے لیے رک جاتی ہے اور اپنے ہاتھ کے اس کرتوت کے سبب یہ جسم عورت کے قابل رہتا ہی نہیں، اگر کوئی بے زبان، عصمت وعفت کی دیوی ایسے شخص کے سپرد کر دی گئی تو عمر بھر اپنی قسمت کو روئے گی اور یہ بدنصیب حقیقتاً اس کو منہ دکھانے کے قابل نہ ہو گا اس لیے کہ اوّل تو اس سے مل ہی نہیں سکتا اور اگر کسی ترکیب سے مل بھی جائے تو مادہ سے اولاد پیدا کرنے کے اجزاء مر چکے ہیں اب اسے اولاد سے ہمیشہ کے لیے مایوس ہو جانا چاہیے اگر اس عادت خبیثہ کو اور جاری رکھا گیا تو کھال کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے اور حِس اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ معمولی کلپ دار کپڑے کی رگڑ سے بھی انسانی جوہر برباد ہو جاتا ہے پٹھوں کی حس اس قدر خراب ہو جاتی ہے کہ (دماغ سے تعلق رکھنے کے سبب) اِدھر دماغ میں خیال آیا اُدھر مادہ ضائع ہوا۔

یہ وہ نازک حالت ہے کہ اس جسم خاص کی ان خرابیوں کے سبب تمام جسم انسانی کی مشین خراب ہو جاتی ہے ابھی تم نے دیکھا کہ ان پٹھوں کا تعلق دماغ کے تابع اس کی خرابی سے تمام قوتیں خراب، نظر کمزور ہو گی، کانوں میں شائیں شائیں کی آوازیں آئیں گی، مزاج چڑچڑا پن ہو گا، خیالات میں پریشانی

Marfat.com

بڑھتے بڑھتے دماغ بالکل نکما بنا دے گی اور اپنے ہاتھوں اس جوہر کو برباد کرنے کا جنون ہے تم نے پہلے باب میں مطالعہ کیا کہ یہ جوہر لطیف خون سے بنا اور خون بھی وہ جو تمام بدن کو غذا پہنچانے کے بعد بچا، پس اگر اس مادہ کو اس کثرت کے ساتھ برباد کیا گیا کہ خون کو بدن کو غذا پہنچانے کا بھی موقع نہ ملا، قلب میں ٹھہر ہی نہ سکا کہ اس طرح نکال دیا گیا تو قلب کمزور ہوگا، دل دھڑکے گا، ذرا سا پتہ کھڑکا اور اختلاج شروع ہوا۔

دل پر تمام بدن کی مشین کا دارومدار جسم کو خون نہ پہنچا روز بروز کمزور و لاغر ہوتا چلا گیا بلکہ اگر یہ کثرت اس حد کو پہنچی کہ خون بننے بھی نہ پایا تھا کہ نکلنے کی نوبت آئی تو جگر کا فعل خراب ہوا، گردوں کی گرمی دُور ہوئی، معدہ پر اثر پڑا، وہ خراب ہوا، بھوک کم ہوئی، ضعف نے اتنا دبایا کہ چند قدم چلنا بھی مشکل ہو گیا، نہ دن کا چین رہا نہ رات کا آرام، رات کو سوئے آرام کے لیے مگر خیالات پریشان نے کبھی کوئی تصویر پیش کی اور کبھی ویسے ہی کہ دھیان تک نہیں ہوا وہی کر دکھایا جو اپنے ہاتھوں سے کیا جاتا رہا، صبح اُٹھے تو بدن سُست ہے، جوڑ جوڑ میں درد ہے، آنکھیں چپکی ہوئی ہیں، اس لیے کہ ان کے عضلات بھی خاص جسم کے عضلات ساتھ ساتھ کمزور ہوتے چلے گئے سونا آرام کے لیے نہ تھا، جسم محسوس کر رہا ہے کہ اسے سخت تکلیف ہے، یہ سب کیوں ہوا؟ صرف اس لیے کہ اپنے ہاتھوں اپنا خون بہایا گیا یہ ہمارا کہنا، جس طبیب سے چاہو دریافت کر لو

Marfat.com

جس ڈاکٹر سے چاہو مشورہ لے لو وہ بھی یہی بتائے گا جو ہم نے کہا۔

ایک مشہور ڈاکٹر اپنی تالیف میں لکھتا ہے:

جسے "زرد" و "دبلا" کمزور وحشیانہ شکل و صورت کا پاؤ جس کی آنکھوں میں گڑھے پڑ گئے ہوں، پتلیاں پھیل گئی ہوں، شرمیلا ہو، تنہائی کو پسند کرتا ہو، اس کی نسبت یقین کرلو کہ اس نے اپنے ہاتھوں سے اپنا خون بہایا ہے۔

ایک زبردست، تجربہ کار، طبیب، اعلیٰ درجہ کے معالج اپنی تحقیق اور طرح شائع فرماتے ہیں:

ایک ہزار تپ دق کے مریضوں کے اسباب اور مرض تپ دق پر غور کرنے پر یہ ثابت ہوا کہ ان میں سے ۱۸۶ عورتوں سے کثرت سے ملنے کے سبب اس مرض میں مبتلا ہوئے ۱۴۴ صرف اپنے ہاتھوں اپنی قوت برباد کرنے کے سبب باقی دوسرے اُمور بعض اسباب سے۔ ۱۲۴ پاگلوں کا امتحان کرنے سے معلوم ہوا کہ اُن میں سے ۲۴ صرف اپنے ہاتھوں سے اپنے جسم خاص کے پٹھوں کو خراب کرنے کے سبب پاگل ہوئے اور باقی ایک سو دوسرے ہزاروں اسباب کے سبب۔

یہ آپ نے ابھی سے پہلے پڑھ لیا کہ جب مادۂ مخصوص پتلا ہو جاتا ہے اور تھوڑی تھوڑی رطوبت اکثر نکلتی رہتی ہے اور بہتی ہے تو نالی میں اس رطوبت

Marfat.com

کے رہنے اور سڑنے کے سبب بسا اوقات زخم پڑ جاتے ہیں اور وہ زخم بڑھتے بڑھتے بڑا قرحہ (گہرا زخم) ڈالتے ہیں، اوّل اوّل پیشاب میں معمولی جلن ہوتی ہے پھر مواد آنا شروع ہوتا اور جلن بڑھتی ہے یہاں تک کہ پرانا سوزاک ہو کر انسانی زندگی کو ایسا تلخ بنا دیتا ہے کہ اس وقت کو موت پیاری معلوم ہوتی ہے، اسی طرح ضائع کرتے کرتے مادہ رقیق ہونے کے سبب خوب بخود بلا کسی خیال کے پیشاب کے بعد یا پہلے یا پیشاب میں ملا ہوا نکل جائے گا، اسی مرض کا نام جریان ہے، جو تمام خرابیوں اور بہت سے شدید ترین امراض کی جان، خود کردہ را علاج نیست۔

اگرچہ اس غلط کاری کے سبب جسم میں ایسی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں کہ اصلی حالت پر آنا پھر وہی ابتدائی کیفیت پانا دشوار ہی نہیں یقیناً ناممکن ہے اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ خدارا بچو، ہوشیار رہو، جنونِ جوانی میں اپنے پیروں پر آپ کلہاڑی نہ مارنا ورنہ عمر بھر پچھتاؤ گے اس وقت ہمارا کہنا یاد آئے گا سر پکڑ کر روؤ گے، اپنی جان کو کھوؤ گے مگر------

"پھر پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت"۔

آج ہی سنبھل جاؤ، اس بلا کے قریب بھی نہ پھٹکو، ہوشیار ہوشیار! اپنے آپ کو سنبھالو، ذرا صبر کرو۔

Marfat.com

ہم تمہارے والدین سے کہتے ہیں کہ جلد باقاعدہ تمہارا نکاح کر دیں اور اگر وہ دیر کریں تو تمہیں اجازت ہے کہ تم خود بول اٹھو یا خود کسی۔ ناسب جگہ نکاح کر لو لوگ اس کو بے حیائی کہیں مگر ہم نہ کہیں گے اس ناپاک عادت سے تو بچو گے، جان سے تو ہاتھ نہ دھوؤ گے اگر خدانخواستہ نصیب دشمناں کوئی شخص اس بُری عادت کا شکار ہو چکا ہے تو اسے ہمارا دردمندانہ، مخلصانہ، مشورہ ہے کہ خدارا اشتہاری دواؤں کی طرف مائل نہ ہونا نظر بھر کر کبھی نہ دیکھنا، یہ دوسرا زہر کا پیالہ ہے جو ہونا تھا ہو لیا، سب سے پہلے سچے دل سے توبہ کرو اور پھر کسی اچھے تجربہ کار تعلیم یافتہ طبیب کے پاس جایئے بغیر شرمائے اسے سارا اپنا کچہ چٹھا سنایئے اور جب تک وہ بتائے باقاعدہ پورے پرہیز کے ساتھ اس کا علاج عمل میں لایئے، اُمید ہے کہ کچھ نہ کچھ مرہم پٹی ہو ہی جائے گی۔

تم نے دیکھا کہ مبارک دین اسلام نے تمہیں سب سے پہلے یہ تعلیم دی کہ خدا کو حاضر و ناظر جانو آج دنیا سے چُھپ کر برائیاں کر بیٹھتے ہو یہ سوچو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس سے بچ کر کہاں جائیں گے اس نے زنا کو حرام کیا، اس کی سزا سنائی، اس نے لواطت کو حرام کیا اس پر سزا معین فرمائی کہ اس دنیا میں یہ سزائیں دی جائیں کہ آخرت کے عذاب سے بچ جائے لیکن اپنے ہاتھوں اس انمول خزانہ کو برباد کرنا ایسا سخت گناہ ٹھہرایا گیا کہ دنیا کی کوئی سزا بھی ایسے شدید جرم کے لیے کافی نہیں ہو سکتی، جہنم کا دردناک عذاب ہی اس کا معاوضہ،

Marfat.com

دنیا میں اس فعل کے مرتکب کی صورت پر خدا کی ہزاروں لاکھوں پھٹکاریں۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ناکِحُ الْیَدِ مَلْعُوْنٌ"[43]۔

ترجمہ: "ہاتھ سے نکاح (یعنی مشت زنی) کرنے والا ملعون ہے"۔

اس پر برہانِ قاطع و دلیل ساطع اور قیامت میں ان زانیوں سے زیادہ سخت عذاب جن پر دنیا میں حد نہ قائم کی گئی، لِلّٰہ اس عذاب سے بچنا اور دنیا اور آخرت کو تباہ نہ کرنا۔

عورتوں کی چھری اپنے ہاتھوں اپنے گلے پر

قلم حیاء کے سبب اشک ندامت بہاتا ہے زبان کہتے ہوئے لڑکھڑاتی ہے، دنیا اس کو بے حیائی سے تعبیر کرے مگر یہ حیا کا سبق ہے، بے حیائی و بے غیرتی کو ناپید کرنے کے لیے، یہ دردِ دل کا بیان ہے اصلاح کی غرض سے کہنا ہے اور کیا کہنا ہے؟ وہی ایک خطاب ہے جو نوجوان مردوں سے تھا، ان عصمت کی دیویوں، ان نرم و نازک گلاب کی پتیوں سے جن کو زمانہ کی بادِ سموم کملانے کے

---

43 کشف الخفاء ومزیل الالباس للعجلونی، ج ۲، ص ۳۲۵، رقم: ۲۸۳۸۔ الاسرار المرفوعۃ لعلی القاری، ص ۳۶۰، رقم: ۵۶۹۔

Marfat.com

لیے تیار ہے جن کا چمن ابھی بہار دکھانے بھی نہیں پایا ہمیں ڈر ہے کہ کہیں خزاں کا شکار نہ ہو جائے اس لیے کہ جھونکے آرہے ہیں، فیشن پرستی اور نام نہاد آزادی حقیقتاً گناہوں کی زنجیروں، میں گرفتاری اور پابندی نے ان کی تباہی اور بربادی کا بیڑہ اٹھایا ہے، یورپین خواتین کے حالات سے عبرت لو۔

نئی تہذیب کی ہوا بقیہ ممالک کے طبقہ نسواں کو بھی اسی طرف دھکیلے جا رہی ہے، عفت وعصمت، شرم وغیرت آج یورپ کے زنانہ بازاروں میں ڈھونڈے سے بھی نہیں ملتی مصر وشام کے علاقوں میں ناپید ہوتی جارہی ہے، بچی کچی تھوڑی سی ہندوستان کی گلیوں یہاں کے کوچوں اور محلوں بلکہ بعض مکانوں کی چہار دیواریوں میں کہیں کہیں نظر آجاتی ہے کیا وہ وقت بھی آنے والا ہے کہ ہم اس گراں مایہ کو یہاں بھی نہ پائیں گے؟

نوخیز نوجوان غیر محرم لڑکیوں میں آتے جاتے ہی نہیں بلکہ ہنسی دل لگی بھی کرتے ہیں حالانکہ نبی کریم ﷺ نے ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ جیسے نابینا کو بھی گھر کی چار دیواری میں اپنی ازواج کے سامنے نہ آنے دیا۔

نظریں اُٹھنے لگیں حالانکہ ربّ تعالیٰ نے اپنے کلام میں ﴿ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ ﴾ ترجمہ: "عورتیں اپنی آنکھیں نیچی رکھیں") فرمایا۔ سر سے آنچل ہٹنے لگے، بدن کھلنے لگے، حالانکہ ربّ نے ﴿ لِيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰی

جُیُوْبِھِنَّ﴾ ترجمہ: ”عورتیں اپنا دوپٹہ اپنے گریبانوں پر ڈالیں“ کہہ کر ان کی شرمیلی حیاؤں کو جتایا۔

پیاری بیٹیو! تم کو بھی خدا نے وہی قیمتی جوہر عطا کیا جو نوجوان مردوں کو دیا گیا، بے شک اس کا بے جا استعمال تمہاری جانوں کو بھی اس طرح ہلاکت میں ڈال دے گا جیسے مردوں کی جانیں ہلاک ہوتی ہیں یقیناً تمہارے ذمہ بھی قتل کا الزام اسی طرح آئے گا جیسے مردوں کے سر آتا ہے بے شک تم کو بھی اپنی جان سے اسی طرح ہاتھ دھونا پڑے گا جیسا کہ بعض مردوں کا حشر ہوتا ہے۔

سن لو! سن لو! وہ زبردست گناہ جس کی سزا سو دُرّہ، جس کی سزا قتل، جس کی سزا پتھروں سے ہلاک کیا جانا اسلام نے، یہودیت نے، عیسائیت نے اور دنیا کے ہر مذہب نے مقرر کی، تمہارے لیے بھی ویسا ہی بڑا گناہ ہے جیسے مردوں کے لیے، ہاں! ہاں! ذرا تم غور سے اس حدیث کو پڑھو سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ فرماتے ہیں:

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تعالى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اعَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيْبٌ مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ، قَالَ: فَالْعَيْنُ زِنْيَتُهَا النَّظْرُ وَتَصْدِيْقُهَا الإِعْرَاضُ، وَاللِّسَانُ زِنْيَتُهُ النُّطْقُ، وَالْقَلْبُ زِنْيَتُهُ التَّمَنِّي، وَالْفَرَجُ

Marfat.com

يُصَدِّقُ بِمَآثِمِ وَيُكَذِّبُ« [44]۔

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن آدم کے لیے زنا سے کچھ حصہ (مقدر) ہے جسے وہ لامحالہ پاتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آنکھ کا زنا دیکھنا ہے اور اس کی تصدیق اعراض ہے زبان کا زنا منطق (بولنا) اور دل کا زنا تمنا کرنا ہے اور فرج (شرم گاہ) اس گناہ کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔

کیا تم نے سنا حدیث میں آیا ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلاً قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لَعَنَ اللهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ إِلَيْهِ« [45]۔

ترجمہ: "حضرت حسن سے مرسلاً روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ غیر محرموں کو دیکھنے والوں اور جن کی طرف دیکھا جائے اُن پر لعنت بھیجتا ہے"۔

---

44 سنن ابی داؤد، کتاب النکاح، باب فی مایؤمر بہ من غض البصر، ص ۳۷۳، رقم: ۲۱۵۲۔ مسند امام احمد، ج ۱۴، ص ۲۱۰، رقم: ۸۵۲۶۔ ذم الھوی لابن الجوزی، باب فی ذم الزنا، ص ۱۹۹، رقم: ۵۴۹۔ شعب الایمان للبیہقی، ج ۷، ص ۳۰۳، رقم: ۵۰۴۴۔

45 السنن الکبریٰ، ج ۷، ص ۱۵۹، رقم: ۱۳۵۶۶۔ شعب الایمان، ج ۱۰، ص ۲۱۴، رقم: ۷۳۹۹۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے اپنی نبی کریم ﷺ سے قرآن پاک میں تمہارے بارے میں یوں فرمایا ہے:

ترجمہ: "اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں، مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو! سب کے سب اس اُمید پر کہ تم فلاح پاؤ۔ (النور، آیت ۳۱)

یہ امتناز بردست ہدایت نامہ تمہارے ہی حق میں نازل ہوا ہے تمہیں اس قدر احتیاطیں کیوں بتائی گئیں؟ اس لیے کہ تم پر نسل انسانی کی بقاء و تحفظ کا دارومدار ہے تم میں اگر ذرا سی بھی کوئی خرابی آئی تو نسلیں کی نسلیں اور قومیں کی قومیں تباہ و برباد ہو جائیں گی، تمہاری عادتیں تمہارے اخلاق، تمہاری اولاد میں فطرتاً اثر کرنے والے، تم جس کو سدھاؤ گی وہ اسی طرح سدھیں گے جس حال میں تم کو دیکھیں گے اسی کی نقل وہ بھی کریں گے تم پڑھ لو اچھی طرح سمجھ لو کہ عفت و

عصمت جیسا قیمتی زیور اور جواہرات اخلاق میں اس سے بہتر جوہر دنیا کے پردے پر کوئی نہیں، تمہیں تو ایسی تہمت اور فتنہ کی جگہ سے بھی بچنے کی ضرورت ہے۔

حدیث میں آیا ہے: «اِتَّقُوْا مَوَاضِعَ التُّهَمِ»[46]۔

ترجمہ: "اس جگہ سے بچتے ہی رہو جہاں سے تہمت لگنے کا اندیشہ ہو"۔

تمہیں پہلے ہی بتایا گیا ہے کہ

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: «لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ اِلَّا کَانَ ثَالِثُھُمَا الشَّیْطَانُ»[47]۔

ترجمہ: "حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہیں کرتا لیکن ان میں تیسرا شیطان بھی ہوتا ہے (جو انہیں برائی وزنا کے لیے اکساتا ہے)"۔

یہ یاد رکھ کہ شیطان وہی ہے جو برائی کی طرف بلاتا اور بے حیائی کے بیہودہ کاموں ہی کا حکم کرتا ہے، مرد تو مرد عورتوں کے ساتھ بھی ایسی خلوت کہ

---

46 کشف الخفاء، ج۱، ص۳۷، رقم: ۸۸۔ اتحاف السادۃ المتقین، کتاب عجائب القلب، ج۷، ص۲۸۳۔

47 سنن الترمذی، کتاب الرضاع، باب کراہیۃ الدخول علی المغیبات، ص۲۷۸، رقم: ۱۱۷۱۔

Marfat.com

وہ تمہارے چھپے ہوئے بدن کو دیکھیں تمہارے لیے ممنوع بلکہ حدیث میں صاف آیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا اور مردوں، عورتوں کے لیے ایک حکم سنایا:

عَنْ أَبِيْ سَعِيْد [الخُدْرِيّ] رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ يَنْظُرِ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلاَ الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلاَ يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَلاَ تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِيْ الثَّوْبِ الوَاحِد»[48]۔

ترجمہ: "حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی مرد کسی مرد کے ستر کی طرف اور کوئی عورت کسی عورت کے ستر کو نہ دیکھے اور مرد کسی دوسرے مرد کے ساتھ اور عورت کسی دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑا اوڑھ کر نہ لیٹیں"۔

قربان جایئے اس طبیبِ اُمت، رحیمِ ملت، نبیِ رحمت ﷺ کے جنہوں نے عورت کو عورت کے ساتھ بھی ایک بستر پر ایک چادر میں راحت کرنے سے منع فرمادیا، مردوں میں جس طرح اس حرکت سے قوم لوط کے ناپاک عمل کا اندیشہ، عورتوں میں بھی اسی فتنہ کا ڈر اور جو نقصان طبی و دینی مردوں کی اس حرکت سے پیدا، وہی عورتوں کی شرارت و خباثت سے ہویدا،

---

48 صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب تحریم النظر الی العورات، ص ۱۶۴، رقم: ۳۳۸۔ شعب الایمان للبیہقی، ج ۷، ص ۳۲۲، رقم: ۵۰۷۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۱۹۵، رقم: ۱۱۴۲۔

Marfat.com

جس طرح مرد کے جسم کے لیے عورت کے جسم خاص کے سوا دوسری کوئی چیز مناسب ہو ہی نہیں سکتی، فطرت کے قاعدے کے توڑنے کا نتیجہ اگر مردوں میں یہ ہوگا کہ جسم خاص کی رگیں پٹھے دب کر ہمیشہ کے لیے خراب و برباد ہو جائیں، عورت کا جسم اس سے بھی زیادہ نازک و لطیف و ذرا سی بے جا رگڑ اور ناموزوں حرکت سے عمر بھر کے لیے بالکل نکما ہو جائے گا، اپنے ہاتھ کی انگلیاں یا اور کوئی چیز یا محض اوپری رگڑ اور غیر معمولی حرکت جسم کی حالت ہر صورت میں تباہ کرنے والی اور عمر بھر کے لیے بیکار بنانے والی۔

پہلا صدمہ نرم و نازک جھلی میں خراش پیدا کر کے ورم لائے گا اس ورم کے سبب بار بار خواہش پیدا ہوگی، بار بار کی حرکت سے مادہ نکلتے نکلتے پتلا ہوگا اور دماغ کے پٹھوں پر اثر پہنچ کر خفقان اور جنون کے آثار نمودار ہوں گے، دوسری طرف اپنا خون اس انداز سے بہانے کے سبب قلب کمزور ہو بیہوشی کے دورہ پڑیں، وہ جن اور بھوت پریت جو رات دن گھر گھر آفت ڈھاتے رہتے ہیں (اکثر یہ ہی ہوتے ہیں)، یہ پتلا مادہ ہر وقت تھوڑا تھوڑا رستے رستے مقام کو گندا بنا کر سڑائے گا، اس میں زہریلے کیڑے پیدا ہوں گے، زخم بھی ہو جائے تو کچھ تعجب نہیں، پیشاب کی جلن اس کی خاص علامت، مادۂ مخصوص کا ہاہر وقت بہنا، تمام پٹھوں اور عضلات کو ڈھیلا بنا کر معدہ، جگر، گردہ سب کا فعل خراب کرے گا اور سیلان الرحم کا مرض جو اس زمانہ میں بلائے عام اور وبائے خاص بنا ہوا ہے گھر کرے گا،

Marfat.com

آنکھوں میں حلقہ، چہرہ پر بے رونقی ہر وقت کمر میں درد، بدن کا لجلجاپن، ذرا سے کام سے چکرانا، دل گھبرانا، بات بات میں چڑچڑاپن، تمام بدن کا ہر وقت نڈھال رہنا، آخر خفیف حرارت کا بڑھتے بڑھتے پرانا بخار بننا، تپ دق کے مرض لاعلاج میں گرفتار ہو کر موت کا شکار ہونا اس ناپاک حرکت کے نتائج ہیں۔

بعض بے سمجھ مردوں کی طرح شاید اس خبیث عادت میں مبتلا عورتوں نے بھی یہ خیال کر رکھا ہو گا کہ اس میں کوئی گناہ نہیں حاشا، حاشا! یوں کہو کہ غیر محرم سے ملنا ایسا گناہ نہیں جس کی سزا سو (۱۰۰) دُرّے یا سنگساری کہ اس گناہ کے سبب اگر یہ سزا دنیا میں مل گئی تو آخرت کے عذاب سے نجات ہوئی مگر اپنے آپ یا دوسری عورتوں کے ذریعہ شرمناک صورت اختیار کرنا، ایسی سخت مصیبت میں ڈالتا ہے کہ اس کی سزا کے لیے دنیا کا کوئی بدترین عذاب بھی کافی نہیں ہو سکتا اس کے لیے جہنم کے وہ دہکتے ہوئے انگارے اور دوزخ کے وہ ڈراؤنے زہریلے سانپ اور بچھو ہی سزا ہیں جن کی تکلیف جاری و باقی رہے۔

صاحب شریعت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے تو صاف بتا دیا کہ

﴿اَلسَّحَاقُ بَيْنَ النِّسَاءِ زِنًا بَيْنَهُنَّ﴾[42]۔

---

42 کتاب الترغیب للیافعی، ص ۱۵۸، رقم: ۱۴۱ ۔ ذم الھوی لابن الجوزی، باب التحذیر من عمل قوم لوط، ص ۲۰۹، رقم: ۵۸۰۔

Marfat.com

ترجمہ: ”عورتوں کا آپس میں (خاص صورت سے) ملنا ان کا آپس کا زِنا ہے“۔

پھر تاکید فرمائی:

﴿لاَ تَزَوِّجِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ وَلاَ تَزَوِّجِ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَإِنَّ الزَّانِيَةَ الَّتِيْ تَزَوِّجُ نَفْسَهَا﴾[50]۔

ترجمہ: ”نہ عورت عورت کے ساتھ مقاربت کرے نہ عورت اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو خراب کرے کیوں کہ جو عورت اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو خراب کرتی ہے وہ بھی یقیناً زانیہ ہے“۔

غیب کی خبریں لانے والے، چھپی باتیں بتانے والے، آئندہ واقعات سنانے والے، اس زمانہ کا نقشہ کھینچ کر بتا گئے، آج ہم احکامِ دین بتانے میں شرمائیں تو شرم نہیں بے حیائی ہے جو اس کو چھپانا چاہیں وہ بے حیاء کل خدا کو کیا منہ دکھائیں گے؟ دیکھو دیکھو! اس زمانہ کا پورا خاکہ دیکھو! ایک ایک بات کو برابر کرلو اور خدا کے غضب اور عذاب سے ڈرو۔

50 سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب لا نکاح الا بولی، ص۳۲۷، رقم: ۱۸۸۲، مشکوۃ المصابیح، کتاب النکاح، باب الولی فی النکاح، ص۹۳۹، رقم: ۳۱۳۷۔

Marfat.com

حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

عَنِ الْحَسَنِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَشَرَ خِصَالٍ عَمِلَهَا قَوْمُ لُوْطٍ بِهَا أُهْلِكُوْا وَتَزِيْدُهَا أُمَّتِيْ بَخَلَة [أي: خَصْلَة]: إِتْيَانُ الرِّجَلِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَرَمْيُهُمْ بِالْجَلَاهِقِ وَالْخَذْفِ وَلَعِبُهُمْ بِالْحَمَّامِ وَضَرْبُ الدُّفُوْفِ وَشُرْبُ الْخُمُوْرِ وَقَصُّ اللِّحْيَةِ وَطُوْلُ الشَّارِبِ وَالصَّفِيْرُ وَالتَّصْفِيْقُ وَلِبَاسُ الْحَرِيْرِ وَتَزِيْدُهَا أُمَّتِيْ بخلَة إِتْيَانُ النِّسَاءِ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا»[51]۔

ترجمہ: ”حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دس عادتیں ہیں جنہیں قوم لوط نے اختیار کیا اور اسی لیے وہ ہلاک کر دی گئی میری اُمت ان دس پر ایک اور زیادہ کرے گی (۱) مردوں کی مردوں کے ساتھ بد فعلی (۲) غلیل بازی کرنا (۳) گولیاں کھیلنا (۴) کبوتر بازی کرنا (۵) ڈھول باجے بجانا (۶) شرابیں پینا (۷) داڑھی منڈوانا (یا کتروانا) (۸) مونچھیں بڑھانا (۹) سیٹی اور تالی بجانا (۱۰) مردوں کا ریشم پہننا اور میری اُمت ایک عادت اور زیادہ کرے گی (۱۱) عورتیں عورتوں سے خاص طریق سے ملیں گی“۔

51 کنز العمال للمتقی، ج۵، ص۳۱۷، رقم: ۱۳۰۱۴۔

Marfat.com

آج اور لوگوں کو خبر ہو یا نہ ہو مگر ہم جانتے ہیں، واقعات ہمارے سامنے ہیں کہ لڑکیوں کے مدرسوں میں کیا ہو رہا ہے، ہمیں یہ معلوم ہے کہ گھر کی چار دیواری میں بند ہو کر، کوٹھڑیوں میں چھپ چھپ کر، کس طرح نسل انسانی کا خون بہایا جا رہا ہے، یا اللہ! ہماری آنکھیں کیا دیکھ رہی ہیں، ہمارے کان کیا سُن رہے ہیں، جنونِ جوانی نے مرد و عورت کو دیوانہ بنایا ہے۔ حیاء شرم کے مارے اپنا منہ چھپائے کسی گوشۂ کوہ یا کنارۂ دریا پر جا بیٹھی، شرم و غیرت حیاء کے سبب پردے سے باہر نہیں آتی۔

دعا

یا الٰہی! رحم فرما، ہمارے بچوں اور بچیوں کو عقل دے، شعور دے کہ وہ اپنے بھلے بُرے کو سمجھیں۔ خداوند! انہیں ایمان دے، اپنا خوف دے کہ وہ دین اور مذہب کو جانیں، اس کے احکام کو پہچانیں، تیری مرضی کے مطابق چلیں اور تیری رضامندی کی طلب میں مریں۔

وَمَا تَوْفِیْقِی اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللهِ الْعَلِیِّ الْاَعْلٰی وَصَلَّی اللهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِهٖ وَنَبِیِّهٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَهْلِ التُّقٰی وَالنُّقٰی وَابْنِهٖ وَحِزْبِهٖ فِیْ مَا مَضٰی وَفِیْ مَا بَقِیَ۔

Marfat.com

فہرس المصادر والمراجع

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف/مؤلف
1	ترجمہ کنزالایمان	امام اہلسنّت شاہ احمد رضا محدث حنفی
2	اتحاف السادۃ المتقین	امام سید محمد حسینی زبیدی، دار الفکر بیروت
3	الاسرار المرفوعۃ	امام ملا علی بن محمد بن سلطان القاری، المکتب الاسلامی، بیروت
4	بحر الدموع	امام ابو الفرج ابن الجوزی، دار الصحابۃ، طنطا، مصر
5	الترغیب والترہیب	امام عبد اللہ بن اسعد یافعی، دار الکتب العلمیہ، بیروت
6	الترغیب والترہیب	امام ابو محمد زکی الدین منذری، بیت الافکار الدولیہ، ریاض
7	جمع الجوامع	امام جلال الدین سیوطی شافعی، جامعۃ الازہر، قاہرۃ
8	حلیۃ الاولیاء	امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی، دار الکتب العلمیہ، بیروت
9	ذم الھوی	امام ابو الفرج ابن الجوزی، دار الکتاب العربی مصر
10	سنن ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی، مکتبۃ المعارف، ریاض
11	سنن ابی داؤد	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، مکتبۃ المعارف، ریاض
12	سنن ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی، مکتبۃ المعارف، ریاض
13	سنن دارمی	امام ابو محمد عبد اللہ دارمی، دار المغنی، ریاض
14	سنن کبریٰ	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی، دار الکتب العلمیہ، بیروت
15	شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی، مکتبۃ الرشد، ریاض
16	صحیح بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، دار ابن کثیر، بیروت۔

Marfat.com

17	صحیح مسلم	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری، دار طیبہ، ریاض
18	فتاوی تاتارخانیہ	امام عالم بن علاء انصاری اندرپتی، قدیمی کتب خانہ، کراچی
19	قرۃ العیون	امام ابواللیث سمرقندی، دار الخلفاء منصورہ، مصر
20	کشف الاستار	امام نورالدین علی بن ابی بکر ہیثمی، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت
21	کشف الخفاء	امام اسماعیل بن محمد عجلونی جراحی، مکتبۃ القدسی، بیروت / دار الکتب العلمیہ، بیروت
22	کنز العمال	امام علاء الدین علی متقی ہندی، دار الکتب العلمیہ، بیروت
23	مجمع البحرین	امام نورالدین علی بن ابی بکر ہیثمی، مکتبۃ الرشد، ریاض
24	المستدرک	امام ابوعبداللہ حاکم نیشاپوری، دار الحرمین مصر
25	مسند احمد بن حنبل	امام احمد بن محمد بن حنبل شیبانی، مؤسسۃ الرسالہ بیروت
26	مشکاۃ المصابیح	امام محمد بن عبداللہ خطیب تبریزی، المکتب الاسلامی، بیروت
27	مصنف ابن ابی شیبہ	امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابراہیم، مکتبۃ الرشد، ریاض
28	مصنف عبدالرزاق	امام ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام صنعانی، المکتب الاسلامی، بیروت
29	معجم اوسط	امام ابوالقاسم سلیمان طبرانی، دار الحرمین مصر
30	معجم کبیر	امام ابوالقاسم سلیمان طبرانی، مکتبۃ ابن تیمیہ قاہرہ
31	المغنی،	امام موفق الدین بن قدامہ حنبلی، دار عالم الکتب، بیروت
32	ہدایہ (حنفی)	امام برہان الدین علی مرغینانی، مکتبہ رحمانیہ، لاہور

Marfat.com

میلاد النبی ﷺ کے موضوع پر مستند و تحقیقی کتاب

اَلْمَوْرِدُ الرَّوِیُّ فِی الْمَوْلِدِ النَّبَوِیِّ ﷺ

کا تحقیقی ترجمہ بنام

میلاد النبی ﷺ

المسمّٰی

میلادِ مصطفیٰ ﷺ پر ایک انمول تحفہ

تالیف:

امام علی بن سلطان المعروف "مُلّا علی القاری" رحمۃ اللہ علیہ

المتوفی سنۃ ۱۰۱۴ھ

ترجمہ و تحقیق:

فضیلۃ الاستاذ

مفتی ابو محمد اعجاز احمد حفظہ اللہ

زاویہ پبلشرز

C-8 دربار مارکیٹ - لاہور

voice: 042-37248657 - 042-37112954 - 042-37300642

Email:zaviapublishers@gmail.com

Marfat.com

ہماری شاہکار علمی و ادبی کتب

* سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرت خیر العباد
* الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ
* پیارے رسول ﷺ کی پیاری زندگی
* پیارے نبی ﷺ کا پیارا بچپن
* پیارے نبی ﷺ کے پیارے جرنیل
* پیارے نبی ﷺ کے پیارے اقوال
* پیارے نبی ﷺ کے پیارے معاہدے
* پیارے نبی ﷺ کا پیارا عہدِ شباب
* پیارے نبی ﷺ کے پیارا اخلقِ عظیم
* پیارے نبی ﷺ کے پیارے فیصلے
* پیارے نبی ﷺ کے پیارے سفر
* پیارے نبی ﷺ کے پیارے معجزات
* پیارے نبی ﷺ کے پیارے خطوط
* پیارے نبی ﷺ کے پیارے شب و روز
* حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
* مسائل تجہیز و تدفین اور آداب زیارت قبور
* باتوں سے خوشبو آئے (اشفاق احمد کے انٹرویوز)
* نظامی بنسری (نظام الدین اولیاءؒ کی ڈائری)
* رُخِ مصطفیٰ ﷺ (سیرت النبی ﷺ پر ایک جامع تحریر)
* رسول اللہ ﷺ کی دو سو سنتوں کا مجموعہ
* حضور ﷺ کی بچوں سے محبت
* رسول اللہ ﷺ کی خصوصیات
* سیرت رسولِ عربی ﷺ
* سنت مصطفیٰ ﷺ اور جدید سائنس
* محمد رسول اللہ ﷺ کا پاکستان
* عہد نبوی ﷺ کا نظامِ تعلیم
* امام حسن رضی اللہ عنہ اور خلافتِ راشدہ
* رسول اللہ ﷺ کی سچی خبریں
* سرکار ﷺ کی شان بزبانِ قرآن
* سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ (حدیث باب مدینۃ العلم)
* سیدہ کا لال (حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ)
* اسلامی نظام عدل اور پاکستان
* مرقاۃ السالکین شرح مرآۃ العارفین
* تذکرہ حضرت یوسف علیہ السلام
* اسلامی احکام اور انسانی صحت
* اقوالِ زریں کا انسائیکلو پیڈیا

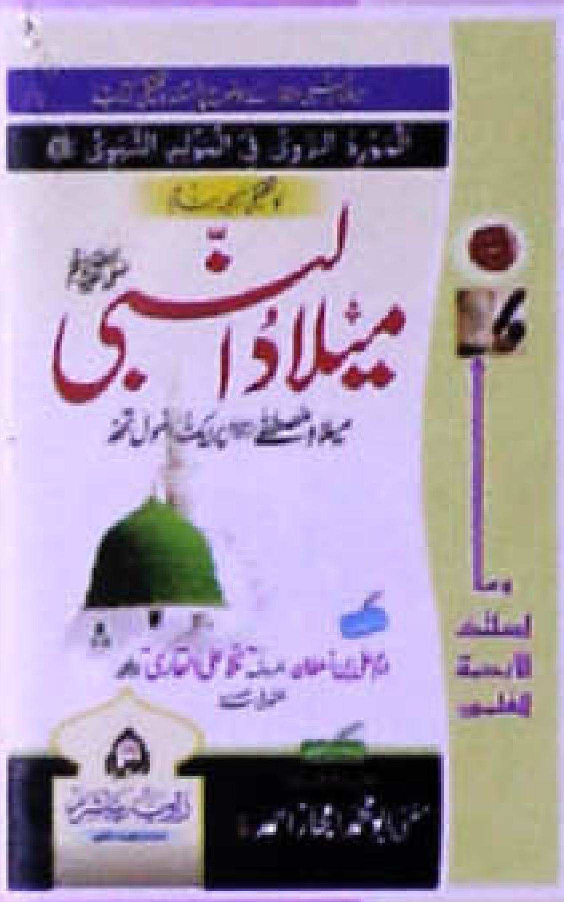

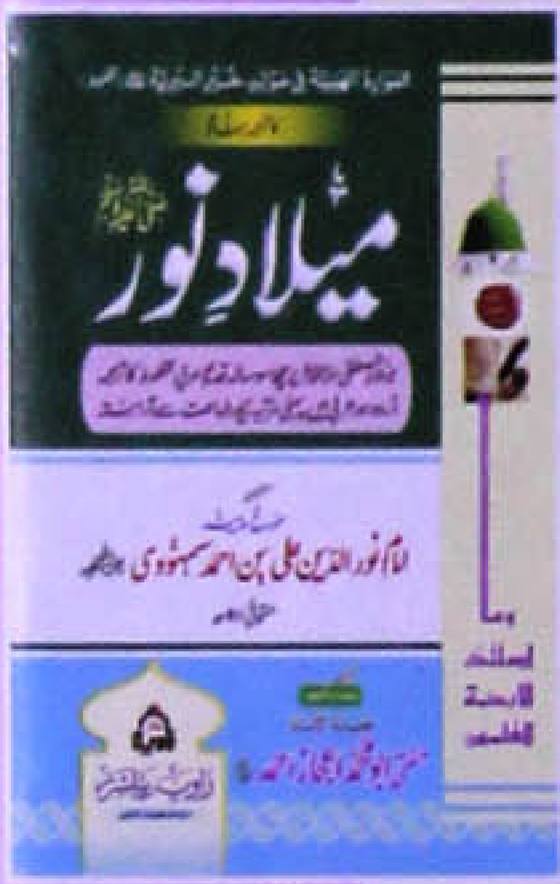

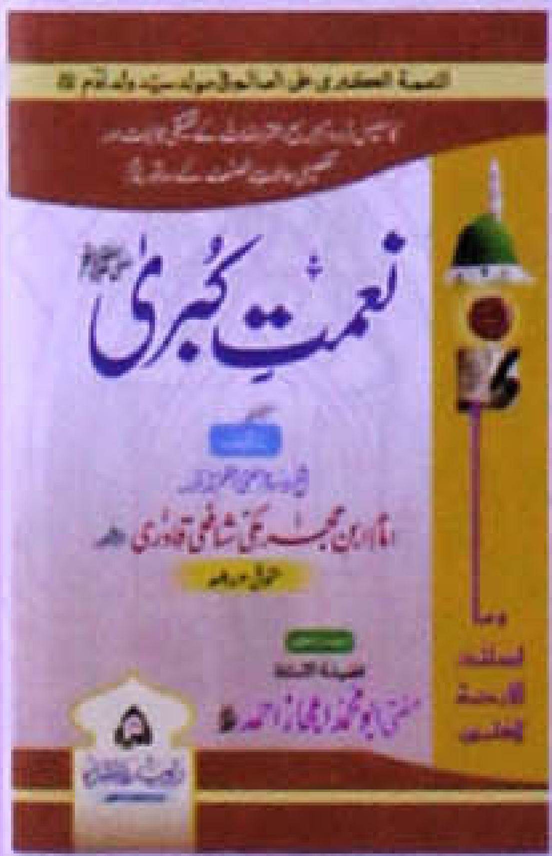

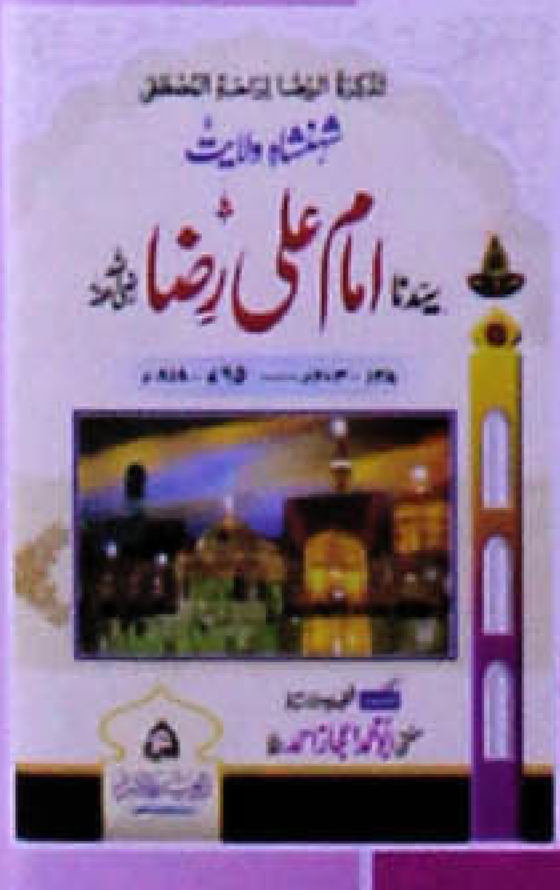

زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ ۔ لاہور
voice: 042-37300642 - 042-37112954 - 042-37248657
Email : zaviapublishers@gmail.com

Design by: Qazi Graphics Lahore Pakistan

Marfat.com